

۵۴۱۶۸۱

مکتب
کتابخانه
مکتب
کتابخانه

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

چهارم از ده کتاب که در این کتابخانه است
از ارباب شایسته و بزرگواران

کتابخانه
مکتب
کتابخانه

از تراوش طبع رنگین طرازی حضرت شیخ سعدی شیرازی با تمام کسری و اسطرلاب و سحر و جادو

در مطبعه می نشیند
و کتب و کتب و کتب
و کتب و کتب و کتب
و کتب و کتب و کتب

اطلاع

اس مطبع میں علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو فہرست مطول سے جو علاحدہ موجود ہے۔ اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت کتب باوجود گرانی کا غدارانہ تقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب اخلاقی و معنوی و تصوف کی کتابیں فارسی و کتب زبان فارسی درسی معتدیان و لطائف وغیرہ و کتب اشعار و تصانیف مفید و غیرہ کی کچھ کتابیں ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

کتب اخلاق و تصوف بزبان (فارسی)

کلمۃ الحق - وحدت وجود پر مکمل بحث۔ کتاب نو مطلق جو ہووینا نور اللہ صاحب کی لکھی ہوئی ہے اس کے ساتھ شامل ہوا شاہ عبدالرحمن صاحب ۷
مکتوبات حضرت شرف الدین محمد بن میری - متضمن مذاق تصوف ۱۲
مکتوبات جوالی تصوف کے بے مثل اور نادر مضمون ۲۲
مکتوبات امام ربانی - حضرت مجدد اہل ثانی - اس میں مریدوں وغیرہ کو تصوف کے آداب سمجھانے کے ہیں
گلشن اسرار - رموز تصوف کے بیان میں از مولوی ابو علی محمد گیسوئی کے سجادات - از امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس قدر مقبول عام ہے کہ مختلف ترجمے ہوئے اور سب کے سب مقبول ہو کر اطراف عالم میں پھیل گئے۔ مسائل تصوف میں بہترین کتاب ہو۔ پھر
مطالب رشیدی - از حضرت تراز علی شاہ قلندر قدس سرہ ۱۴
رسالہ معرفت السلوک - رنگستان کلام عارفانہ از حضرت شاہ محمود خوش زبان - پھر
لفحات الانس مع حواشی مفید - رموز تصوف میں مشہور و معروف کتاب ہے اور بہت سے تصوف کے حکام اس میں درج ہیں۔ از ملا عبدالرحمن جامی قدس سرہ ۱۵
الغنیۃ عن عفان - اس میں شیخ عطار بمیر نامہ عطار المعروف بالقلب حضرت شمس تبریزی رسالہ رموز الحقیقت

شعوی گروہ ہند راجہ شامل ہیں نہایت ہی بیش بہا مجموعہ ہے جس کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک شعر انمول ہے۔ ۲۲
فوائد سعدیہ - متعلق بر مضامین تصوف مصنفہ قاضی العسکری علی خان ۱۲
شد نامہ عطار اخلاق و تصوف میں درسی معتدیان - ار متعلق الطیر - جانوردن کی بولیوں اور تصوف کے حکام از شیخ فرید الدین عطار ۱۰
فوائد الفوائد بیان تصوف از حضرت نھام الدین اولیاء ۱۸
عیاد شہید نصاب دیندہ شاہ رفعت علی صاحب - ۲
زبدۃ المقامات - حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب اور ان کے خلفاء کے حالات - ۷
رسالہ رموز الحقیقت - بہت سے بیش بہا تصوف کے حکام اس میں درج ہیں - ۹ یا ۱۰
شعوی عطار - مشہور و معروف حکام تصوف - ۲
شعوی راجہ متضمن مذاق تصوف - ۲
عیاد وید - از ملا حسین صاحب ۱۰
عیاد شہید نصاب دیندہ - نصاب دیندہ و حکام سود مند مصنفہ شیخ نے چند صاحب زمیندار ۱۰
شعوی شہاب بوعلی قلندر - بہت مشہور و معروف ہے یہاں شیخ شعیب بھلول حکامات عارفانہ و کلام صوفیانہ - ۱۰
شعوی مولانا موم - کلام حضرت مولانا علاء الدین علی ۱۰

کتابخانہ خصوصی
غلام حسین - سروہ

نمبر ۱۲۹۷۳۵

۱۵۸/۲۵

صنایع و مکان فضائل از و سب

چندستان از اذکات و شیریں گلزار از ارباب مضامین از ارباب مضامین

کتابستان

از تراش طبع رنگین طرازی حضرت شیخ سعدی شیرازی با تمام کیمی داس سید محمد سید شہزاد

در مطبعی نامنشی نو کشف و کشف لکھنویں بین گریہ

بسم الله الرحمن الرحيم
 منته خدائے را عزوجل که طاعتش موجب قربت است و بیشک
 احسان خدا کے تین ہو کہ غائب اور ہرگز ہو کہ ہنگامی سبب نزدیک ہونیکار اور بیچ شکر
 اندر شکر فریاد نیست ہر نفسی کہ فرو میرود مدحیات است و چون
 اسکے کے زیادہ ہوتا نیست کا ہے جو سانس کہ کہے جاتی ہے بڑھانے والی زندگی کی ہے اور جو
 برمی آید مخرج ذات پس در ہر نفس دو نعمت موجود است و بر ہر نفسی شکر کی
 اور آئی ہے خوشی دینے والی ذات کی پس بیچ ہر ایک دم کے دو نعمت موجود ہر اور ہر نعمت ایک شکر
 واجب بیت از دست و زبان کہ بر آید کہ عمدہ شکرش بدر آید
 واجب ہے ہاتھ اور زبان کے سے براؤے کہ حق شکر اسکے سے باہر آوے
 اعلموا ان داؤد شکراً و قلیلاً من عبادی الشکور قطعہ
 اصل کرتے آئے آل داؤد شکر کو سب وہ کہ تھوڑے ہند میرے سے شکر کر لیں ہیں
 بندہ ہمان بہ کہ تقصیر خویش
 بندے کو دہی ہرگز کہ تقصیر اپنی سے
 عذر بدر گاہ خدا آورد
 عذر بیچ در گاہ خدا کے آوے

بسم الله الرحمن الرحيم
 منته خدائے را عزوجل کہ طاعتش موجب قربت است و بیشک
 احسان خدا کے تین ہو کہ غائب اور ہرگز ہو کہ ہنگامی سبب نزدیک ہونیکار اور بیچ شکر
 اندر شکر فریاد نیست ہر نفسی کہ فرو میرود مدحیات است و چون
 اسکے کے زیادہ ہوتا نیست کا ہے جو سانس کہ کہے جاتی ہے بڑھانے والی زندگی کی ہے اور جو
 برمی آید مخرج ذات پس در ہر نفس دو نعمت موجود است و بر ہر نفسی شکر کی
 اور آئی ہے خوشی دینے والی ذات کی پس بیچ ہر ایک دم کے دو نعمت موجود ہر اور ہر نعمت ایک شکر
 واجب بیت از دست و زبان کہ بر آید کہ عمدہ شکرش بدر آید
 واجب ہے ہاتھ اور زبان کے سے براؤے کہ حق شکر اسکے سے باہر آوے
 اعلموا ان داؤد شکراً و قلیلاً من عبادی الشکور قطعہ
 اصل کرتے آئے آل داؤد شکر کو سب وہ کہ تھوڑے ہند میرے سے شکر کر لیں ہیں
 بندہ ہمان بہ کہ تقصیر خویش
 بندے کو دہی ہرگز کہ تقصیر اپنی سے
 عذر بدر گاہ خدا آورد
 عذر بیچ در گاہ خدا کے آوے

و نہ سزاوار خداوندیش کہس نتواند کہجا آورد + باران رحمت
 ورنہ لایق صاحبی انکی کے کوئی نہیں سکتا ہے کہ بہا آوے + ہر نفس رحمت
 بیجا بش ہر جا رسیدہ و خوان نعمت بے درنیش ہر جا کشیدہ برآوے
 بیجا آب آگے کا سب جگہ پہنچا اور خوان نعمت ہے درخ آگے کا سب جگہ پہنچا
 ناموس بندگان بگناہ فاحش نذر و وظیفہ روزی بخطائے منکر برآوے
 غیرت بندوں کا بسبب گناہ بد کے نہ چھوڑے اور وظیفہ روزی کھائے و انوں کا سفر خطائے کے کا
 قطعہ لے کر پی کہ از خزانہ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خورداری +
 اسے کہم ایسا ہے تو کہ خزانہ غیب گبر و ترسا کو بھی روزی نہ کھائے لار کھائے تو
 دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + فرارش
 دوستوں کے تین کہان کرے تو محروم تو ایسا ہے کہ ساتھ دشمنوں کے نظر کھائے تو فرارش
 باوصبارا فرمود تا فرش نمودن بستر و دایہ ابر بہار را گفت تا بنات نبات
 باوصبارے تین فرمایا تو فرش سبز رنگ کا بچھایا اور دایہ بہار کے تین فرمایا تو لکھون رویہ گی کے
 را در مہر زمین بہر در و درختان را بخلعت نوروزی قباے بہر کی
 تین بیچ جوئے زمین کے پالا اور درختوں کے تین ساتھ خلعت نوروزی کے قباے بہر کی
 در بر گرفتہ و اطفال شاخ را بقدم موسم ربیع کلاه شکوفہ بر سر نمادہ
 بلبل میں پہنائی اور بچوں شاخ کے تین بسبب سے موسم ربیع کے ٹوپی کی کی اوپر سے رکھی
 عصارہ مخلی بقدرت او شہد فائق شدہ و تخم خربانی بہ تربیت او
 چھوڑ کر کھلی بسبب قدرت انکی کے شہد فاقیت رکھنے والا ہوا ربیع فرے کا بسبب پرورش انکی کے
 تخلیق حق گشتہ قطعہ - ابر و باد و مه و خورشید و فلک در کارند
 درخت بلند ہوا ابر و باد چاند سورج اور آسمان بیچ کام کے ہیں
 تا توانی بکف آری و بخلعت نخوری بہر نہ زبر تو سر گشتہ و فرمانبرداری
 اسے کہ کہتے ہیں بکف آری و بخلعت نخوری بہر نہ زبر تو سر گشتہ و فرمانبرداری

بسم الله الرحمن الرحيم
 منته خدائے را عزوجل کہ طاعتش موجب قربت است و بیشک
 احسان خدا کے تین ہو کہ غائب اور ہرگز ہو کہ ہنگامی سبب نزدیک ہونیکار اور بیچ شکر
 اندر شکر فریاد نیست ہر نفسی کہ فرو میرود مدحیات است و چون
 اسکے کے زیادہ ہوتا نیست کا ہے جو سانس کہ کہے جاتی ہے بڑھانے والی زندگی کی ہے اور جو
 برمی آید مخرج ذات پس در ہر نفس دو نعمت موجود است و بر ہر نفسی شکر کی
 اور آئی ہے خوشی دینے والی ذات کی پس بیچ ہر ایک دم کے دو نعمت موجود ہر اور ہر نعمت ایک شکر
 واجب بیت از دست و زبان کہ بر آید کہ عمدہ شکرش بدر آید
 واجب ہے ہاتھ اور زبان کے سے براؤے کہ حق شکر اسکے سے باہر آوے
 اعلموا ان داؤد شکراً و قلیلاً من عبادی الشکور قطعہ
 اصل کرتے آئے آل داؤد شکر کو سب وہ کہ تھوڑے ہند میرے سے شکر کر لیں ہیں
 بندہ ہمان بہ کہ تقصیر خویش
 بندے کو دہی ہرگز کہ تقصیر اپنی سے
 عذر بدر گاہ خدا آورد
 عذر بیچ در گاہ خدا کے آوے

ملک دست خمدان گرفت گفت قطعه شیر نیک آهین بد چون کند کسی
 بادشاه نے ہاتھ افسوس کرنے کا دانتون میں دبا اور کہ تلوار اچھی لوہے برسے کیوں نہ لے کوئی
 ناکس ترمیت نشو وای حکیم کس باران کہ در لطافت طبعش خلایق نیست در باغ
 ناپاں سلطنت تربیت کے نہو کہ اسے حکیم لیاقت والا نہ ہو کہ کچ بکری کی طبیعت اس کے فلان نہیں ہو سکتا
 لاله رویہ دور شورہ بوم خس قطعه زمین شور شیل بنیاد و مور و مخ عمل خاں کردن
 اور جتنی اور بچ کھاری زمین کھاس پھل کی زمین کھاری نہیں لگائی ہے اس زمین بچ کام کتابہ نہ
 کوئی بابلان کردن چنانست کہ بک کردن بجائے نیک مردان چکایت
 انکی سلطنت بدوں کے کرنا ایسا ہے کہ بک کرنا نیک مردوں کی جگہ پر
 سر ہنگ زاده را دیدم بر در سرے غلش کہ عقل و کیست فہم و فرست
 ایک بیاد کے دیکھ کر دیکھا میں نے او پر دروازے سرے غلش کے عقل اور علم اور دانا کی
 زائد الوصف دست ہم از عمد خردی آثار بزرگی در نصیہ او پیدا فرد بالآ
 زیادہ وصف سے رکھتا تھا بھی زمانے چھوٹے ہیں سے نشانی پائی کی بچ پیشانی اس کے کا ہر دور
 سرش زہر شمنی ایستافت ستارہ بلمنی ہنی اچھل مقبول نظر سلطان آمد
 سر کے ہوشمندی چمکتا ستارہ بلمنی کا حاصل کلام قبول کیا گیا نظر بادشاہ کے آیا
 کہ جمال صورت منی دست خردندان گفت اند تو انگری تہرست نہ مال
 کہ خوبی ظاہر اور باطن کی رکھتا تھا اور دانا ہوں نے کہا ہی تو انگری بسبب ہنر کے ہی نہ بسبب مال کے
 وزیر کی عقلست نہ بسال ابن کجسل و بر منصب و حسد بردند و خیانتی تم کو دہ
 وزیر کی سلطنت میں جو مسافرت سال کجانی برابر کے اور منصب کے کے دیکھنے اور مسافرت ایک گاہ کے حمت نہ لیا
 دور کشن اوسی بیفائدہ نمودن رع دشمن چہ زند چون مہربان باشد دوست ملک
 اور بچ ملنے اس کے کوشش بے فائدہ کی دشمن کیا مارے جو مہربان ہوے دوست بادشاہ نے
 پر سید کہ موجب خیانت حق تو حیرت گفت در شایہ دولت خلدندی نہ ملک
 جو کہ سبب دشمنی تری کا انکو بچ حق تیرے کے کیا ہو کسب کسب سارے دولت صاحب کے ہمیشہ ہو جو ملک اس کا

ملک دست خمدان گرفت گفت قطعه شیر نیک آهین بد چون کند کسی
 بادشاه نے ہاتھ افسوس کرنے کا دانتون میں دبا اور کہ تلوار اچھی لوہے برسے کیوں نہ لے کوئی
 ناکس ترمیت نشو وای حکیم کس باران کہ در لطافت طبعش خلایق نیست در باغ
 ناپاں سلطنت تربیت کے نہو کہ اسے حکیم لیاقت والا نہ ہو کہ کچ بکری کی طبیعت اس کے فلان نہیں ہو سکتا
 لاله رویہ دور شورہ بوم خس قطعه زمین شور شیل بنیاد و مور و مخ عمل خاں کردن
 اور جتنی اور بچ کھاری زمین کھاس پھل کی زمین کھاری نہیں لگائی ہے اس زمین بچ کام کتابہ نہ
 کوئی بابلان کردن چنانست کہ بک کردن بجائے نیک مردان چکایت
 انکی سلطنت بدوں کے کرنا ایسا ہے کہ بک کرنا نیک مردوں کی جگہ پر
 سر ہنگ زاده را دیدم بر در سرے غلش کہ عقل و کیست فہم و فرست
 ایک بیاد کے دیکھ کر دیکھا میں نے او پر دروازے سرے غلش کے عقل اور علم اور دانا کی
 زائد الوصف دست ہم از عمد خردی آثار بزرگی در نصیہ او پیدا فرد بالآ
 زیادہ وصف سے رکھتا تھا بھی زمانے چھوٹے ہیں سے نشانی پائی کی بچ پیشانی اس کے کا ہر دور
 سرش زہر شمنی ایستافت ستارہ بلمنی ہنی اچھل مقبول نظر سلطان آمد
 سر کے ہوشمندی چمکتا ستارہ بلمنی کا حاصل کلام قبول کیا گیا نظر بادشاہ کے آیا
 کہ جمال صورت منی دست خردندان گفت اند تو انگری تہرست نہ مال
 کہ خوبی ظاہر اور باطن کی رکھتا تھا اور دانا ہوں نے کہا ہی تو انگری بسبب ہنر کے ہی نہ بسبب مال کے
 وزیر کی عقلست نہ بسال ابن کجسل و بر منصب و حسد بردند و خیانتی تم کو دہ
 وزیر کی سلطنت میں جو مسافرت سال کجانی برابر کے اور منصب کے کے دیکھنے اور مسافرت ایک گاہ کے حمت نہ لیا
 دور کشن اوسی بیفائدہ نمودن رع دشمن چہ زند چون مہربان باشد دوست ملک
 اور بچ ملنے اس کے کوشش بے فائدہ کی دشمن کیا مارے جو مہربان ہوے دوست بادشاہ نے
 پر سید کہ موجب خیانت حق تو حیرت گفت در شایہ دولت خلدندی نہ ملک
 جو کہ سبب دشمنی تری کا انکو بچ حق تیرے کے کیا ہو کسب کسب سارے دولت صاحب کے ہمیشہ ہو جو ملک اس کا

ہنگنا را راضی کردم بکرم مگر حسودان کہ راضی نمی شوند الا بزوال نعمت من بدو
 ہنگنا کو راضی کیا مگر حسودان کے راضی نہیں ہوتے ہیں مگر اور بد ہونے نعمت میری کے اور مسافرت
 خداوند باد قطعہ قائم اینکہ نیازم اندرون کی حور جگہم کو ز خود بچ دست
 خداوند نے ہر نعمت میری بکتاب ہونے کو نہ کر دے کہ زمین دل کی دشمن کو کیا کوں میں کہ وہ آپ بچ نہیں ہے
 ہمیر تباروی ہی حوین بختیت گلاز شقت او جبرگ توان ست قطعہ شور بخان
 ہر توجہ نے تو اس دشمن کے بدہ بچ ہی کہ بچ اس کے سے مسافرت موت کے نہ کے چوشتا بد بخت
 آواز رو خواهند مقبل از زوال نعمت و جاہ و گرنہ بیند بروز شہرہ چشم چشمہ آفتاب چہ
 مسافرت کر دے چاہے ہر آواز کو دور دور ہوا دولت اور مرتبہ کا اگر نہ کے دل بکھر چکا ہو کی چشمہ آفتاب کو کیا
 گناہ راست خواہی زار چشم چنان کہ برتر کہ آفتاب سیاہ حکایت کی ملاز لوک عجز
 گناہ پر بچ چاہے تو ہزار انگھیں ہی اندھی بہتر نہ آفتاب سیاہ ایک کو بادشاہوں نے
 حکایت کنند کہ دست لطاول مال رعیت دراز کردہ بود و جودیت آفتاب بجا کیا خلق از
 نقل کرتے ہیں کہ ہاتھ ظلم کا اور مال رعیت کے دراز کیا تھا اور ظلم اور زیادہ شروع کیا اس حد تک کہ خلق
 مکائد فخرش چنان بختند واز کریت جوتشہ غیبت گرفتن چون رعیت کم شد ارتقا و
 کو دیکھنے اس کے بگناہ ہوئی اور بچ ظلم اس کے سے نہ مسافرت کی بکری جب رعیت کم ہوئی حصول بادشاہت
 نقصان پذیرفت و خیریت ہی نند دشمنان طمع کر نہ زور آورد قطعہ کہ فرما دس روز
 نقصان قبول کیا اور خانہ خالی رہا اور دشمنوں نے طمع کی اور غلبہ لائے جو کوئی فرما دس روز رعیت کا
 خواہد گوید ایام سلامت بخو نمودی کوشش بندہ حلقہ بگوشش از نوازی برود و کھف کن بھفت کہ
 چاہے کہ بچ زند سلامت مسافرت جانی کے کوشش آئندہ و فرما دے کہ اگر نہ فرما دے کہ تو چاہے نہ ہوئی کہ بکری
 بیگاہ شود حلقہ بگوشش باری مجلس افتاب ہنار می خواند در زوال ملک شک خاک و عہد فزون
 بیگاہ ہو کر زندان برادر ایک مجلس میں ایک کتاب بنامہ پڑھتے تھے دور ہوئے مسافرت خاک و عہد فزون میں
 وزیر ملک پر سید کہ بچ تو ان دشمن جو زمین کی گنہ و ملک دشمن نہشت چو نہ ملک پر مقرر شد خاک و عہد
 فرما دے کہ اگر نہ ہو کہ بکری بگناہ کر نہ زمین کی گنہ و ملک دشمن نہشت چو نہ ملک پر مقرر شد خاک و عہد

ملک دست خمدان گرفت گفت قطعه شیر نیک آهین بد چون کند کسی
 بادشاه نے ہاتھ افسوس کرنے کا دانتون میں دبا اور کہ تلوار اچھی لوہے برسے کیوں نہ لے کوئی
 ناکس ترمیت نشو وای حکیم کس باران کہ در لطافت طبعش خلایق نیست در باغ
 ناپاں سلطنت تربیت کے نہو کہ اسے حکیم لیاقت والا نہ ہو کہ کچ بکری کی طبیعت اس کے فلان نہیں ہو سکتا
 لاله رویہ دور شورہ بوم خس قطعه زمین شور شیل بنیاد و مور و مخ عمل خاں کردن
 اور جتنی اور بچ کھاری زمین کھاس پھل کی زمین کھاری نہیں لگائی ہے اس زمین بچ کام کتابہ نہ
 کوئی بابلان کردن چنانست کہ بک کردن بجائے نیک مردان چکایت
 انکی سلطنت بدوں کے کرنا ایسا ہے کہ بک کرنا نیک مردوں کی جگہ پر
 سر ہنگ زاده را دیدم بر در سرے غلش کہ عقل و کیست فہم و فرست
 ایک بیاد کے دیکھ کر دیکھا میں نے او پر دروازے سرے غلش کے عقل اور علم اور دانا کی
 زائد الوصف دست ہم از عمد خردی آثار بزرگی در نصیہ او پیدا فرد بالآ
 زیادہ وصف سے رکھتا تھا بھی زمانے چھوٹے ہیں سے نشانی پائی کی بچ پیشانی اس کے کا ہر دور
 سرش زہر شمنی ایستافت ستارہ بلمنی ہنی اچھل مقبول نظر سلطان آمد
 سر کے ہوشمندی چمکتا ستارہ بلمنی کا حاصل کلام قبول کیا گیا نظر بادشاہ کے آیا
 کہ جمال صورت منی دست خردندان گفت اند تو انگری تہرست نہ مال
 کہ خوبی ظاہر اور باطن کی رکھتا تھا اور دانا ہوں نے کہا ہی تو انگری بسبب ہنر کے ہی نہ بسبب مال کے
 وزیر کی عقلست نہ بسال ابن کجسل و بر منصب و حسد بردند و خیانتی تم کو دہ
 وزیر کی سلطنت میں جو مسافرت سال کجانی برابر کے اور منصب کے کے دیکھنے اور مسافرت ایک گاہ کے حمت نہ لیا
 دور کشن اوسی بیفائدہ نمودن رع دشمن چہ زند چون مہربان باشد دوست ملک
 اور بچ ملنے اس کے کوشش بے فائدہ کی دشمن کیا مارے جو مہربان ہوے دوست بادشاہ نے
 پر سید کہ موجب خیانت حق تو حیرت گفت در شایہ دولت خلدندی نہ ملک
 جو کہ سبب دشمنی تری کا انکو بچ حق تیرے کے کیا ہو کسب کسب سارے دولت صاحب کے ہمیشہ ہو جو ملک اس کا

ششیدی خلقی بر رویه تعصب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاهی یافت گفت ملک چون
استانوں ایک خلق اور اسکے بسبب طرفداری کے جمع آئی اور مدد کی پادشاهی پائی گئی بادشاہ جو
گرد آمدن خلقی موجب پادشاهی است و خلق برابر ای چہ برشان یعنی گرس پادشاهی کردن
جمع آن خلق کا سبب پادشاهی کا ہو تو خلق کو کیون برشان کرتا ہو شاید خیال پادشاهی کرنے کا نہیں
نادر فروغان یہ کہ لشکر بجان پروری کہ سلطان لشکر گز سروری ملک گفت موجب گردان
رکھتا ہو قہر بہتر کہ لشکر بجان کے پرورش کرتے ہو کہ بادشاہ بسبب لشکر کے گناہی سروری پادشاہ کے سبب
سپاہ و رعیت لشکر چہ باشد گفت پادشاہ را کم باید تا بدو آید و رحمت در پناه و درون پند ترا
سپاہ و رعیت اور لشکر کا کیا ہو کہ بادشاہ کو کم چاہیے تو ساتھ اس کے آئیں اور مرانی توجہ پادشاہ و لشکر کے
این ہر دو نیست شغوی ننگہ جو پیشہ سلطانے کہ نیاید زر گ چوپانے +
ان دونوں میں سے ایک بھی نہیں کہ عالم پادشاهی کر نہیں آتی ہو بڑے سے چروائی
پادشاہیکہ طر ظلم فلند پائی یوار ملک خویش بکند ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع تھا
جس بادشاہ نے کہ نقشہ ظلم کا ڈالا پند یوار ملک نے کہ کھوئی پادشاہ کو نصیحت وزیر ناصح کی موافق طبع تھا
نیامد و روی از بخش در ہم کشید و بزدلان فرستاد پس بر نیامد کہ نبی عمان سلطان بہمان
نہ آئی کہ دیکھ اس پر ہم لایا اور تیر خادین بجا بہمت دن نہ گزے کہ بیٹے چچاؤن بادشاہ کے واسطے جھگڑا کر
بر خاستند و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پر خرواستند قومیکہ از دست تظاول این بجان
اٹھے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کیا اور ملک باپ کا چاہا ایک قوم کے ہاتھ ظلم اس کے عاجز
رسید و بوند و بریشان شدہ برایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف این بدرفت
ہوئی تھی اور پانھون کے جمع آئی اور مدد کی تو ملک قبضہ اس کے سے باہر گیا اور اوپر
و بر تان مقرر شد شغوی پادشاهی کو وادادہم ہر روز دست و دستار شد و شغوی شمن
اٹھوں کے مقرر ہوا وہ بادشاہ کہ جائز کے ظلم اور ہر دست کے دستار اسکا روزی کو شمن
زور آوردت ہر دست صلح کن فرج جنگ خصم نہیں زندان شاہشاہ عادل رعیت لشکر است
ہر دست ہر ساتھ رعیت کے صلح کو اور شائی و شمن سے بچوت چچاؤن اس کے بادشاہ عادل کو رعیت بجا کے لشکر کے ہے

سلطان کا ایک خلق اور اسکے بسبب طرفداری کے جمع آئی اور مدد کی پادشاهی پائی گئی بادشاہ جو گرد آمدن خلقی موجب پادشاهی است و خلق برابر ای چہ برشان یعنی گرس پادشاهی کردن جمع آن خلق کا سبب پادشاهی کا ہو تو خلق کو کیون برشان کرتا ہو شاید خیال پادشاهی کرنے کا نہیں نادر فروغان یہ کہ لشکر بجان پروری کہ سلطان لشکر گز سروری ملک گفت موجب گردان رکھتا ہو قہر بہتر کہ لشکر بجان کے پرورش کرتے ہو کہ بادشاہ بسبب لشکر کے گناہی سروری پادشاہ کے سبب سپاہ و رعیت لشکر چہ باشد گفت پادشاہ را کم باید تا بدو آید و رحمت در پناه و درون پند ترا سپاہ و رعیت اور لشکر کا کیا ہو کہ بادشاہ کو کم چاہیے تو ساتھ اس کے آئیں اور مرانی توجہ پادشاہ و لشکر کے این ہر دو نیست شغوی ننگہ جو پیشہ سلطانے کہ نیاید زر گ چوپانے + ان دونوں میں سے ایک بھی نہیں کہ عالم پادشاهی کر نہیں آتی ہو بڑے سے چروائی پادشاہیکہ طر ظلم فلند پائی یوار ملک خویش بکند ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع تھا جس بادشاہ نے کہ نقشہ ظلم کا ڈالا پند یوار ملک نے کہ کھوئی پادشاہ کو نصیحت وزیر ناصح کی موافق طبع تھا نیامد و روی از بخش در ہم کشید و بزدلان فرستاد پس بر نیامد کہ نبی عمان سلطان بہمان نہ آئی کہ دیکھ اس پر ہم لایا اور تیر خادین بجا بہمت دن نہ گزے کہ بیٹے چچاؤن بادشاہ کے واسطے جھگڑا کر بر خاستند و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پر خرواستند قومیکہ از دست تظاول این بجان اٹھے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کیا اور ملک باپ کا چاہا ایک قوم کے ہاتھ ظلم اس کے عاجز رسید و بوند و بریشان شدہ برایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف این بدرفت ہوئی تھی اور پانھون کے جمع آئی اور مدد کی تو ملک قبضہ اس کے سے باہر گیا اور اوپر و بر تان مقرر شد شغوی پادشاهی کو وادادہم ہر روز دست و دستار شد و شغوی شمن اٹھوں کے مقرر ہوا وہ بادشاہ کہ جائز کے ظلم اور ہر دست کے دستار اسکا روزی کو شمن زور آوردت ہر دست صلح کن فرج جنگ خصم نہیں زندان شاہشاہ عادل رعیت لشکر است ہر دست ہر ساتھ رعیت کے صلح کو اور شائی و شمن سے بچوت چچاؤن اس کے بادشاہ عادل کو رعیت بجا کے لشکر کے ہے

فرغم زیر دستان بخور زینہارہ برس از زبردستی روزگار حکایت
غم زیر دستوں کا کھا خواہ خواہ ڈر زبردستی سے زمانے کی
پادشاهی باغلامی عجبی در کشتی شستہ بود و غلام دیگر یار و یار ندیدہ بود و محنت
ایک بادشاہ ساتھ غلام عجمی کے کشتی میں بیٹھا تھا اور غلام نے بھی دریا کو نہ دیکھا تھا اور محنت
کشتی نیاز مودہ گرے و زاری آغاز نہاد و لرزہ برانداشت اقتاد ملک را عیش از و
تاؤ کی نہیں آزمائی تھی رونما شروع کیا اور لرزہ اس کے بدن پر پڑا بادشاہ کی خوشی بسبب اس کے
منقص بود کہ طبع نازک تحمل مثال بر صورت نہ بند و چارہ نہ انستہ جی
مکدر ہوئی کہ طبع نازک دلتہ ہون کی روٹھا تھا تا اسی باتوں کا صورت نہیں ہلکتے اور علاج نہ ملتا ایک حکیم
وران کشتی بود ملک گفت اگر فرمان ہی من اور البطر یقے خاموش گردانم
اس کشتی میں تھا بادشاہ کو کہا اگر فرمان دیوے تو میں اسکو ایک حکمت سے چپ کر دوں
گفت غایت لطفت و کرم باشد لفرمود تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت
کہا بادشاہ نے نہایت مہربانی اور بخشش ہوئی فرمایا تو غلام کو بچ دریا کے بھینکے یا اور کسی مرتبہ
غوطہ خور و از ان پس موش گرفتند و پیش کشتی آوردند و بد و دست و سرکان
غوطہ کھائے بعد از ان ہال اس کے پکڑے اور اس کے کشتی کے لئے ساتھ دونوں ہاتھ کے بچ لیوان
کشتی آویختے چون برآمد بگوشتہ بخشست و قرار یافت ملک را عجیب کہ مد پر سید
کشتی کے ٹکایا جو باہر آیا بچ کو گشتے کے بیٹھا اور قلم پرایا بادشاہ کو تعجب معلوم ہوا پوچھا
کہ چہ حکمت بود گفت از اول محنت غرق شدن ندیدہ بود و قدر سلامت
کہ حکمت کیا تھی کہا پہلے سے محنت ڈوبنے کی نہ دیکھی تھی اور مرتبہ سلامت
گشتی نہ انستہ و بچندین قدر عاقبت کسی ماند کہ بھینکے گرفتار آید قطعہ اے سیر ترا
ناؤ کا چھٹا اور اسی طرح مرتبہ سلامت کا وہ شخص چھٹا ہو کر بچ کی مصیبت گرفتار آتا ہو کہ آسودہ
نان جوین خوش نمایا ہر مشوق من بہت انگہ تیر دیکھتے تھے تھے خوران بہشتے
تھے روٹی جو کی ابھی نہیں دکھائی تھی ہر مشوق میرے وہ کہ نزدیک تیرے بڑا ہے خوران ہشتی

سلطان کا ایک خلق اور اسکے بسبب طرفداری کے جمع آئی اور مدد کی پادشاهی پائی گئی بادشاہ جو گرد آمدن خلقی موجب پادشاهی است و خلق برابر ای چہ برشان یعنی گرس پادشاهی کردن جمع آن خلق کا سبب پادشاهی کا ہو تو خلق کو کیون برشان کرتا ہو شاید خیال پادشاهی کرنے کا نہیں نادر فروغان یہ کہ لشکر بجان پروری کہ سلطان لشکر گز سروری ملک گفت موجب گردان رکھتا ہو قہر بہتر کہ لشکر بجان کے پرورش کرتے ہو کہ بادشاہ بسبب لشکر کے گناہی سروری پادشاہ کے سبب سپاہ و رعیت لشکر چہ باشد گفت پادشاہ را کم باید تا بدو آید و رحمت در پناه و درون پند ترا سپاہ و رعیت اور لشکر کا کیا ہو کہ بادشاہ کو کم چاہیے تو ساتھ اس کے آئیں اور مرانی توجہ پادشاہ و لشکر کے این ہر دو نیست شغوی ننگہ جو پیشہ سلطانے کہ نیاید زر گ چوپانے + ان دونوں میں سے ایک بھی نہیں کہ عالم پادشاهی کر نہیں آتی ہو بڑے سے چروائی پادشاہیکہ طر ظلم فلند پائی یوار ملک خویش بکند ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع تھا جس بادشاہ نے کہ نقشہ ظلم کا ڈالا پند یوار ملک نے کہ کھوئی پادشاہ کو نصیحت وزیر ناصح کی موافق طبع تھا نیامد و روی از بخش در ہم کشید و بزدلان فرستاد پس بر نیامد کہ نبی عمان سلطان بہمان نہ آئی کہ دیکھ اس پر ہم لایا اور تیر خادین بجا بہمت دن نہ گزے کہ بیٹے چچاؤن بادشاہ کے واسطے جھگڑا کر بر خاستند و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پر خرواستند قومیکہ از دست تظاول این بجان اٹھے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کیا اور ملک باپ کا چاہا ایک قوم کے ہاتھ ظلم اس کے عاجز رسید و بوند و بریشان شدہ برایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف این بدرفت ہوئی تھی اور پانھون کے جمع آئی اور مدد کی تو ملک قبضہ اس کے سے باہر گیا اور اوپر و بر تان مقرر شد شغوی پادشاهی کو وادادہم ہر روز دست و دستار شد و شغوی شمن اٹھوں کے مقرر ہوا وہ بادشاہ کہ جائز کے ظلم اور ہر دست کے دستار اسکا روزی کو شمن زور آوردت ہر دست صلح کن فرج جنگ خصم نہیں زندان شاہشاہ عادل رعیت لشکر است ہر دست ہر ساتھ رعیت کے صلح کو اور شائی و شمن سے بچوت چچاؤن اس کے بادشاہ عادل کو رعیت بجا کے لشکر کے ہے

لادونخ بود اعراض از دوزخیان پرس که اعراض بهشت است فرد و فرست میران
 کو دوزخ بود اعراض دوزخ فالون سے پوچھ کہ اعراض بہشت بہو
 آنکہ یارش در بر با آنکہ و چشم انتظارش بر در حکایت یکے از لوک جم
 اس شخص کہ کیا اسکا بچہ نکل اور اس شخص کہ دونوں انکا انتظار اس کے کی دعوائی چلیک بادشاہون جم سے
 رنجو بود در حالت پیری امید زندگانی قطع کردہ کہ سواری از در درآمد و بشارت
 بہار تھا پنج حالت بٹھا چکے اور امید زندگانی کی قطع کی تھی کہ ایک سوار دروازے سے آیا اور خوشخبری
 داد کہ فلان قلعہ را بدولت خلافت بکشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاہ و رعیت
 دی کہ فلان قلعہ کو سلفہ اقبال صاحب کے فتح کیا ہم نے اور دشمن قید آئے اور سپاہ اور رعیت
 آنطرف چلی مطیع فرمان گشتند ملک نفسی سرور آورد و گفت این مرثوہ مرا نیست
 اس طرف کی سب طاعت کرنوالی حکم کی ہوئی بادشاہ نے ایک ماسن شمشیری ہمراہ اور کیا خوشخبری ہوئی کہ
 دشمنانم را دست یعنی وارتان ملک قطعہ دین امید بہشت شد و مرغ غنیمت کہ انچہ در
 بلکہ دشمنوں میرے کو ہینے وارثوں بادشاہی کو بیچ اس امید کے آخر ہوئی انوس عمر غنیمت جو چیز بیچ
 دلم دست از دم فراز آید و امید بہشت برآمد ولی چہ فائدہ تا آنکہ این نیست کہ عمر گذشتہ
 دل میرے کے پروردگار سے لگے آئے امید بندھی ہوئی رہی لیکن کیا فائدہ ہیں سب کہ گذشتہ عمر کو عمر گذری ہوئی
 باز آید قطعہ کوس حلت بکوفت دست اجل ای دویم و دایہ سر بکنید از کوفت
 پھر آئے نقارہ کوچ کو بجایا ہاتھ نے موت کے اور دونوں آنکھیں میری رخصت سر کو از دست چلی تھی
 و ساعد و بازو ہمہ تودیع یکدگر بکنید و برین و فتادہ دشمن کام و آخراید و ستان گذر
 اور کلائی اور ہاتھ بخت ہوتا ہیں من کو وہ اور ہاتھ عاجز دشمن کام کے آخراے دوست گذر
 بکنید سر و زگارم بشد بنادانی من نکر دم شامد بکنید حکایت ہرگز اگفتہ
 کرو زمانہ میرا گیا ساتھ نادانی سے میں نے نہ کیا تم پر ہرگز کرو
 از دوزیران پیر چہ خطا دیدی کہ بندہ فرمودی گفت گناہی معلوم نکردم لیکن یقین
 دوزیوں ہاں کہ گناہ دیکھانے کہ قید فرمایا تو نے کہا کہ گناہ دریافت نہ کیا میں لیکن ساتھ یقین کے

اصل معنی ہاں کہ گناہ دیکھانے کہ قید فرمایا تو نے کہا کہ گناہ دریافت نہ کیا میں لیکن ساتھ یقین کے
 دوزیران پیر چہ خطا دیدی کہ بندہ فرمودی گفت گناہی معلوم نکردم لیکن یقین
 دوزیوں ہاں کہ گناہ دیکھانے کہ قید فرمایا تو نے کہا کہ گناہ دریافت نہ کیا میں لیکن ساتھ یقین کے
 اصل معنی ہاں کہ گناہ دیکھانے کہ قید فرمایا تو نے کہا کہ گناہ دریافت نہ کیا میں لیکن ساتھ یقین کے
 دوزیران پیر چہ خطا دیدی کہ بندہ فرمودی گفت گناہی معلوم نکردم لیکن یقین
 دوزیوں ہاں کہ گناہ دیکھانے کہ قید فرمایا تو نے کہا کہ گناہ دریافت نہ کیا میں لیکن ساتھ یقین کے

والتم کہ مہتاب من در دل ایشان بکیر است بر عہد من اعتماد کی نلارند مترجم کہ
 جہان میں نے کہ دہشت میری دل میں انکے بہت سے اور میرے قول پر پورا ہر دوستانہ نہیں کرتے ہیں ناہون بن کہ
 از بیم گزند خویش آہنگ ہلاک من کنند پس قول حکم را کہ اہتم کہ گفتہ اند قطعہ
 دہشت آمارا چنے سے قصد میرے ہلاک کر کے کہ کہیں اس قول حکمون کو عمل کیا میں نے کہ کما ہر
 از ان کہ تو ترسد ترس لی حکم و گر با چہ قصد برائی بکنیگ از ان مار بر پای مایہ زند
 اس شخص سے جو سے ڈرے ڈرا حکم اور جو حکم اس لیے سو کہ غالب آوے تو را ہی میں سب سنا ہوا ہوں
 کہ ترسد ترس را بکو بد بنگت یعنی کہ چون گریہ عاجز شود ہرگز رو بچنگال چشم بلیک
 کہ دوتا ہر سو کے کو کچھ سلفہ تجر بہ بین یکساں ہو کہ جب بتی مافیہ ہوتی ہر کتا تھی ہر ساتھ چکل کے انکے جتنے کی
 حکایت بالین تربت یعنی غیر علیہ السلام متکلف بودم و جامع دمشق کہ
 اور ہر حالت فریہ پیغمبر علیہ السلام کے گوشہ میں بیٹھے والا تھا میں مسجد دمشق میں کہ
 یکی از لوک عرب کہ بی انصافی فسوب بود و آمد و نماز دو کار و حاجت خواست فرد
 ایک بادشاہون عرب کے سلفہ بے انصافی کے نسبت کیا تھا آیا اور عادی اور دعا کی اور حاجت چاہی
 درویش یعنی بندہ این خاک رند و نا نا کہ غنی ترند محتاج ترند ہاں گاہ مرا گفت از انجا کہ
 فقیر اور دہندہ جتنے خاک در آئے ترند وہ لوگ کہ دہندہ زیادہ ہیں محتاج زیادہ ہیں سو کہ مجھ کو کہا کہ اس بات کے
 ہمت درویشاں است صدق معاملہ ایشان غلطی ہوا ہ من کنید کہ از دشمنی
 کہ دعا فقیروں کی کہ اور بجا معاملہ کا ایک چہرہ ساتھ میرے کو کہ ایک دشمن سخت سے
 اندیشاں فتنش عیث ضعیف حمت کن از دشمن قہمی رحمت بینی نظم بازوان
 اندیشہ کرنے والا ہوں میں کہ میں نے اسکا پر عیث ضعیف کے میرا ہی کہ تو دشمن دشمن سے سختی نہ کی کہ نہ ہوا
 تو انا وقت سر و دست خطاست خیر سکین تو انا شکست ترسد نہ کہ برانداگان بخشاید
 زندہ اور وقت خیر کے خطا خیر غریب و ناتوان کا تو نہ کہ میں نے نہ تو اس کا در عاجزوں کے نہیں ہم کر کے کہ
 گرد پای تو آید کش گیر دست بہر آنکہ تم بدی کش چشم نی داشت و داغ بہر دست
 اگر تباہی کو گناہ کوئی اسکا نہ پوچھا ہاتھ جس شخص سے بچ بدی کا دیا اور اسے نیکی کی رکھی دلاخ بہودہ بکایا

اصل معنی ہاں کہ گناہ دیکھانے کہ قید فرمایا تو نے کہا کہ گناہ دریافت نہ کیا میں لیکن ساتھ یقین کے
 دوزیران پیر چہ خطا دیدی کہ بندہ فرمودی گفت گناہی معلوم نکردم لیکن یقین
 دوزیوں ہاں کہ گناہ دیکھانے کہ قید فرمایا تو نے کہا کہ گناہ دریافت نہ کیا میں لیکن ساتھ یقین کے
 اصل معنی ہاں کہ گناہ دیکھانے کہ قید فرمایا تو نے کہا کہ گناہ دریافت نہ کیا میں لیکن ساتھ یقین کے
 دوزیران پیر چہ خطا دیدی کہ بندہ فرمودی گفت گناہی معلوم نکردم لیکن یقین
 دوزیوں ہاں کہ گناہ دیکھانے کہ قید فرمایا تو نے کہا کہ گناہ دریافت نہ کیا میں لیکن ساتھ یقین کے

و خیال باطل است بنگوش سپید برون آرد و خلق به در گزینی بی در و درویشی
 و خیال بصری با ندهد کان روی باهر لا و انصاف خلق کرنا و جوین کرنا و انصاف لیکن انصاف کر
 شوی ای آدم اعضای یکدیگر اند که در آفرینش کجی هر اند چه عضو بی در و درویش کار
 بی آدم کے ہاتھ یا دون ایک دست کے ہیں ایسے کیچ بدیش کی ایک اصل سے ہیں جو ایک عضو کو دونوں
 در عضو را نماند قرار تو کر محنت دیگران غنی تشاید کہ نماند نماند ای حکایت
 راند و سر اعضا کو نہ رہے قرار تو کہ محنت اور دن سے بیگرہ تو بخا چہ کہ نام نہ رکھیں ای
 درویشی متحاب لدعوة در نماند بیدار حاجت یوسف را خبر کردند خواندش گفت عاقر
 ایک فقر قبول کیا گیا دعا کا بیخ خدا کے ظاہر کیا حاجت یوسف کو خبر کی بلایا اسکو اور کہا دعائے خیر
 میں کن گفت خدایا جانش بتان گفت از بهر خدا آنچه دعاست گفت این غای خیر است
 بچہ کر کہا اسے خدا جان اسکی سے کہا واسطے خدا کے یہ کیا دعا ہے کہا یہ دعائے خیر ہے
 ترا جو کہ مسلمان شغوی ای زبردست زبردست آزارم گرم تا کی ماند این باتار
 بھگو اور سب مسلمانوں کو اسے زبردست زبردست کے آزار دینے والے گرم تک کہ رہے گا یہ بازار
 بچہ کار نیت جمانی مردن بہ مردم آزمای حکایت کی از لولک انصاف پار
 اسکی میں آت تیری جمانی مردن بہ مردم آزمای حکایت کی از لولک انصاف پار
 پر رسید کہ آدم عبادت فاضل است گفت ترا خواب غیر تو را دن یک نفس خلق را نیار قطع
 کو بچہ کہ کن عبادت بہر فضیلت گفتی کہ کامیاب میں خود نہاد و بچہ کا تو بچہ اس کی کہم کے خلق کو کہ اندا دے تو
 ظالمی فتنہ دیدم غموز گفت من فتنہ است خواش بچہ ہوا کہ خوش بہتر زیبا ریت
 ایک نام کو تو کو بچہ کا میں نے فتنہ ہو خواب اسکو لگی بہتر آدھ شخص کہ سونا اسکا بہتر جائے سے ہی
 پختان بد زندگانی مردہ بہ حکایت کی از لولک شیدم کہ شہی در عشرت روز کردہ بود
 ایسا بد زندگانی کا مرتبہ
 ایک کو بادشاہ کو سنائیں کہ لک رات بچہ صحت ماری دن کا مانتا
 و در پالیان می میگفت بدیت با بچہ شازین بکرم نیست از نیک بد زندگانی کہ غم نیست
 اور بچہ نہایت ہی کے کتا بچہ کو بچہ جہان خوش زیادہ اس کا یکم نہیں ہو نیک بدیت اندا دے کہ ہی نہیں

۱۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۲۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۳۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۴۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۵۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۶۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۷۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۸۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۹۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۱۰۔ در وقت است که در آن روزگار

درویش بر بنہ بسرا برون خفته بود گفت بدیت ای آنکہ باقبال تو در عالم است
 ایک فقر نگا جائے میں باہر سوتا تھا کہا
 اسے کہ کہ باہر باقبال تیرے کے بچہ عالم کے نہیں ہے
 کرم کہ غمت نیست غم باہم نیست ملک را خوش آمد صرہ ہزار دینار از روزن
 قبول کیا ہے کہ غم جھگو نہیں جو ہم ہمارا ہی نہیں بڑا بادشاہ کو بچہ معلوم ہوئی بات اسکی کسی امر دینا کی جھگو سے
 بیرون کرد و گفت دامن بدلا رای درویش گفت من از کجا آرم کہ جامہ ندارم ملک
 باہر کی اور کہا دامن رکھ لے فقر کہا دامن کان گاؤں میں کہ جامہ نہیں کتھا ہوں میں بادشاہ کو
 بر صفت حال در حتمی زیادت شد و خلقی بران فرید کرد و پیش درویش فرستاد
 اور صفت حال اس کے رحمت زیادہ ہوئی اور ایک خلعت اور اس کے زیادہ کیا اور اس کے فقر کے مہیا
 درویش آن نقد و جنس باندک مدت بخورد و پریشان کرد و باز آمد بدیت
 فقر نے اس نقد و جنس کو بخوری مدت میں کھا یا اور پریشان کیا اور پھر آیا
 قرار گرفت آزادگان نگاہ مال نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غریب
 آزادوں کے ہاتھ میں مال نہیں پھر باہر صبر عاشق کے دل میں نہ پانی چلتی ہیں
 در حاتیکہ ملک را پر وای و بنو حال بھقتن بچہ برآمد و روی از دور ہم کشید و از رخبا
 اس حالت میں کہ بادشاہ کو پر وای اسکی بھقتن جان کا کہا بادشاہ سے میں آیا اور پھر اس سے پھلائی جھگو سے
 گفتہ اند اصحاب فطنت و خبرت کہ از حدت حصول بادشاہان پر خذر باید بودن کہ غاب
 کہ اسکی صاحبون دانائی اور بشاری نے کہ تیری اور وہ ہے بادشاہ ہون چیتے رہنا چاہیے کہ کشتہ
 بہرمت ایشان بظلمات امور مملکت تعلق باشد و تحمل از تمام عوام نکتہ شغوی
 بہت انکی سلفہ سے کاموں بادشاہی کے علاقہ کی گئی رہتی ہو اور بہرمت رحمت دینے خلق کی نہیں کرتے ہیں
 حراش بود نعمت بادشاہ کہ ہنگام فرصت نثار دنگاہ مجال حق تا نہ بینی پیش
 حرام اس شخص کو بہرمت بادشاہ کی ہر وقت فرصت کا نہیں کتھا ہو گا قدرت بات کی جھگو دیکھ کر کہے
 بہرودہ بھقتن بہ قدر خوش گفت این گدای شوم بچہ مہند را کہ چندین رحمت بچہ نہیں
 سلفہ بیودہ کہنے کے مت بچہ مہند را بادشاہ نے کہا اس فقر گشتا فضل و خیر کو کہ اتنی نعمت اتنی

۱۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۲۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۳۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۴۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۵۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۶۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۷۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۸۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۹۔ در وقت است که در آن روزگار
 ۱۰۔ در وقت است که در آن روزگار

ہلاک من می بیند بجز خدا و جل پناہی نمی یابد و بدین پیش کہ بر او رخسار مست فریاد
 ہلاک من کی کہتا ہو سو خدا و جل کے چہ نہیں دیکھتا ہوں کہ کس شخص کو لایق بین ہمارے ظلم سے فریاد
 ہمیشہ پیش تو از دست تو میجویم و سلطان را دل ازین سخن ہم بزم و آب دردیدہ
 بھی گئے تھے ہمارے چاہتا ہوں میں خدا و شاہ کے تین دل اس سخن سے بھر آیا اور بانی آنکھ میں
 بگوانید و گفت ہلاک من اولی تر کہ خون جنس طفلی ختن بکیناہ سر و پیش ہر سید و در
 پھلوا اور کہا ہلاک ہوتا میرا تر کہ خون ایسے رنگ کا کرنا بیکناہ سر اور آئینہ اسکی چمی اور
 کنار گرفت تا از او کرد و نعمت بی اندازہ بخشید و گویند ہر دلان ہفتہ صحت یا قطعہ چنان
 گویند لیا اور چھوڑ دیا اور دل بہت خوشی اور کتے ہیں کہ کسی ہفتہ میں تندرست ہو گیا و یہی
 در فکر ان تیم کہ گفت و پیلانی بر لب دریا نیل زیر بابت گردنی حال ہو چھو حال است
 خلوت اس بیت کے ہوں کہ کہا ایک ہاتھی بان کنار دریا نیل کے پچ پانوں کے چھو تو حال ہو چھو حال است
 زیر پای سل حکایت کی از بندگان عمر و لیث گر خیمہ بود کہ ان و عقبش بر رفتند
 پیچیدہ ان اچھی کے ایک غلاموں عمر و لیث سے بھاگا تھا لوگ پیچھے اس کے گئے
 و باز آوردند و وزیر را بادی فرضی بودا تر بکشتش کو تا دیگر بندگان جنس فیل نارند
 اور پھر لائے وزیر کا اسکے ساتھ دشمنی تھی اشارہ اس کے مار نکا کیا اسلے تو اور غلام ایسے فعل نادون
 بندہ سر پیش عمر و لیث بر زمین نہاد و گفت فرد ہر چہ بود بر سر چو تو پسند روا
 غلام سر آگے عمر و لیث کے رکھا اور کہا جو چہ جاوے میرے سر ہو تو پسند کرے تو روا ہے
 بندہ چہ دعوی کند حکم خدا و ندر است لیکن جو جب کہ سرودہ لغت بخاندانم خواہم
 غلام کیا دعوی کرے حکم واسطے صاحب کے لیکن جو جلیس بات کے کہ بالا ہو لغت اس ملک ہوں میں چاہتا ہوں
 کہ در قیامت بخون من گرفتاری اجازت فرمائی تا وزیر را بکشتش انکہ بقصاص و بفرمانے
 کہ قیامت میں بسبب خون کرنے میرے گرفتار آئے تو حکم فرماوے زمین و فہر کو لائے اس وقت عرض کے حکم دے
 خون من میں تین تار تھی کشتہ ہاشمی ملک را خندہ گرفت زیر را گفت بگوئے مصلحتی منی لغت
 خون گرائے میرا تو حق پر ہوا ہو تو نے بادشاہ کو ہنسی نے بگرا اور وزیر کو کہا کہ مصلحت دیکھتا ہے تو وزیر کے کہا

کے ہر سید و در
 کی پناہی
 کے چہ نہیں
 کے کس شخص
 کے لایق بین
 کے ہمارے ظلم
 کے فریاد
 کے ہمیشہ
 کے پیش تو
 کے از دست تو
 کے میجویم
 کے و سلطان
 کے را دل ازین
 کے سخن ہم
 کے بزم و آب
 کے دردیدہ
 کے بھی گئے
 کے تھے ہمارے
 کے چاہتا ہوں
 کے میں خدا
 کے و شاہ کے
 کے تین دل
 کے اس سخن
 کے سے بھر
 کے آیا اور
 کے بانی
 کے آنکھ میں
 کے بگوانید
 کے و گفت
 کے ہلاک من
 کے اولی تر
 کے کہ خون
 کے جنس طفلی
 کے ختن
 کے بکیناہ
 کے سر و پیش
 کے ہر سید
 کے و در
 کے پھلوا
 کے اور کہا
 کے ہلاک ہوتا
 کے میرا تر
 کے کہ خون
 کے ایسے رنگ
 کے کا کرنا
 کے بیکناہ
 کے سر اور
 کے آئینہ
 کے اسکی
 کے چمی اور
 کے کنار گرفت
 کے تا از او
 کے کرد و نعمت
 کے بی اندازہ
 کے بخشید
 کے و گویند
 کے ہر دلان
 کے ہفتہ صحت
 کے یا قطعہ
 کے چنان
 کے گویند
 کے لیا اور
 کے چھوڑ دیا
 کے اور دل
 کے بہت خوشی
 کے اور کتے
 کے ہیں کہ
 کے کسی ہفتہ
 کے میں
 کے تندرست
 کے ہو گیا
 کے و یہی
 کے در فکر
 کے ان تیم
 کے کہ گفت
 کے و پیلانی
 کے بر لب
 کے دریا نیل
 کے زیر بابت
 کے گردنی
 کے حال
 کے ہو چھو
 کے حال است
 کے خلوت
 کے اس بیت
 کے کے ہوں
 کے کہ کہا
 کے ایک ہاتھی
 کے بان کنار
 کے دریا نیل
 کے کے پچ
 کے پانوں کے
 کے چھو تو
 کے حال ہو
 کے چھو حال
 کے است
 کے زیر پای
 کے سل حکایت
 کے کی از بندگان
 کے عمر و لیث
 کے گر خیمہ
 کے بود کہ
 کے ان و عقبش
 کے بر رفتند
 کے پیچیدہ
 کے ان اچھی
 کے کے ایک
 کے غلاموں
 کے عمر و لیث
 کے سے بھاگا
 کے تھا لوگ
 کے پیچھے
 کے اس کے
 کے گئے
 کے و باز
 کے آوردند
 کے و وزیر را
 کے بادی فرضی
 کے بودا تر
 کے بکشتش
 کے کو تا دیگر
 کے بندگان
 کے جنس فیل
 کے نارند
 کے اور پھر
 کے لائے وزیر
 کے کا اسکے
 کے ساتھ
 کے دشمنی تھی
 کے اشارہ
 کے اس کے
 کے مار نکا
 کے کیا اسلے
 کے تو اور
 کے غلام ایسے
 کے فعل نادون
 کے بندہ سر
 کے پیش عمر
 کے و لیث
 کے بر زمین
 کے نہاد و گفت
 کے فرد ہر
 کے چہ بود
 کے بر سر
 کے چو تو
 کے پسند روا
 کے غلام سر
 کے آگے عمر
 کے و لیث
 کے کے رکھا
 کے اور کہا
 کے جو چہ
 کے جاوے میرے
 کے سر ہو تو
 کے پسند کرے
 کے تو روا ہے
 کے بندہ چہ
 کے دعوی کند
 کے حکم خدا
 کے و ندر است
 کے لیکن جو
 کے جب کہ
 کے سرودہ
 کے لغت
 کے بخاندانم
 کے خواہم
 کے غلام کیا
 کے دعوی کرے
 کے حکم واسطے
 کے صاحب کے
 کے لیکن جو
 کے جلیس بات
 کے کے کہ
 کے بالا ہو
 کے لغت اس
 کے ملک ہوں
 کے میں چاہتا
 کے ہوں
 کے کہ در قیامت
 کے بخون من
 کے گرفتاری
 کے اجازت فرمائی
 کے تا وزیر را
 کے بکشتش
 کے انکہ بقصاص
 کے و بفرمانے
 کے کہ قیامت میں
 کے بسبب خون
 کے کرنے میرے
 کے گرفتار آئے
 کے تو حکم فرماوے
 کے زمین و فہر
 کے کو لائے
 کے اس وقت
 کے عرض کے
 کے حکم دے
 کے خون من میں
 کے تین تار
 کے تھی کشتہ
 کے ہاشمی ملک
 کے را خندہ گرفت
 کے زیر را گفت
 کے بگوئے مصلحتی
 کے منی لغت
 کے خون گرائے
 کے میرا تو حق
 کے پر ہوا ہو تو نے
 کے بادشاہ کو ہنسی
 کے نے بگرا اور
 کے وزیر کو کہا
 کے کہ مصلحت دیکھتا ہے
 کے تو وزیر کے کہا

ای خداوند جهان مصلحت آن حکیم کہ از ہر خدا و صدہ گویا و را از ادنی تا مرید
 لے صاحب جهان مصلحت و دیکھتا ہوں کہ واسطے خدا کے اور صدہ قربا پ کے اسکو چھوڑ دے تو چھو چھو
 بلانی نیکنند و گناہ از دست تو حلیمان مجتہد کہ گفتند قطعہ چو کردی با کف از انداز
 بلا میں نہ ڈالے اور گناہ مجھے بھار تو حل حکیم کا اعتبار کیا گیا کہ کہا کہ جو کسی تو نے ساتھ ڈھیلے بھٹکے دالے کے
 پیکار ہر سر خود را بنادانی شکستی چو تیر انداختی ہر رود سخن چنان ان کا نہ را نکشتی
 لڑائی میں سر کو نے ساتھ نادانی کے تو لڑتے جو تیر پیکار تو نے مقابل دشمن کے اساجان کہ اس کے نشان میں بیجا ہے تو
 حکایت ملک و زان را خواجہ بود کہ ہم نفس نیک محضر کہ گناہ از او مجتہد حمت دتی
 بادشاہ زور دیکھ تیر ایک زور تھا بزرگات اور صاحب ملک کہ مجھوں میں بر حمت رکھتا
 و در غیبت نگوئی اتفاقا از حمتی در نظر ملک پاسد کہ مصداق فرمود و حقیقت کو برنگان
 اور پیچھے نیک کہتا ہوتا اس سے ایک حرکت بادشاہ کے نظریں نہ بند لائی و انظر فرمایا اور قذاب کیا اور بیاد سے
 بادشاہ اسوا بنی نعمت او معرفت بودند و بشکر او تر من مدت تو کیل و رفتی ملک از مدنی و حمتی
 بادشاہ کے بسبب لگتی نعمت اسکی کے انوار کرنا تھے اور ساتھ شکر اس کے کہ گزشت مدت موکل اسکی کے نری اور لطف
 و معاہبت رواند شندی قطعہ صلح ہوا میں اگر خواہی ہر کہ تیرا در قضا عیب کند
 اور قذاب کرنا جائز نہ رکھتے تھے صلح ساتھ دشمن کے اگر چاہتا ہو جو حق چھو چھو عیب کرے
 و در نظرش حسین کن سخن آخر بد بان میگردد و مودی از بخشش تلخ و خواہی ہفت شہر میں
 بیچ نظر اسکی کے توفیق کو سخن آفرین تھے کہ گزرا ہوا یاد دینے والے ایک بیچ میں اسکا گزرا چاہے تو تیرا اسکا بیٹھا
 کن اپنے مضمون خطاب ملک بود از عہد بعضی بیرون آمد و بہ یقینی روز ندان بماند
 کہ جو چہ کر ملائی گئی تھی بادشاہ کی تھی دھڑکی تھڑکی سے باہر آیا اور ساتھ باقی کوچ قید خانہ کے ہا
 آورده اند کہ یکی از ملک نواحی در خفیہ پیغام فرستاد کہ ملک انظر قد چنان بزرگوار
 نقل کہ تیرا اسکا بادشاہوں اطراف پر شد و پیغام اسکو بجا کہ بادشاہوں اس طرف کے مرتبہ ایسے بزرگوار کا
 نداشتند و بغیر تے کہ دیکھ اگر رای غریب فلان احسن اللہ خلاصہ بجان با اتفاقا کی کند و
 اٹھا اور بیعتی کی اگر عقل فلاں کی نیک کرے اللہ خلاصی اسکی کو طرف ہمارے پیوستگی کرے پیچ

کے چھو چھو
 کے اسکو چھوڑ دے
 کے تو چھو چھو
 کے بلانی نیکنند
 کے و گناہ از دست
 کے تو حل حکیم کا
 کے اعتبار کیا گیا
 کے کہ کہا کہ جو
 کے کسی تو نے
 کے ساتھ ڈھیلے
 کے بھٹکے دالے
 کے کے
 کے پیکار ہر سر
 کے خود را بنادانی
 کے شکستی چو تیر
 کے انداختی ہر رود
 کے سخن چنان ان کا
 کے نہ را نکشتی
 کے لڑائی میں سر
 کے کو نے ساتھ
 کے نادانی کے تو
 کے لڑتے جو تیر
 کے پیکار تو نے
 کے مقابل دشمن
 کے کے اساجان
 کے کہ اس کے
 کے نشان میں
 کے بیجا ہے تو
 کے حکایت ملک
 کے و زان را
 کے خواجہ بود کہ
 کے ہم نفس
 کے نیک محضر کہ
 کے گناہ از او
 کے مجتہد حمت
 کے دتی
 کے بادشاہ زور
 کے دیکھ تیر ایک
 کے زور تھا بزرگات
 کے اور صاحب
 کے ملک کہ مجھوں
 کے میں بر حمت
 کے رکھتا
 کے و در غیبت
 کے نگوئی اتفاقا
 کے از حمتی در
 کے نظر ملک پاسد
 کے کہ مصداق
 کے فرمود و حقیقت
 کے کو برنگان
 کے اور پیچھے
 کے نیک کہتا
 کے ہوتا اس سے
 کے ایک حرکت
 کے بادشاہ کے
 کے نظریں نہ
 کے بند لائی
 کے و انظر
 کے فرمایا اور
 کے قذاب کیا
 کے اور بیاد
 کے سے
 کے بادشاہ اسوا
 کے بنی نعمت
 کے او معرفت
 کے بودند و بشکر
 کے او تر من
 کے مدت تو کیل
 کے و رفتی ملک
 کے از مدنی و
 کے حمتی
 کے بادشاہ کے
 کے بسبب لگتی
 کے نعمت اسکی
 کے کے انوار
 کے کرنا تھے
 کے اور ساتھ
 کے شکر اس کے
 کے کہ گزشت
 کے مدت موکل
 کے اسکی کے
 کے نری اور
 کے لطف
 کے و معاہبت
 کے رواند شندی
 کے قطعہ صلح
 کے ہوا میں اگر
 کے خواہی ہر کہ
 کے تیرا در
 کے قضا عیب کند
 کے اور قذاب
 کے کرنا جائز نہ
 کے رکھتے تھے
 کے صلح ساتھ
 کے دشمن کے اگر
 کے چاہتا ہو
 کے جو حق
 کے چھو چھو
 کے عیب کرے
 کے و در نظرش
 کے حسین کن
 کے سخن آخر
 کے بد بان
 کے میگردد و
 کے مودی از
 کے بخشش تلخ
 کے و خواہی
 کے ہفت شہر
 کے میں
 کے بیچ نظر
 کے اسکی کے
 کے توفیق کو
 کے سخن آفرین
 کے تھے کہ گزرا
 کے ہوا یاد دینے
 کے والے ایک
 کے بیچ میں
 کے اسکا گزرا
 کے چاہے تو
 کے تیرا اسکا
 کے بیٹھا
 کے کن اپنے
 کے مضمون خطاب
 کے ملک بود از
 کے عہد بعضی
 کے بیرون آمد
 کے و بہ یقینی
 کے روز ندان
 کے بماند
 کے کہ جو چہ
 کے کر ملائی
 کے گئی تھی
 کے بادشاہ کی
 کے تھی دھڑکی
 کے تھڑکی سے
 کے باہر آیا
 کے اور ساتھ
 کے باقی کوچ
 کے قید خانہ کے
 کے ہا
 کے آورده اند
 کے کہ یکی از
 کے ملک نواحی
 کے در خفیہ
 کے پیغام فرستاد
 کے کہ ملک انظر
 کے قد چنان
 کے بزرگوار
 کے نقل کہ تیرا
 کے اسکا بادشاہوں
 کے اطراف پر
 کے شد و پیغام
 کے اسکو بجا
 کے کہ بادشاہوں
 کے اس طرف کے
 کے مرتبہ ایسے
 کے بزرگوار کا
 کے نداشتند و
 کے بغیر تے
 کے کہ دیکھ اگر
 کے رای غریب
 کے فلان احسن
 کے اللہ خلاصہ
 کے بجان با
 کے اتفاقا کی کند
 کے و اٹھا اور
 کے بیعتی کی
 کے اگر عقل
 کے فلاں کی
 کے نیک کرے
 کے اللہ خلاصی
 کے اسکی کو
 کے طرف ہمارے
 کے پیوستگی
 کے کرے پیچ

ملک النصیحت او سودمند آمد و از سرخون او برخواست حکایت در کاوش روان
 بادشاه کو نصیحت کسی فائده منکائی او خیال خون آنکسے در گذار
 منکر نصیحت ملک اندیشه میگرد و هر یک از ایشان اگر گوند رای میزند و ملک بخوان
 هیچ ایک حکم منکر صلحون بادشاهی اندیشه کرتے تھے اور ہر ایک بخون سے دوسری طرح ایک تہر بار تاختا اور بادشاہ
 تدبیر اندیشہ کو نیز چہرہ لاری ملک اختیار آمد وزیران رعناش گفت رای ملک اچہ
 بھی ایک تدبیر جو نیز چہرہ لاری بادشاہ کی اختیار آئی وزیران نے پوشیدہ رسکو کہا تدبیر بادشاہ میں کیا
 مزیت دیدی بر فرخندین حکم گفت بموجب آنکہ انجام کار معلوم نیست رای حکمران در
 زیادتی دیکھی تو نے او پر نکاتے حکمران کے کہا وفاق آنکے اکثر کام کا معلوم نہیں جو اور تدبیر حکمران کی بیخ
 شیت است کہ صواب آید یا خطا پس موافقت را ملک اکر است تا اگر خلاف صواب
 ارادہ آئی کے ہو کہ دست او سے پا چوک جاوے تا فی ہوتا تدبیر بادشاہ کی بہتر یا بدہر واسطہ جو عکس روشی کے او سے
 اجالت متابعت از متابعت امین باشم کہ گفتہ اند شہوی خلاف رای سلطان را
 بسبب تابعداری کرتے کہ غصہ کرے آنکسے سے بدتر ہو جائیں کہ کہامی بر خلاف عقل بادشاہ کے تصور
 جستن بخون خوشین شد دست شستن اگر خود روزا گوید است امین و بیاید گفتہ ایک ماہ
 خود را صانع خون اپنے کے ہونے باقیہ و حوصلہ اگر جان بوجہ کے دن کو کے طاعت ہو جائے کہ نامہ سبب جانور
 پروین حکایت سیاوی کیس و بافت ایسی علویست با فائده حجاز شہر اندر چنان نمود کہ از ج
 ایک مکار نے گیسو پٹے یعنی اولاد سے ہو اور ساتھ فائدہ کا منظر کے شہر تبا اور ایسا ظاہر کیا کہ ج سے
 می تو قصیدہ نیا پیش ملک تو دعوی کرد کہ و گفتہ است لغزش واکرام کو و روشن بیکران فرمود
 آنکو اور ایک قصیدہ پچا آگے بادشاہ کے لیک اور دعوی کیا کہ آئے کہ ہر نعمت کو دی و نظیر کی روشن بہت فرمایا
 نایکی از اندک حضرت بادشاہ کہ دران سال از فروردیادہ بود گفت من اور احمید صبحی در لہر
 تو ایک چہ پیشین در گاہ بادشاہ سے کہ جہر اسال کے فرمود یا آئے کہ ہر نعمت کو دی و نظیر کی روشن بہت فرمایا
 ویدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیکری گفت من اور اشاکم ویدش نصراں و در بلایہ بدست
 ویکجا میں معلوم ہوا کہ حاجی نہیں ہو کہ سر نے کامیں شکوہ کیا تا ہوں میں در باب کاغذ انی عہد چلا گیا کے کو کوں بچا

ملک نصیحت او سودمند آمد و از سرخون او برخواست حکایت در کاوش روان
 بادشاه کو نصیحت کسی فائده منکائی او خیال خون آنکسے در گذار
 منکر نصیحت ملک اندیشه میگرد و هر یک از ایشان اگر گوند رای میزند و ملک بخوان
 هیچ ایک حکم منکر صلحون بادشاهی اندیشه کرتے تھے اور ہر ایک بخون سے دوسری طرح ایک تہر بار تاختا اور بادشاہ
 تدبیر اندیشہ کو نیز چہرہ لاری ملک اختیار آمد وزیران رعناش گفت رای ملک اچہ
 بھی ایک تدبیر جو نیز چہرہ لاری بادشاہ کی اختیار آئی وزیران نے پوشیدہ رسکو کہا تدبیر بادشاہ میں کیا
 مزیت دیدی بر فرخندین حکم گفت بموجب آنکہ انجام کار معلوم نیست رای حکمران در
 زیادتی دیکھی تو نے او پر نکاتے حکمران کے کہا وفاق آنکے اکثر کام کا معلوم نہیں جو اور تدبیر حکمران کی بیخ
 شیت است کہ صواب آید یا خطا پس موافقت را ملک اکر است تا اگر خلاف صواب
 ارادہ آئی کے ہو کہ دست او سے پا چوک جاوے تا فی ہوتا تدبیر بادشاہ کی بہتر یا بدہر واسطہ جو عکس روشی کے او سے
 اجالت متابعت از متابعت امین باشم کہ گفتہ اند شہوی خلاف رای سلطان را
 بسبب تابعداری کرتے کہ غصہ کرے آنکسے سے بدتر ہو جائیں کہ کہامی بر خلاف عقل بادشاہ کے تصور
 جستن بخون خوشین شد دست شستن اگر خود روزا گوید است امین و بیاید گفتہ ایک ماہ
 خود را صانع خون اپنے کے ہونے باقیہ و حوصلہ اگر جان بوجہ کے دن کو کے طاعت ہو جائے کہ نامہ سبب جانور
 پروین حکایت سیاوی کیس و بافت ایسی علویست با فائده حجاز شہر اندر چنان نمود کہ از ج
 ایک مکار نے گیسو پٹے یعنی اولاد سے ہو اور ساتھ فائدہ کا منظر کے شہر تبا اور ایسا ظاہر کیا کہ ج سے
 می تو قصیدہ نیا پیش ملک تو دعوی کرد کہ و گفتہ است لغزش واکرام کو و روشن بیکران فرمود
 آنکو اور ایک قصیدہ پچا آگے بادشاہ کے لیک اور دعوی کیا کہ آئے کہ ہر نعمت کو دی و نظیر کی روشن بہت فرمایا
 نایکی از اندک حضرت بادشاہ کہ دران سال از فروردیادہ بود گفت من اور احمید صبحی در لہر
 تو ایک چہ پیشین در گاہ بادشاہ سے کہ جہر اسال کے فرمود یا آئے کہ ہر نعمت کو دی و نظیر کی روشن بہت فرمایا
 ویدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیکری گفت من اور اشاکم ویدش نصراں و در بلایہ بدست
 ویکجا میں معلوم ہوا کہ حاجی نہیں ہو کہ سر نے کامیں شکوہ کیا تا ہوں میں در باب کاغذ انی عہد چلا گیا کے کو کوں بچا

کہ شریف نیست شغرش در دیوان نوری یافتند ملک فرمود کہ بزم شرف نفی کنند
 کہ اولاد علی بنے نہیں جو اور شرف کے الوری کے دیوان میں پایا بادشاہ نے کہا ماراوس کو اور دور کر دو
 چندین مرغ در جگہ گفت گفت آنجا اور دور کو زمین شی اندہ است خدمت بگویم اگر
 آتنا جھوٹہ ہو وہ کوں کہا کہاٹے صاحب زمین کے ایک بات یہی پہنچ خدمت کے کہوں میں
 راست نباشد بہر عقوبت کہ خواہی سزاوارا کم گفت آن حسب گفت قطعہ غری کرت
 جوچ نموسے بیخ جس عذاب کے کہ چاہے قول آنکے میں ہوں کہا وہ کیا ہو کہا ایک سزا اگر چہ
 ماست پیش اور و دو پیمانہ است و پہنچ مرغ و اگر راست بخوئی از من شو جہان دیر لیا
 چھچھ آگے لارے و دیالے پانی جو اس ایک جھجھ ہی جوچ چاہتا ہو تو جھستے من جہان کا دیکھا ہو است
 گوید و مرغ ملک آخندہ گرفت گفت ازین راست تر سخن تابع او باشد ناگفتہ است و
 کہتا ہو جھوٹ بادشاہ کو مٹی لے لیا کہا اس سے بچ لارہ کوئی بات جسے مکاری ہوئی جو نہیں کی ہے فرمایا
 ناچہ مامول است متبادر اند و خوشی و اکر تسلیم کنند حکایت کی از سبب انی و انی
 تو کہچہ امید اسکی ہو جو دور کھن اور ساتھ خوشی کے شکر خدمت کریں ایک درگون ہارون رشید سے
 پیش پیر آمد شرم الودہ کہ در افلان شہر ہنگزادہ دشنام مادر داد ہارون الرشید ارکان و
 آگے باب کے آیا خضرین بھلو اور کھجکھلانے سرنگزادے نے گالی ماری دی جو ہارون رشید نے سر ہارون و ان کو
 ارا گفت جزای چنین کی چہ باشد بی اشارت بکشتن کرد و بی زبان بریدن دیکرے
 کہا لایسے آوی کا کیا ہوا ایک نے اشارہ واسطے مارنے کیا اور ایک نے واسطے زبان کاٹنے کا اور دوسرے نے
 بمقتضاد و نفی ہارون گفت ای سپر کرم است کہ عفوئی اگر کوتاہی تو نیز شمشام و
 واسطے ڈاڑھینے اور کا لہنے کے ہارون نے کہا لے جیسے شمشام وہ جو کہ معاف کو تو اور اگر نہ ہے تو بھی سکو گالی مان کی
 وہ چندانکہ از حد رنگد روئیں انکہ ظلم از طرف تو باشد و دعوی از قبل
 دے یہاں تک کہ حکم خر سے نہ گزرے پس بوقت ظلم گیری طرف سے ہو سے اور دوسرے طرف
 خصم قطعہ نہ مردہ است آن بنزدیک خردمند کہ باپیل دمان پیکار جوید
 دشمن کے سے نہ ہو جوہر نزدیک داناکے کہ ساتھ باقی حملہ کرنے والے کے لڑائی دشمن ہو سے

ملک نصیحت او سودمند آمد و از سرخون او برخواست حکایت در کاوش روان
 بادشاه کو نصیحت کسی فائده منکائی او خیال خون آنکسے در گذار
 منکر نصیحت ملک اندیشه میگرد و هر یک از ایشان اگر گوند رای میزند و ملک بخوان
 هیچ ایک حکم منکر صلحون بادشاهی اندیشه کرتے تھے اور ہر ایک بخون سے دوسری طرح ایک تہر بار تاختا اور بادشاہ
 تدبیر اندیشہ کو نیز چہرہ لاری ملک اختیار آمد وزیران رعناش گفت رای ملک اچہ
 بھی ایک تدبیر جو نیز چہرہ لاری بادشاہ کی اختیار آئی وزیران نے پوشیدہ رسکو کہا تدبیر بادشاہ میں کیا
 مزیت دیدی بر فرخندین حکم گفت بموجب آنکہ انجام کار معلوم نیست رای حکمران در
 زیادتی دیکھی تو نے او پر نکاتے حکمران کے کہا وفاق آنکے اکثر کام کا معلوم نہیں جو اور تدبیر حکمران کی بیخ
 شیت است کہ صواب آید یا خطا پس موافقت را ملک اکر است تا اگر خلاف صواب
 ارادہ آئی کے ہو کہ دست او سے پا چوک جاوے تا فی ہوتا تدبیر بادشاہ کی بہتر یا بدہر واسطہ جو عکس روشی کے او سے
 اجالت متابعت از متابعت امین باشم کہ گفتہ اند شہوی خلاف رای سلطان را
 بسبب تابعداری کرتے کہ غصہ کرے آنکسے سے بدتر ہو جائیں کہ کہامی بر خلاف عقل بادشاہ کے تصور
 جستن بخون خوشین شد دست شستن اگر خود روزا گوید است امین و بیاید گفتہ ایک ماہ
 خود را صانع خون اپنے کے ہونے باقیہ و حوصلہ اگر جان بوجہ کے دن کو کے طاعت ہو جائے کہ نامہ سبب جانور
 پروین حکایت سیاوی کیس و بافت ایسی علویست با فائده حجاز شہر اندر چنان نمود کہ از ج
 ایک مکار نے گیسو پٹے یعنی اولاد سے ہو اور ساتھ فائدہ کا منظر کے شہر تبا اور ایسا ظاہر کیا کہ ج سے
 می تو قصیدہ نیا پیش ملک تو دعوی کرد کہ و گفتہ است لغزش واکرام کو و روشن بیکران فرمود
 آنکو اور ایک قصیدہ پچا آگے بادشاہ کے لیک اور دعوی کیا کہ آئے کہ ہر نعمت کو دی و نظیر کی روشن بہت فرمایا
 نایکی از اندک حضرت بادشاہ کہ دران سال از فروردیادہ بود گفت من اور احمید صبحی در لہر
 تو ایک چہ پیشین در گاہ بادشاہ سے کہ جہر اسال کے فرمود یا آئے کہ ہر نعمت کو دی و نظیر کی روشن بہت فرمایا
 ویدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیکری گفت من اور اشاکم ویدش نصراں و در بلایہ بدست
 ویکجا میں معلوم ہوا کہ حاجی نہیں ہو کہ سر نے کامیں شکوہ کیا تا ہوں میں در باب کاغذ انی عہد چلا گیا کے کو کوں بچا

بلی مردانکس است از روی تحقیق که چون ختم آیدش باطل نگویید حکایت
 آنکه مرد و ده شخص بر باغبان که جوفه آوے آنس کو بیوده نه کے
 باطافہ بزرگان کشتی نشسته بودم زورقی در پی ما غرق شد و برادر بزرگ را بے
 ساتھ ایک گود بزرگون کے پنج ایک ناوکے پھانچا میں ایک دلی بچے ہارے دلی و بلی ایک بھونین
 و راقاوند کی باز بزرگان گفت ملح را کہ بگیاں ہر دور کہ ہر یکے بچاہ دینارت
 بڑے ایک نے بزرگون سے کہا ملح کو کہے ان دونوں کو کہوں ہر ایک کے بچاس دینار چھکو
 ہر ملح ملح در آب تیا کی را بر بانیان دیگر ملاک شد کہ تم قیمت عرش غمازہ بود
 و بگیاں ملح بانی میں گیا تو ایک کو چھوٹا دودھ دوسرا ملاک ہوا کہ میں نے بانی عرا کی نہی تھی
 ازین سبب در گرفتار و تاخیر کردی و در ان یک تمیل ملح بخندید و گفت ای بچہ کو فنی
 اس سبب سے کہوئے میں اس کے سنی کی تے اور بچہ اس دوسرے جلدی ملح ہنسا اور کہا جو کہا تو نے
 یقین سے وہی بچہ است کہ تم آن جیت گفت میل خاطر میں بر بانیان میں کشتی
 یقین ہوا ایک سبب دوسرا کہ میں نے وہ کیا کہ کوشش ہر سے دلی واسطے چھوٹے اس کے زیادہ
 بود کہ فنی و بر بانیان ماندہ بودم مرا بر شتری نشانہ ہا زدست آن گزرا نیانہ خوردہ
 حتی کہ ایک قت تک چکل میں ہا جوتھیں بھلا ایک دن پڑھا اور اس دوسرے ہاتھ سے کوڑا لھا اقسا
 بودم و طفلی کہم صدقہ اللہ تعالیٰ من جعل صا لحا فلنفسہم و من اساء فلنفسہم
 میں کو کہیں میں کہ میں نے کوشش کیا کہ بچہ کی بے لایستہ فانی کے اور بچہ بزرگ میں در اسکے
 قطعہ تا توانی درون کس خزان کا درین راہ خار باستانہ کار دروشن تیرے بزرگ
 جب تک کے تول کسی کامت سا کہیں راہ میں بہت کاٹے ہوں کام فقیر آرزو مند کار
 کہ زانیز کار باستانہ حکایت دوبرادر بودند یکے خدمت سلطان کردی دیگر بے
 کہ چھکو بھی کام ہوں دیکھا تھے ایک خدمت بادشاہی کرتا اور دوسرا ساکھ کو شش
 باز و خوردی باری این توانا گفت دروش را کہ چاہد خدمت کنی تا از مشقت
 بازو کے کھانا ایک مرتبہ اس دوش سے کہ فقیر کو کہ کہوں خدمت نہیں کرتا ہے و خدمت

بلی مردانکس است از روی تحقیق
 آنکہ مرد و ده شخص بر باغبان
 باطافہ بزرگان کشتی نشسته بودم
 ساتھ ایک گود بزرگون کے پنج ایک
 و راقاوند کی باز بزرگان گفت
 بڑے ایک نے بزرگون سے کہا ملح کو کہے
 ہر ملح ملح در آب تیا کی را بر بانیان
 و بگیاں ملح بانی میں گیا تو ایک
 ازین سبب در گرفتار و تاخیر کردی
 اس سبب سے کہوئے میں اس کے سنی کی
 یقین سے وہی بچہ است کہ تم آن جیت
 یقین ہوا ایک سبب دوسرا کہ میں نے
 بود کہ فنی و بر بانیان ماندہ بودم
 حتی کہ ایک قت تک چکل میں ہا جوتھیں
 بودم و طفلی کہم صدقہ اللہ تعالیٰ
 میں کو کہیں میں کہ میں نے کوشش کیا
 قطعہ تا توانی درون کس خزان
 جب تک کے تول کسی کامت سا کہیں
 کہ زانیز کار باستانہ حکایت
 کہ چھکو بھی کام ہوں دیکھا تھے
 باز و خوردی باری این توانا گفت
 بازو کے کھانا ایک مرتبہ اس

مشقت کار کردن برسی گفت تو چرا کار کنی تا از لذت خدمت رستگاری مالی
 مشقت کام کرنے سے چھوٹے تو کہا تو کیوں کام نہیں کرتا ہے تو خوار سے خدمت کی خلاصی پائے تو
 کہ خرو مندان گفتہ اند کہ نان جوین خوردن و نشستن بہ کہ بزرگترین خدمت بستان نیست
 کہ خاندان نے کہا جو کہ روٹی جو کی کھانا اور چھٹنا بہتر ہے چکا زرین پنج مکر خدمت کے بازو
 بدست ایک گفتہ کردن خمیر و باز دست بر سینه پیش میر قطعہ عمر گرامیہ درین
 ہاتھ میں چنا بہت کم کرنا خمیر بہتر ہاتھ سے سینے پر لگا دیر کے ہر بھاری قیمت اس میں
 صرف شدہ تا چہ خورم صیف و چه پوشم شامای شکم خیرہ بنانی بسیار تانکی
 خیر ہوئی تو کہ کھانا درین میں اور کیا نہیں چارہ میں آئے پیٹ دیر ساکھ ایک دلی کے ہاتھ کو تو کہے تو
 یشت خدمت و تاحکایت کسی شدہ پیش نوشیران دان گفت شینم کہ فلان
 بچہ خدمت میں تیری کوئی شخص خوشخبری آگے نوشیران علول کیا گیا کہ اس میں نے کہ فلاں
 دشمن ترا خدا تعالیٰ برداشت گفت ہر شنیدی کہ مرا بنداشت فردا اگر مرد
 دشمن تیرے کو خدا نے آٹھا یا کہ کچھ ستا تو نے کہ چھکو چھوڑا
 جای شادمانی نیست کہ زندگانی مانیز جادانی نیست حکایت گردی حکما
 جگہ خوشی کی نہیں ہے کہ زندگانی ہماری بھی ہوتی نہیں ہے ایک گروہ یکمیں کا
 در بار گاہ کسرے بصلحے سخن ہمیکند و بز چہ کہ متر ایشان بود خاموش و سوال
 بچہ بارگاہ نوشیران کے ساتھ ایک مصلحت کہ لکھتے تھے اور غر چھکر سردار اسکا تھا چپ تھا سوال
 گردنش کہ با دین بحث چرا سخن نگوی گفت زیران بر مثال الجبانہ طویب و مدبر
 کیا کہ کو کہ کچھ اس گفت میں کیوں بات نہیں کرتا تو کہ تو بڑا مدبر ہے کہوں در حکیم دعا نہیں تیار
 مگر بقیہ میں چون نیم کہ راے شامہ صوابست مرا بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد نہو
 اگر بیکو کہ کچھ اس گفت میں کیوں بات نہیں کرتا تو کہ تو بڑا مدبر ہے کہوں در حکیم دعا نہیں تیار
 جو کار فیضول میں بر کیا ہمارو روی سخن گفتن نشاید و گزیم کہ نابینا و چاہا است
 جو ایک کام بغیر دینے میرے کے بڑے میرے تین بچے کہات کہنا چاہیے اور اگر کو میں کہ نہ جا اور کہوں

مشقت کار کردن برسی گفت تو چرا کار کنی
 مشقت کام کرنے سے چھوٹے تو کہا تو کیوں کام نہیں کرتا ہے
 کہ خرو مندان گفتہ اند کہ نان جوین خوردن و نشستن بہ کہ بزرگترین خدمت بستان نیست
 کہ خاندان نے کہا جو کہ روٹی جو کی کھانا اور چھٹنا بہتر ہے چکا زرین پنج مکر خدمت کے بازو
 بدست ایک گفتہ کردن خمیر و باز دست بر سینه پیش میر قطعہ عمر گرامیہ درین
 ہاتھ میں چنا بہت کم کرنا خمیر بہتر ہاتھ سے سینے پر لگا دیر کے ہر بھاری قیمت اس میں
 صرف شدہ تا چہ خورم صیف و چه پوشم شامای شکم خیرہ بنانی بسیار تانکی
 خیر ہوئی تو کہ کھانا درین میں اور کیا نہیں چارہ میں آئے پیٹ دیر ساکھ ایک دلی کے ہاتھ کو تو کہے تو
 یشت خدمت و تاحکایت کسی شدہ پیش نوشیران دان گفت شینم کہ فلان
 بچہ خدمت میں تیری کوئی شخص خوشخبری آگے نوشیران علول کیا گیا کہ اس میں نے کہ فلاں
 دشمن ترا خدا تعالیٰ برداشت گفت ہر شنیدی کہ مرا بنداشت فردا اگر مرد
 دشمن تیرے کو خدا نے آٹھا یا کہ کچھ ستا تو نے کہ چھکو چھوڑا
 جای شادمانی نیست کہ زندگانی مانیز جادانی نیست حکایت گردی حکما
 جگہ خوشی کی نہیں ہے کہ زندگانی ہماری بھی ہوتی نہیں ہے ایک گروہ یکمیں کا
 در بار گاہ کسرے بصلحے سخن ہمیکند و بز چہ کہ متر ایشان بود خاموش و سوال
 بچہ بارگاہ نوشیران کے ساتھ ایک مصلحت کہ لکھتے تھے اور غر چھکر سردار اسکا تھا چپ تھا سوال
 گردنش کہ با دین بحث چرا سخن نگوی گفت زیران بر مثال الجبانہ طویب و مدبر
 کیا کہ کو کہ کچھ اس گفت میں کیوں بات نہیں کرتا تو کہ تو بڑا مدبر ہے کہوں در حکیم دعا نہیں تیار
 مگر بقیہ میں چون نیم کہ راے شامہ صوابست مرا بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد نہو
 اگر بیکو کہ کچھ اس گفت میں کیوں بات نہیں کرتا تو کہ تو بڑا مدبر ہے کہوں در حکیم دعا نہیں تیار
 جو کار فیضول میں بر کیا ہمارو روی سخن گفتن نشاید و گزیم کہ نابینا و چاہا است
 جو ایک کام بغیر دینے میرے کے بڑے میرے تین بچے کہات کہنا چاہیے اور اگر کو میں کہ نہ جا اور کہوں

خلق در ملک خدا از همه حلیم باشد + صاحبان خورده گیرید که باز نمانیم + هر کس
 خلق پنج ملک خدا که سب جنس سے ہوتے ہیں + اسے نیک بنجو عیب نکو کم رندانیم ہم ہر کسی
 را علی ہست و امید سے دارد + ما لک انیم درین ملک باز گانیم حکایت
 کے تین ایک کام ہو اور امید رکھتا ہے ہم فقیر ہیں اس ملک میں نہ سودا گریں ہم
 عجب تقادر گیلانے را ویدند رحمت اللہ علیہ در رحم کجہ رو بر حصار نہادہ بود و میگفت
 عبد القادر گیلانی کو دیکھا رحمت ہو جو خلق کی آغوش خانہ کہ میں نے خود سنگ ریزہ پر رکھا تھا اور کہتے تھے
 ای خداوند بخشنایے و اگر مستوجب عقوبت مرد قیامت نایبنا برائے تبار روی نیکان
 ای خدا بخشش کر کہ اور اگر لائق غلاب کے ہوں میں بھگو قیامت میں اندھا تھا تو آگے ٹیکوں کے
 شرمسار بنائیم قطعہ روئے بر خاک عجز گویم ہم ہر سحر کہ کہ بادی آید + اسے کہ
 شرمندہ نمون میں شمع اور بھاک عاجزی کے کتا ہوں میں + ہر صبح کے وقت کہ ہوائی ہو اسے کہ تین
 ہر گز فراموش نہ یحییٰ از بندہ یادی آید حکایت در دوی بخانہ پار سائے
 ہر گز فراموش نہ یحییٰ از بندہ یادی آید حکایت در دوی بخانہ پار سائے
 در آمد چنداں کہ طلب کو چہ نیافت تنگ شد پار سار از شر گلی کی ہر آن خفتہ
 آیا جتنا کہ طلب کیا کچھ نہ پایا + تنگ ہوا فقیر کے تین خرمونی وہ ملی کہ او پر اسے سوتا
 بود در راہ دزدانداخت تا محروم نشود قطعہ شنیدم کہ مردان راہ خدا دل
 تنہا چہ راہ چور کے ڈالی تاکہ بے نصیب نہ جائے + شایم نے کہ مردان راہ خدا نے + دل
 دشمنان ہر نکوند تنگ + ترا کی سر شود این مقام + کہ باد و ستانت خلافت جنگ
 دشمنوں کا بھی نہ کیا تنگ + چھوٹا کب میر ہو مقام + کہ ساتھ دوستوں کے چھوٹا خان ہے لڑائی
 مودت اہل صفحہ در روی و چہ در قفا بچان کسبت عیب گیرند و در شہیت میرزا
 دوستی اہل صفحہ کی ہر ہر آگے اندھے نہ ایسی کہ بچے تیرے عیب پکڑیں اور آگے تیرے قربان جاویں
 فرد در برابر چو گو سفند سلیم و قفا بچو گرگ موم خوار فرد و ہر عیب گران پیش تو اور دشمن و
 چچ برابر کے مانند بنے ہوا + بچے مانند میر نے آدمی کھانے والے کے جو کہ آدمی کو عیب اور دن کا آگے تیرے لایا اور گناہ

۱۲۔ خدا کی نعمتوں و مہربانیوں سے
 ۱۳۔ ہر گز فراموش نہ یحییٰ از بندہ یادی آید
 ۱۴۔ در آمد چنداں کہ طلب کو چہ نیافت
 ۱۵۔ آیا جتنا کہ طلب کیا کچھ نہ پایا
 ۱۶۔ بود در راہ دزدانداخت تا محروم نشود
 ۱۷۔ دشمنان ہر نکوند تنگ + ترا کی سر شود این مقام
 ۱۸۔ دشمنوں کا بھی نہ کیا تنگ + چھوٹا کب میر ہو مقام
 ۱۹۔ مودت اہل صفحہ در روی و چہ در قفا بچان
 ۲۰۔ دوستی اہل صفحہ کی ہر ہر آگے اندھے نہ ایسی کہ بچے تیرے عیب پکڑیں

بیکمان عیب تویش در آن خواہد بود حکایت تے چند از روندگان متفق
 بیکمان عیب تویش در آن خواہد بود حکایت تے چند از روندگان متفق
 در ریاضت بودند و شریک بیخ و راحت خود تم کہ رفقت کم موقت نکردند تمام این بزرگ
 چچ زمین پھرنے کے لئے اور شریک بیخ و راحت کے چاہا میں کہ رفاقت کروں میں موافقت نہ کیا میں نے پیش
 لخلق بزرگان بڑھیت روا از مصاحبت رویشان بگردانیدن فائدہ دین و دین
 اور خلق بزرگوں سے نامہ ہو مجھ صحبت داری سے فقیروں کی پھر نا اور فائدہ اخوس رکھنا کہ اسطے کہ
 من رفعت محض انقدر قوت ضرورت ہی شایم کہ در خدمت مردان یا شایم با شیم نہ بار خا
 میں چہ بات ہیں کے مستدر قوت و ادب الی چاہتا ہوں کہ کچھ خدمت مردوں کے بار خا اور ایک ہون نہ ہو جو خا
 لشعراں لکھ لکھ کر رکب المواتی + ماسخی لکھ حاکم الخواشی + یکی از انبیاء
 اگرچہ نہیں ہوں مگر ہونا چاہتا ہوں کہ در خدمت مردوں کے بار خا اور ایک ہون نہ ہو جو خا
 گفت ازین سخن کہ شنیدی تنگ مدار کہ درین روز ہا مذوی بصوت درویشان
 اُن سب سے کہ اس سخن سے کہ سنا تو نے و تنگ ست رکھ کچھ ان دونوں کے ایک چہ فقیروں کی صورت
 بر آمدہ بود خود را در ملک صحت ما نظم کرد شعر چہ دانند مردم کہ در جا کہ صحت توینہ
 بنا تھا اور اپنے تین بیخ و رحمت ہماری کے پر خا کیا جانتے ہیں آدمی کہ بچے کے کون پر ملنے والا
 دانند کہ در نامہ صحت ہمارا کہ سلامت حال و شایست ملان فطوش ہر دیناری
 جانتا ہو کچھ نامہ کے کیا ہو کہ اس بات کے کہ سلامت حال فقیر و کجا گمان نہ لایہ گوئی آدمی کا نہ لایہ اور ساتھ ہر
 قبول اسکو کیا ظاہر حال ماروں کا گڈی ہے + استادی کا فی ہو کہ خود بیخ خلق کے ہو
 و غل کوش ہر چہ خواہی پوش تنج ہر سر نہ و علم بروش + ترک نیا و شہوت
 بیخ عمل نیک کوشش کر کچھ چاہے تو میں تنج ہر سر نہ و علم بروش + ترک نیا و شہوت
 و ہوس + پارسانی ترک جامہ و بس + در قرا گن مرد باید بود بر تخت سلاح جنگ چہ ہو
 اور حرص پارسانی نہ ہو نہ جامہ کا ہو اور فضا چہ لڑائی کے کپڑوں کے در جا ہے ہوتا ہا و پر زنت کے تمہارا لڑائی کے کیا فائدہ

۱۔ بیکمان عیب تویش در آن خواہد بود
 ۲۔ در ریاضت بودند و شریک بیخ و راحت
 ۳۔ چچ زمین پھرنے کے لئے اور شریک بیخ و راحت کے چاہا میں
 ۴۔ لخلق بزرگان بڑھیت روا از مصاحبت رویشان
 ۵۔ اور خلق بزرگوں سے نامہ ہو مجھ صحبت داری سے فقیروں کی پھر نا
 ۶۔ من رفعت محض انقدر قوت ضرورت ہی شایم کہ در خدمت مردان
 ۷۔ میں چہ بات ہیں کے مستدر قوت و ادب الی چاہتا ہوں کہ کچھ خدمت
 ۸۔ لشعراں لکھ لکھ کر رکب المواتی + ماسخی لکھ حاکم الخواشی + یکی از انبیاء
 ۹۔ اگرچہ نہیں ہوں مگر ہونا چاہتا ہوں کہ در خدمت مردوں کے بار خا
 ۱۰۔ گفت ازین سخن کہ شنیدی تنگ مدار کہ درین روز ہا مذوی بصوت درویشان
 ۱۱۔ اُن سب سے کہ اس سخن سے کہ سنا تو نے و تنگ ست رکھ کچھ ان دونوں کے ایک چہ
 ۱۲۔ بر آمدہ بود خود را در ملک صحت ما نظم کرد شعر چہ دانند مردم کہ در جا کہ
 ۱۳۔ بنا تھا اور اپنے تین بیخ و رحمت ہماری کے پر خا کیا جانتے ہیں آدمی کہ بچے کے کون پر
 ۱۴۔ دانند کہ در نامہ صحت ہمارا کہ سلامت حال و شایست ملان فطوش ہر دیناری
 ۱۵۔ جانتا ہو کچھ نامہ کے کیا ہو کہ اس بات کے کہ سلامت حال فقیر و کجا گمان نہ لایہ گوئی
 ۱۶۔ قبول اسکو کیا ظاہر حال ماروں کا گڈی ہے + استادی کا فی ہو کہ خود بیخ خلق کے ہو
 ۱۷۔ و غل کوش ہر چہ خواہی پوش تنج ہر سر نہ و علم بروش + ترک نیا و شہوت
 ۱۸۔ بیخ عمل نیک کوشش کر کچھ چاہے تو میں تنج ہر سر نہ و علم بروش + ترک نیا و شہوت
 ۱۹۔ و ہوس + پارسانی ترک جامہ و بس + در قرا گن مرد باید بود بر تخت سلاح جنگ چہ ہو
 ۲۰۔ اور حرص پارسانی نہ ہو نہ جامہ کا ہو اور فضا چہ لڑائی کے کپڑوں کے در جا ہے ہوتا ہا و پر زنت کے تمہارا لڑائی کے کیا فائدہ

کر دے من اور اکل کر دم گھسا بشفاعت تو حد شرع فرود نلگام گفت ایخہ فرمودی
 کیا کریں نے اسکو چھڑنا کیا میں نے کہا ساتھ شفاعت تیری کے سزا شرعی کی نہ چھڑو نگاہیں کہا کچھ فرمایا تو نے
 راستست ولیکن لہر کہ از مال قف چیزے بدزد و قطعش لازم نیاید کہ لو قف کا چھٹا
 دج و دیکھن جو کوئی مال خیرات سے ایک چھڑ جائے کا لٹنا اسکا لازم نہ آوے و قف نہیں ملک رکھا ہے
 ہرچہ درویشان راست و قف محتاجانست حاکم از وی دست بدشت و ملاست
 کو کچھ فقیروں کے تین ہوساں محتاجوں کا ہے حاکم کے ہاتھ اس سے اٹھایا اور ملاست
 کر دن گرفت کہ چمان بر تننگ مدہ بود کہ دزدی نکردی لا از خانہ کجین یاری
 کرنا پکارا کہ چمان او پر تیرے تنگ آیا تھا کہ چوری نہ کی تو نے گرگم سے ایسے یار کے
 گفت ای خداوند نشنیدہ کہ گفتہ اند خاندہ دوستان برو ب در دشمنان مگو ب
 کہا اے صاحب درسا تو نے کہا کہ بگرو و تنوں کا جھاڑ اور دروازہ دشمنوں کا مکت کھٹے کا
 شرچون لختی در بانی تن بجز اندر مدہ و دشمنان از پوست بر کن و ستان از پوستین
 چنچ ختمی کے رہے تو قن ساتھ عاجزی کے مکت سے دشمنوں کو غلام چنچ لا اور دونوں کو چھو پکڑے
 حکایت یلی از پادشاہان پارسائی کرادید گفت بچیت از مایا دے آید
 ایک نے بادشاہوں سے ایک فقر کو دیکھا کہ کسی وقت جھک رہا ہے یاد آتا ہے
 گفت یلی و قتیکہ خدائر افراموش میکنم فردہ ہر خود و اکس نہ در خوش براند
 کہا ہاں جو قوت کہ خدا کو بھلانا ہوں میں ہر طرہ دور تھا جو کہ اسکو دروازے سے نکال دیا
 واکر انخواندیر کس ندواندہ حکایت یلی از صالحان خواب دید پادشاہی
 اور اسکو کہ جانا چرط دروازے کسی کے نہیں دوتا کہ ایک نے بیخوش سے بچے خواب کے دیکھا ایک بادشاہ
 در بشت پارسائی را در دوزخ پر رسید کہ موجب در جاتین چیست و سبب درکات
 بشت میں اور ایک پر پر گار کو دوزخ میں پہنچا کہ سبب درجوں اس کے کا کیا ہو اور سبب فروری
 ان چہ کہ دم بخلاف آن می پلاشتند ندانند کہ این بادشاہ ہاروت درویشان دور
 انکی کا کہی و خلاف اس کے چھلے میں آکا آئی غیب سے کہ یہ بادشاہ ساتھ خود ان کے قیوں بشت میں

یہی نظر فرمادہ ہو تو دیکھ دقت و قوت
 چنچ ہرچہ درویشان پارسائی کرادید گفت
 بچیت از مایا دے آید
 ایک فقر کو دیکھا کہ کسی وقت جھک رہا ہے
 یاد آتا ہے
 گفت یلی و قتیکہ خدائر افراموش میکنم
 فردہ ہر خود و اکس نہ در خوش براند
 کہا ہاں جو قوت کہ خدا کو بھلانا ہوں میں
 ہر طرہ دور تھا جو کہ اسکو دروازے سے
 نکال دیا
 واکر انخواندیر کس ندواندہ حکایت
 یلی از صالحان خواب دید پادشاہی
 اور اسکو کہ جانا چرط دروازے کسی کے
 نہیں دوتا کہ ایک نے بیخوش سے بچے
 خواب کے دیکھا ایک بادشاہ
 در بشت پارسائی را در دوزخ پر رسید
 کہ موجب در جاتین چیست و سبب درکات
 بشت میں اور ایک پر پر گار کو دوزخ میں
 پہنچا کہ سبب درجوں اس کے کا کیا ہو
 اور سبب فروری
 ان چہ کہ دم بخلاف آن می پلاشتند
 ندانند کہ این بادشاہ ہاروت درویشان دور
 انکی کا کہی و خلاف اس کے چھلے میں
 آکا آئی غیب سے کہ یہ بادشاہ ساتھ
 خود ان کے قیوں بشت میں

و این پارسا بقرب پادشاہان در دوزخ قطعہ وقت بچکارید و تسبیح و مرقع +
 اور یہ فقیر سبب قوت کرنے بادشاہوں کو چھ دوزخ کے گدائی تیری کہ کام میں آوے و تسبیح و مرقع
 خود را ز کلمہ نگویند بری دار حاجت بگاہ بگری دانت نیست دروش
 اپنے تین کاموں پر سے پاک رکھ + حاجت ساتھ کوئی برکی کے رکھنا جھکو نہیں ہو فقیر کے
 صفت باش کلاہ تری دار حکایت پیادہ سردیا بر نہ با کاروان حجازاز
 باشندہ اور کوئی تانہ کی رکھ تو ایک پیادہ سردیا بر نہ با کاروان حجاز کے
 کوفہ بدر آمد و ہمارہ باشند نظر کردم معلومی نداشت خزان ہمیرت و میگفت
 کوفہ سے باہر آیا اور ہمارے ہوا نظر کی میں نے اور زاد راہ نہ رکھا خوش قرار جانا تھا اور گستاخ
 قطعہ نہ باشند بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم + نہ خداوند رعیت نہ غلام شہر بارم
 خداوند راوٹ کے سوار ہوں میں نہ مانند راوٹ کے بچے بود کہ ہوں میں نہ صاحب رعیت کا غلام ہوا شاہ کا
 غم موجود و پریشانی محروم نلگام + نفسہ نیز غم آسودہ و عمرت میں گلام + اشتر سوار
 غم میں کسی کا اور پریشانی میں کسی کے گستاخ ہوں + ایک دم ہر تانہ ہوں آسودہ اور ایک عمر ادا کر ہوں ایک اشتر سوار
 گفتش ی درویش بکامیروی اگر کرد کہ لختی میری نشیند و قدم در میان نہاد
 اسکو کہا اسے فقیر کسان جاننا جو فقیر کے ساتھ ختمی کے مرے تو نہ سنا اور قدم بچ جھل کے رکھا
 و برقت چون بخلہ محمود و سیم تو انرا اجل فراسید و درویش مالیش فرود آمد
 اور گیا جو بچ کا فن کجور کے پوچھے ہم دو تندر کے تین موت آگے پہنچی فقر اور پر سرائے اس کے کے بچے آیا
 گفت ع ماسختی نہ مردیم و تو بر بخت بردی ابدیت لختی ہمہ شب سرجا کریت
 اور کہا ہم ساتھ ختمی کے نہ رہے ہم اور تو اوپر راوٹ کے مرا تو ایک شخص تمام مات اور سرجا کے رویا
 چون روز آمد او بر دیار بزیست قطعہ ای بسا سپ تیرو کہ ماندہ کہ خرنگ
 چون آیا وہ مرا اور یار گیا اسے بہت گھوڑے تیرے ملے والے رہے کہ گھوڑا لنگلا
 جان بمزل میری بسکہ در خاک تندر رستا را و فن کردیم و زخم خوردہ نہ مرد +
 جان چ منزل کے لگیا بہت اتفاق ہوا کہ تندر رستا کو دفن کیا جھے اور زخم کھایا ہوا نہ مرا +

یہی نظر فرمادہ ہو تو دیکھ دقت و قوت
 چنچ ہرچہ درویشان پارسائی کرادید گفت
 بچیت از مایا دے آید
 ایک فقر کو دیکھا کہ کسی وقت جھک رہا ہے
 یاد آتا ہے
 گفت یلی و قتیکہ خدائر افراموش میکنم
 فردہ ہر خود و اکس نہ در خوش براند
 کہا ہاں جو قوت کہ خدا کو بھلانا ہوں میں
 ہر طرہ دور تھا جو کہ اسکو دروازے سے
 نکال دیا
 واکر انخواندیر کس ندواندہ حکایت
 یلی از صالحان خواب دید پادشاہی
 اور اسکو کہ جانا چرط دروازے کسی کے
 نہیں دوتا کہ ایک نے بیخوش سے بچے
 خواب کے دیکھا ایک بادشاہ
 در بشت پارسائی را در دوزخ پر رسید
 کہ موجب در جاتین چیست و سبب درکات
 بشت میں اور ایک پر پر گار کو دوزخ میں
 پہنچا کہ سبب درجوں اس کے کا کیا ہو
 اور سبب فروری
 ان چہ کہ دم بخلاف آن می پلاشتند
 ندانند کہ این بادشاہ ہاروت درویشان دور
 انکی کا کہی و خلاف اس کے چھلے میں
 آکا آئی غیب سے کہ یہ بادشاہ ساتھ
 خود ان کے قیوں بشت میں

دوش مرغی بصری می نالید عقل صبر بر دواقت و هوش + یکے از دوستان
 کل کی رات ایک چرخ می کو ناکر فی عقل اور صبر سے لگی اور طاقت اور ہوش ایکے دستوں سے
 مخلص با مگر او ازین رسید بگوش + گفت با درند نام کہ ترا با ناگ مرغی چنین
 شایع کے تین شاید آواز میری ہو چنی چکان کے کہا اعتبار نہ رکھائیں کہ میرے تین اکاڑ ایک چڑیا کی ایسی
 کند بد ہوش + گفتم این شرط آدمیت نیست + مرغ تسبیح خوان و من خاموش
 کہ سرگشتہ اور بہت کم مائیں نے یہ شرط آدمیت کی نہیں ہو مرغ تسبیح پڑھنے والے اور من چپ
 حکایت وقتی در سفر جاز طائفہ جوانان صاحب دل ہوا بلوہند ہم + مقدم و تھا
 ایک وقت چھ سفر چار کے گروہ جوانوں صاحب دل کا ہمراہ ہمارے تھا ہم اور مقدم اکثر وقت
 زمرہ بگردند و بیہ تحقیق نہ ہر گفتندے و عارفی در تخیل منظر حال رویشان بود و بخیر
 خوش آمانی کرتے اور بہت حقیقت والوں مانند کہنے اور ایک عارف چہ راہ کے منکر حال غیور و کھاد و بخیر
 انور دایشان تا بر سیدیم بہ تخیل نبی ہلال کود کے سیاہ انجی عرب بدر آمدہ
 اور ان کے سے توہوچے ہم بیخ بلخ مجبور نہی ہلال کے ایک لکھا بیخ قبیلہ عرب سے باہر آیا اور
 آواز سے برآورد کہ مرغ از ہوا در آورد و شرعاً برادر دیدم کہ بر فصل ندر آمد و عابد را
 ایک آماد بلندی کہ چڑیا بلندی سے گرائی اوٹھ کر عابد کے دیکھا میں نے کہ چہ تاجے کیا اور عابد کو
 بینداخت و راہ بیابان گرفت و برت گفتم کہ شیخ در حیوانی اثر کرد و در انجمنان
 گرایا اور راہ جنگل کی اور گیا کمائیں نے اسے بیخ جوان کے اثر کیا اور چھوڑ دیا یہی
 تفاوت نمیکند رباعی دانی چہ گفت مرا آن بلبل نحری + تو خود چہ آدمی
 تفاوت نہیں کرتا ہو جانے تو کہ کیا کام میرے تین اس بلبل نحری کی نے تحقیق کر کیا آدمی ہے تو
 کہ عشق نحری + اثر شعر عرب حالت بہت طرب + گردن نیست تر کہ طبع جانوری
 کہ عشق نحری کو تو ادب سبب شعر کہ چہ حال لائیکہ اور عشق کے نہ تین ہر چھوٹے طبع طبیعت کا جانور ہے تو
 و عند ہیوب الناشرات علی الخفی قلیل غصون البان کا لاجرا الصلد +
 اور نزدیک چہ ہوا ایکے اور بر سبزی کے میل کرتی ہیں شاخیں بہت کی نہ چہ سخت +

۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۰۰۔ کہ چہ دیکھا

بازش ہر چہ بنی در خروشتست + ولی اندر دنیغی کہ گوش است + نہ بلبل بر
 چہ کوئی کی کہ چہ کہ دیکھے تو چہ خور کے ہو دیکھن جانے چہ اس منے کے کہ چہ کان ہن + نہ فقط بلبل پر
 گلش تسبیح خویشیت + کہ ہر خارے بہ تسبیحش بانیست حکایت کی را از
 گل اسکی کے تسبیح پڑھنے والی ہو کہ ہر ایک کا تسبیح تسبیح اسکی کے ایک زبان پر
 ملک مدت عمر سپرے شد و قائم مقامے نہشت و صیت کہ کہ با مدادان تختین
 با شاد ہون مدت عمر کی آخر ہوئی اور قائم مقام نہ رکھتا تھا نصیحت کی کہ چہ کے وقت پہلے
 کہے کہ از شر و در آید تاج شاہی بر سر و نہند تقویض ملک بوی کنید اتفاقاً
 ہو کوئی کہ دروازہ شہر سے آئے تاج بادشاہی کا اور سرنگے کے رکھو اور پوچھا بادشاہی کا ساتھ آئے کہ کوئی
 اول کسیکہ در آمد گئی بود ہمہ عمر او قمر اندوختہ و رقبہ بر قمر دوختہ ارکان دولت
 پہلے جو شخص کہ آیا کنگال تھا تمام عمر سے تسبیح کیے اور پوچھ پوچھتے سرکار دولت کے اور
 واعیان حضرت وصیت ملک بجا آوردند و تسلیم مہاتج قللع و خزائن بد کردند و
 سرکار دہ گاہ کے آخری کہنا بادشاہ کا بجالائے اور سونپنا کیون تھوں اور تھوں کا ساتھ کیا
 مدنے ملک اندا بعضے امر سے دولت گردن از لطاعت او پیچید و ملوک
 اور ایک مدت بادشاہی کی تو چھوٹے امیر و دن دولت کے نے گردن بندگی اس کے سے پھر اور بادشاہ
 از ہر طرف بمناعت برخاستن گرفتند و بمقاومت لشکر آراستن فی الجملہ سپاہ و
 ہر طرف سے حاصط جھگڑنے کے آئے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کرنا پڑا حاصل کلام سپاہ اور صیت
 ہمہ آمدند و ہر طرف بلادا از قبضہ تصرف او بدر رفت و رویش ازین واقعہ
 غصہ میں برائیں اور تھوڑا سا طعن شہروں سے قبضہ اختیار کے سے باہر گیا فقیر اس سے غصہ
 خاطر میبود تا یکے از دوستان قدیمش کہ در حالت درویشی قرین و بودار سفر و تاد
 خاطر رہتا تھا تو ایک دوستوں قدیم سے کہ چہ حالت فقیری کے ہمنشین اسکا تھا سفر سے بھر آیا
 و در چنان مرتبہ دیدش گفت منت خدا را غرض کہ گشت از خوار برآمد و بخت بلند
 اور چہ ایسے مرتبہ کے دیکھا اسکو کہ اسان خدا غالب اور بزرگ کے تین کہ گشتے سے بر آیا و صیت

۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۲۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۳۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۴۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۵۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۶۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۷۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۸۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۰۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۱۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۲۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۳۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۴۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۵۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۶۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۷۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۸۔ کہ چہ دیکھا
 ۹۹۔ کہ چہ دیکھا
 ۱۰۰۔ کہ چہ دیکھا

سیری کرد و اقبال سعادت یادی تابدین پایہ رسیدی ان مع العصر سیرا -
 باد بجانا کیا اور اقبال اور یکنہی نے یادی تو اس مرتبہ کو بہر چارو تحقیق ساتھ تنگی کے فراخی ہے -
شعر شگوفہ گاہ شکفتست و گاہ خوشیدہ + درخت وقت بر نہہ است وقت پوشیدہ
 اکی کھی کھی رک اور کھی سوسلی درخت ایک وقت شگوفہ اور ایک وقت پوشیدہ ہوا
 گفت اے عزیز غفر تم کوئی کہ جائے تہنیت نیست انگہ کہ تو دیدی غم نانی دتم
 کہا اے عزیز غم ہمیں بری کے تو کہ مبارکباد کی نہیں ہو اسوقت کہ تو نے دیکھا ایک روئی کا کہ تھا غم نانی
 امر غم جمانے نشوئی اگر دنیا نباشد دردمندیم تو گر باشد ہمیش پایہ بندیم
 آجکون غم ایک جہان کا جو دنیا ہو دردمندیم ہم اور جو ہوسا ساتھ محبت اکی کے پیچھے ہوئے ہیں ہم
 بلانی زمین جہان آشوب تر نیست کہ ریخ خاطرست ارست گز نیست قطعه
 کوئی ملا اس جہان سے ریخ زیادہ نہیں ہو کر ریخ خاطر کی ہو اگر ہے وگرنہ نہیں ہے -
مطلب گز تو انگری خواہی جز قناعت کہ دوستیستی غنی زر بدامن افساندا
 صحت چاہو جو دوستی چاہے تو سوائے قناعت کے کہ دولت ہو گوارا جو درمند در ساتھ دامن کے چھاوے
 تا نظر در ثواب و نکی گز زرگان شنیدہ ام بسیار محبہ درویش بہر بدل غنی فرد
 اگر نظر گز را بسکے کے کہے تو کہ بزرگوں سے سنا ہو میں نے بہت محبہ فرما بہتر نہ خرج و فائدہ کا
 اگر بر بیان کند ہرام گور سے نہ چون پک پک باشد زور حکایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 جو ہوتا کہ ہرام ایک گور خرو نہ ماندا پانوں ٹہری کے چوک ایک چینی سے ابھر رہے رضی اللہ عنہ اس سے
 ہر روز خدمت محرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدی گفت یا ابابکر ہر روز ہر روزی
 ہر روز بیچ خدمت محرم مصطفیٰ درود ہو ہوا کا اور انکی کے اور سلام آتے تھے فرمایا اما ہر روز ہر روزی
 خبا تزدو جباً یعنی ہر روز میا تاجت زیادہ شود و صاحبان لافہ اندیدین غنی
 در میان تارے دوستی نے ہر روز صحت آتو محبت زیادہ ہوو اور صاحبان کون کہا کہ ساتھ اس خلی کے گفتا
آفتاب ست شنیدہ ام کہ سے اور دوست گرفتہ است عشق آورہ برای آن کہ
 نہیں سنا ہو ہم نے کہ کہنے اسکے تین دوست پڑا ہے اور عشق لایا اسواسطے کہ

بہر روز میا تاجت زیادہ شود و صاحبان لافہ اندیدین غنی
 در میان تارے دوستی نے ہر روز صحت آتو محبت زیادہ ہوو اور صاحبان کون کہا کہ ساتھ اس خلی کے گفتا
 آفتاب ست شنیدہ ام کہ سے اور دوست گرفتہ است عشق آورہ برای آن کہ
 نہیں سنا ہو ہم نے کہ کہنے اسکے تین دوست پڑا ہے اور عشق لایا اسواسطے کہ

ہر روز میا تاجت زیادہ شود و صاحبان لافہ اندیدین غنی
 در میان تارے دوستی نے ہر روز صحت آتو محبت زیادہ ہوو اور صاحبان کون کہا کہ ساتھ اس خلی کے گفتا
 آفتاب ست شنیدہ ام کہ سے اور دوست گرفتہ است عشق آورہ برای آن کہ
 نہیں سنا ہو ہم نے کہ کہنے اسکے تین دوست پڑا ہے اور عشق لایا اسواسطے کہ

بہر روز میا تاجت زیادہ شود و صاحبان لافہ اندیدین غنی
 در میان تارے دوستی نے ہر روز صحت آتو محبت زیادہ ہوو اور صاحبان کون کہا کہ ساتھ اس خلی کے گفتا
 آفتاب ست شنیدہ ام کہ سے اور دوست گرفتہ است عشق آورہ برای آن کہ
 نہیں سنا ہو ہم نے کہ کہنے اسکے تین دوست پڑا ہے اور عشق لایا اسواسطے کہ

ملک روا باشد که دو ستر روزی بشهر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر صفائی
 بادشاه کی روا بود که ایک دو تن دن پنج شهر کے آئے تو اگر کیفیت مکان کی معلوم کرے تو پس اگر صفائی
 وقت غریزان را و محبت اغیار کرد و رفتی باشد اختیار باقیست آوردہ اند کہ
 وقت غریزون کے تین محبت سے غریزون کے کوئی رنج ہووے اختیار باقی ہے نقل کرتے ہیں
 عابد بشہر و آمد و بستان سرای ملک بدو پر وادقتند مقامی کشائی روان آسائے
 کہ عابد پنج شہر کے آیا اور غار باغ بادشاہ کا واسطے آنکے غالی کیا ایک مقام مل کھوئے ہالاجان آراکام دے
 چون بہشت منوی گل مرخش چو عارض خبان سنبلیش همچو زلف محبوبان +
 ماند زشت کے گل شہر آنکا ماند زشت مشرق کے سنبلیش آنکا ماند زلف مشرقون کے
 تا چمنان از نیل بر و عجز شیر ناخوردہ طفل دایہ ہنوز شہر خا نین علیہما
 اس طرح و بہشت سے بچلے جارتے کی دودھ نہ پیا ہوا دانی کا لٹکے لے ایک اور شامین اوپر لٹکے
 جلتا شہر و لخت + یا شجر کا خضر ناز + ملک و حال کنیز ماہر وے پیش او
 گل انار ملق کی ہے + او پر زشت ہنر کے لگ + بادشاہ نے جلدی ایک لونڈی ماہر وے عابد کے
 فرستاد کہ وفتش نیست شہر ازین مہ بارہ عابد فری + ملائک صورتے
 بھیجی کہ تعریف انکی + ہو ایسے جانک کار عابد کے فریب دینے ہائے فرشتوں کی ہی صورت
 طاؤس زیب + کہ بعد از دیدش صورت نہ بندد + وجود پار ساریان را شکیبی +
 طاؤس کی ہی پت کیچے دیکھے اسکے صورت نہ بندد + وجود پار ساریون کے تین صبر +
 تا چمنان وفتش غلامی بدیع الحال لطیف لا اعتدال قطعہ حکایت الناس جو کہ
 دیسے ہی چلے اسکے کلام نادر جمال پاکیزہ مناسب ہلاک ہوئے آدمی گرد اسکے ازروے
 عطشا تو ہو ساقی یدی دکا کسقی + دیدہ از دیدش گشتی سیر چمنان کز فرات
 تشنگی کے اور وہ ساقی ہو دکھا تا کہ از زمین پلا تا کہ آگہ دیکھے اسکے نہا سودہ جیسے کہ فرات سے
 مستقی + عابد از طعنا مہاے لذت خوردن گرفت و کسو تہائے لطیف
 جلد ہر والا مہا دے کھانے اچھے سے کھانے شروع کیے اور پو شاک پاکیزہ

ملک روا باشد کہ دو ستر روزی بشهر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر صفائی
 بادشاه کی روا بود کہ ایک دو تن دن پنج شهر کے آئے تو اگر کیفیت مکان کی معلوم کرے تو پس اگر صفائی
 وقت غریزان را و محبت اغیار کرد و رفتی باشد اختیار باقیست آوردہ اند کہ
 وقت غریزون کے تین محبت سے غریزون کے کوئی رنج ہووے اختیار باقی ہے نقل کرتے ہیں
 عابد بشہر و آمد و بستان سرای ملک بدو پر وادقتند مقامی کشائی روان آسائے
 کہ عابد پنج شہر کے آیا اور غار باغ بادشاہ کا واسطے آنکے غالی کیا ایک مقام مل کھوئے ہالاجان آراکام دے
 چون بہشت منوی گل مرخش چو عارض خبان سنبلیش همچو زلف محبوبان +
 ماند زشت کے گل شہر آنکا ماند زشت مشرق کے سنبلیش آنکا ماند زلف مشرقون کے
 تا چمنان از نیل بر و عجز شیر ناخوردہ طفل دایہ ہنوز شہر خا نین علیہما
 اس طرح و بہشت سے بچلے جارتے کی دودھ نہ پیا ہوا دانی کا لٹکے لے ایک اور شامین اوپر لٹکے
 جلتا شہر و لخت + یا شجر کا خضر ناز + ملک و حال کنیز ماہر وے پیش او
 گل انار ملق کی ہے + او پر زشت ہنر کے لگ + بادشاہ نے جلدی ایک لونڈی ماہر وے عابد کے
 فرستاد کہ وفتش نیست شہر ازین مہ بارہ عابد فری + ملائک صورتے
 بھیجی کہ تعریف انکی + ہو ایسے جانک کار عابد کے فریب دینے ہائے فرشتوں کی ہی صورت
 طاؤس زیب + کہ بعد از دیدش صورت نہ بندد + وجود پار ساریان را شکیبی +
 طاؤس کی ہی پت کیچے دیکھے اسکے صورت نہ بندد + وجود پار ساریون کے تین صبر +
 تا چمنان وفتش غلامی بدیع الحال لطیف لا اعتدال قطعہ حکایت الناس جو کہ
 دیسے ہی چلے اسکے کلام نادر جمال پاکیزہ مناسب ہلاک ہوئے آدمی گرد اسکے ازروے
 عطشا تو ہو ساقی یدی دکا کسقی + دیدہ از دیدش گشتی سیر چمنان کز فرات
 تشنگی کے اور وہ ساقی ہو دکھا تا کہ از زمین پلا تا کہ آگہ دیکھے اسکے نہا سودہ جیسے کہ فرات سے
 مستقی + عابد از طعنا مہاے لذت خوردن گرفت و کسو تہائے لطیف
 جلد ہر والا مہا دے کھانے اچھے سے کھانے شروع کیے اور پو شاک پاکیزہ

پوشیدن از نو کہ دشمن و حلاوت تمت یافتن و در جمال غلام و کنیز نظر
 پستاک طاعت از رویہ جات در خجوات اور طحا جہون سے بخورداری پانا اور پچ جمال غلام اور لونڈی کے نظر
 گردن و خردندان گفته اند زلف خویان زنجیر لپاے عقلست و ام مرغ زبرک
 کزنا اور دلاویں نے کہا جو زلف خوب صورتوں کی زنجیر پائون نقل کی ہو اور حال چڑیا عقلند کا
 بلیت در سر و کار تو کردم دل دین باہمہ دانش + مرغ زبرک بحقیقت منم امر و
 بیچ سراد کام قہر کے کیا میں نہ دل دین + اور جو تمام عقل کے ترغ دانا حقیقت تین جگہ رہا دین میں
 تو عالمی + فی الجملہ دولت و وقت مجموع برزوال اسر خا پنچ گویند قطعہ ہر کہ بہت
 تو حال ہو + حاصل کلام دولت و وقت خاطر مع کی او پر حال کے آئی جیسا کہ کہتے ہیں جو کوئی کہو
 از فقیہ و پیرو مریہ + وزربان اور ان پاک نفس چون بدنیائے دون فرو آمد +
 عالم اور پیر اور مریہ سے اور شعرون پاک دم سے + جو قوت پنج دیکھے کہنی کے وارو ہوا
 جمل برہا ندی پای کس بار دیگر ملک بدیدن اور غبت کرد عابد را وید از مہیست
 بیچ شہر کے رہا پائون ماند کھی بکھار دوسری بادشاہ نے سلف دیکھے اسکے کے رغبت کی عابد کے تین بکھار
 نخستین بگردیدہ و سرخ و سفید برآمدہ و فرہ شدہ و بر بالاش نیبا تکیہ زدہ و غلام
 پہلی سے پھر اور سرخ و سفید آیا اور موٹا ہوا اور اوپر سرخانے کے تکیہ ہارے اور عنہم
 پری کیچے جو طحاوی بر بالاسر السادہ بر سلامت حالش وانی کرد و از ہر دوری سخن
 ہری کی صورت سلف دیکھے طاہی کے اوپر کے کھڑے اوپر سلامت حال اسکے خوشی کی اور ہر ایک مقدم سے
 گفتند تا ملک تا انجام سخن گفت چنین کہ میں این ہر دو طاہقہ را دوست میلدم کس نگر و کی
 بات کی تو بادشاہ ساتھ آخر چرخ کے مہا کہ میں ان دونوں کو ہون کچھین دوست رکھا ہونین کوئی نہیں کتا کہ کیلا کو
 و دیگر زہا و فر فیلسون جماندیدہ حاذق کہ با او بود گفت ایخا و ندر روی زمین
 اور دوسرے زہا و ن کو زہا و ن کا دکھا ہوا دانا نے ہر کار نے کہ سلف اسکے تھا کما اے صاحب روی زمین کے
 شرط و قی انست کہ باہر دو طاہقہ نگوی گشتی علما راز ربدہ تا دیگر بخوانند
 شرط و قی کی وہ ہو کہ ساتھ ہر دونوں کردہ کے نیکی کرے تو مالکون کو زندہ تا اور پچ حسین

ملک روا باشد کہ دو ستر روزی بشهر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر صفائی
 بادشاه کی روا بود کہ ایک دو تن دن پنج شهر کے آئے تو اگر کیفیت مکان کی معلوم کرے تو پس اگر صفائی
 وقت غریزان را و محبت اغیار کرد و رفتی باشد اختیار باقیست آوردہ اند کہ
 وقت غریزون کے تین محبت سے غریزون کے کوئی رنج ہووے اختیار باقی ہے نقل کرتے ہیں
 عابد بشہر و آمد و بستان سرای ملک بدو پر وادقتند مقامی کشائی روان آسائے
 کہ عابد پنج شہر کے آیا اور غار باغ بادشاہ کا واسطے آنکے غالی کیا ایک مقام مل کھوئے ہالاجان آراکام دے
 چون بہشت منوی گل مرخش چو عارض خبان سنبلیش همچو زلف محبوبان +
 ماند زشت کے گل شہر آنکا ماند زشت مشرق کے سنبلیش آنکا ماند زلف مشرقون کے
 تا چمنان از نیل بر و عجز شیر ناخوردہ طفل دایہ ہنوز شہر خا نین علیہما
 اس طرح و بہشت سے بچلے جارتے کی دودھ نہ پیا ہوا دانی کا لٹکے لے ایک اور شامین اوپر لٹکے
 جلتا شہر و لخت + یا شجر کا خضر ناز + ملک و حال کنیز ماہر وے پیش او
 گل انار ملق کی ہے + او پر زشت ہنر کے لگ + بادشاہ نے جلدی ایک لونڈی ماہر وے عابد کے
 فرستاد کہ وفتش نیست شہر ازین مہ بارہ عابد فری + ملائک صورتے
 بھیجی کہ تعریف انکی + ہو ایسے جانک کار عابد کے فریب دینے ہائے فرشتوں کی ہی صورت
 طاؤس زیب + کہ بعد از دیدش صورت نہ بندد + وجود پار ساریان را شکیبی +
 طاؤس کی ہی پت کیچے دیکھے اسکے صورت نہ بندد + وجود پار ساریون کے تین صبر +
 تا چمنان وفتش غلامی بدیع الحال لطیف لا اعتدال قطعہ حکایت الناس جو کہ
 دیسے ہی چلے اسکے کلام نادر جمال پاکیزہ مناسب ہلاک ہوئے آدمی گرد اسکے ازروے
 عطشا تو ہو ساقی یدی دکا کسقی + دیدہ از دیدش گشتی سیر چمنان کز فرات
 تشنگی کے اور وہ ساقی ہو دکھا تا کہ از زمین پلا تا کہ آگہ دیکھے اسکے نہا سودہ جیسے کہ فرات سے
 مستقی + عابد از طعنا مہاے لذت خوردن گرفت و کسو تہائے لطیف
 جلد ہر والا مہا دے کھانے اچھے سے کھانے شروع کیے اور پو شاک پاکیزہ

و برگ برادریم و بقیامت بهتر انشاء اللہ تعالیٰ **شعری** اگر کشور خدای کامرانت
 اور ساتھ موت کے برابر ہیں ہم اور پیچ قیامت کے بہتر اگر چاہا خدا برتر نہ اگر ایک ملک کا صاحب مقدر ہو
 و کردوش حاجتمندانست و رسالت کہ خواہند این آن مرد و خواہند از جانب
 اور اگر فقر حاجت مندوں کا ہو پیچ اس ساعت کے کہ چاہینگے یہ اور دہ مرنا نہ چاہیں گے
 بیش از کن برود چو رخت از ملک برست خواهی گدائی بہتر است از پادشاهی
 جہان سے زیادہ کن سے بھانا جو اسباب بادشاہی کا باندھا چاہے تو فقیری بہتر ہے بادشاہی سے
 طریقت ظاہر دروشی جامہ رندست و موی سترہ و حقیقت آن دل زندہ و
 رستہ ظاہر فقیری کا جامہ گدڑی کا ہو اور بال منڈے ہوے اور حقیقت اس کی دل زندہ اور
 نفس مردہ قطعہ نہ آنکہ برود دعوی نشین از خلق و اگر خلاف کنندش بجنک
 نفس مایہ و نہ کہ او پر دروازے دعوی کے بیٹھے خلق سے اگر چہ ٹھاکرین انکو واسطے لڑائی کے
 برخیزد کہ گز کوہ فرو غلطہ آسیا سکے نہ عابدست کہ از راہ سنگ بر خیزد
 آٹھے کہ چہ پڑے بیٹھے اسکے ایک پتھر نہ عارف ہے کہ راہ پتھر سے اٹھے رستہ
 طریقت طریق درویشان کرست مشکو خدمت طاعت و ایثار و قناعت و تحید
 اور فقر و ان کی ذکر کرنا خلک کو در شکر اور خدمت اور بندگی خدا کی اور غیرت کرنا اور کم و بیش روزی پر برکات اور خلک کو
 و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدین صفہا کہ فتم موصوفت بحقیقت درویشیت و اگر
 اور چاہے آئی بلور مانا اور برکت کرنا چاہے کہ ساتھ ان خدمت کے کہ کمین تو نہیں کیا گیا ہے حقیقت فقیر اور اگرچہ
 و رقبائست ماہ زہ گردے نماز ہوا پرست ہوسن ز کہ روز ہا بشب رور و شب و شہوت
 چہ نہ کہ پوئیکس چہ بودہ پھرے والے نماز و شہوت پرست اور رخص کوغلا کہ دنوں کو پچھراؤ کے آویچ فکر خوشی کے
 و شمار و زکند در خواب غفلت و بخور و ہرچہ در میان آید و بگوید ہرچہ بر زبان
 اور راہوں کو دن کرے چہ خواب غفلت کے اور کھوے جو کچھ کہ سامنے آوے اور کچھ اور بزرگان کے
 آید رندست و اگر در عبادت قطعہ آدر و نت بر نہ از تقویٰ تیر و ن طایر و یار
 آوے رند چہ اور جو چہ گدڑی کے ہے ۱۔ دل تیرا نگاہ بہر کاری کہ باہر جامہ کر کا کھتا تو

۱۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۲۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۳۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۴۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۵۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۶۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۷۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۸۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۹۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۱۰۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۱۱۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۱۲۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۱۳۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۱۴۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۱۵۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۱۶۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۱۷۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۱۸۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۱۹۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۲۰۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۲۱۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۲۲۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۲۳۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۲۴۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۲۵۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۲۶۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۲۷۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۲۸۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۲۹۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۳۰۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۳۱۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۳۲۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۳۳۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۳۴۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۳۵۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۳۶۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۳۷۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۳۸۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۳۹۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۴۰۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۴۱۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۴۲۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۴۳۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۴۴۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۴۵۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۴۶۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۴۷۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۴۸۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۴۹۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۵۰۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۵۱۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۵۲۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۵۳۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۵۴۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۵۵۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۵۶۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۵۷۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۵۸۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۵۹۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۶۰۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۶۱۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۶۲۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۶۳۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۶۴۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۶۵۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۶۶۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۶۷۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۶۸۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۶۹۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۷۰۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۷۱۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۷۲۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۷۳۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۷۴۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۷۵۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۷۶۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۷۷۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۷۸۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۷۹۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۸۰۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۸۱۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۸۲۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۸۳۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۸۴۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۸۵۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۸۶۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۸۷۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۸۸۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۸۹۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۹۰۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۹۱۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۹۲۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۹۳۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۹۴۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۹۵۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۹۶۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۹۷۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۹۸۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۹۹۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت
 ۱۰۰۔ غم کو نہ کہ وقت آن وقت و وقت

پروہ ہفت رنگ مگذار
 چہ دہ سات رنگ در کار پرست چو
 اویدم گل تازہ چند ست
 بکھایم بچوں زبے کتے دستے
 تا دوصف گل نشین داوینر
 توجہ قطار بچوں کے نیچے دہ بھی
 گر نیست جمال رنگ یکم
 جو نہیں بر صورت اور رنگ بولگو
 پروردہ نعمت قدیم
 بانی ہونی نعمت قدیم کی ہون میں
 با آنکہ بضاعت ندارم
 باوجود اسکے کجا بانی نہیں کھن ہون میں
 چون ہیج و یلکش نماند
 جو کچھ دستہ اسکو نہ رہے
 ای بار خدای عالم آری
 او خدا عالم کے آراستہ کرنے والے
 ای مودلارہ خدا گیر
 اسے مود خدا کے راہ خدا کے لیے
 تو کہ در خانہ بوریاداری
 تو کہ بیچ گھر کے چٹائی رکھا ہو تو
 بر گندی از گیاه بسته
 اور گند کے گھاس سے بیٹھے ہوے
 بگرست گیاه و خوش
 روٹی گھاس اور کما خوش
 آخر نہ گیاه باغ اویم
 آخر نہ گھاس باغ اسکے کی ہون میں
 گر بے ہنرم و گر نہ ہنرم
 جو بے ہنرم ہون میں در جو عقل نہ
 سر پایہ طاعتی ندارم
 بدینی جلوت کی نہیں کھن ہون میں
 رکست کہ مالکان تجوید
 رسم ہوا کھڑا کرنے کے بیٹھے صاحبان
 بر سدی پیر خود بخشای
 اور سدی بیٹھے اپنے بخشش کر
 زین در کہ در در نیاید
 اسے مود خدا کے راہ خدا کے لیے
 حکایت حکیم را پسید از شجاعت و سخاوت کہ ام بہتر است گفت اکس را
 ایک حکیم کے تین پوجا شجاعت اور سخاوت سے کہ کون بہتر ہے اس شخص کے تین
 کہ سخاوت شجاعت حاجت نیست فرد و شست بر گور بہرام گور
 کہ سخاوت ہر شجاعت کی احتیاج نہیں ہے کھا ہے اور بہرام گور کے

۱۔ مود و وقت
 ۲۔ مود و وقت
 ۳۔ مود و وقت
 ۴۔ مود و وقت
 ۵۔ مود و وقت
 ۶۔ مود و وقت
 ۷۔ مود و وقت
 ۸۔ مود و وقت
 ۹۔ مود و وقت
 ۱۰۔ مود و وقت
 ۱۱۔ مود و وقت
 ۱۲۔ مود و وقت
 ۱۳۔ مود و وقت
 ۱۴۔ مود و وقت
 ۱۵۔ مود و وقت
 ۱۶۔ مود و وقت
 ۱۷۔ مود و وقت
 ۱۸۔ مود و وقت
 ۱۹۔ مود و وقت
 ۲۰۔ مود و وقت
 ۲۱۔ مود و وقت
 ۲۲۔ مود و وقت
 ۲۳۔ مود و وقت
 ۲۴۔ مود و وقت
 ۲۵۔ مود و وقت
 ۲۶۔ مود و وقت
 ۲۷۔ مود و وقت
 ۲۸۔ مود و وقت
 ۲۹۔ مود و وقت
 ۳۰۔ مود و وقت
 ۳۱۔ مود و وقت
 ۳۲۔ مود و وقت
 ۳۳۔ مود و وقت
 ۳۴۔ مود و وقت
 ۳۵۔ مود و وقت
 ۳۶۔ مود و وقت
 ۳۷۔ مود و وقت
 ۳۸۔ مود و وقت
 ۳۹۔ مود و وقت
 ۴۰۔ مود و وقت
 ۴۱۔ مود و وقت
 ۴۲۔ مود و وقت
 ۴۳۔ مود و وقت
 ۴۴۔ مود و وقت
 ۴۵۔ مود و وقت
 ۴۶۔ مود و وقت
 ۴۷۔ مود و وقت
 ۴۸۔ مود و وقت
 ۴۹۔ مود و وقت
 ۵۰۔ مود و وقت
 ۵۱۔ مود و وقت
 ۵۲۔ مود و وقت
 ۵۳۔ مود و وقت
 ۵۴۔ مود و وقت
 ۵۵۔ مود و وقت
 ۵۶۔ مود و وقت
 ۵۷۔ مود و وقت
 ۵۸۔ مود و وقت
 ۵۹۔ مود و وقت
 ۶۰۔ مود و وقت
 ۶۱۔ مود و وقت
 ۶۲۔ مود و وقت
 ۶۳۔ مود و وقت
 ۶۴۔ مود و وقت
 ۶۵۔ مود و وقت
 ۶۶۔ مود و وقت
 ۶۷۔ مود و وقت
 ۶۸۔ مود و وقت
 ۶۹۔ مود و وقت
 ۷۰۔ مود و وقت
 ۷۱۔ مود و وقت
 ۷۲۔ مود و وقت
 ۷۳۔ مود و وقت
 ۷۴۔ مود و وقت
 ۷۵۔ مود و وقت
 ۷۶۔ مود و وقت
 ۷۷۔ مود و وقت
 ۷۸۔ مود و وقت
 ۷۹۔ مود و وقت
 ۸۰۔ مود و وقت
 ۸۱۔ مود و وقت
 ۸۲۔ مود و وقت
 ۸۳۔ مود و وقت
 ۸۴۔ مود و وقت
 ۸۵۔ مود و وقت
 ۸۶۔ مود و وقت
 ۸۷۔ مود و وقت
 ۸۸۔ مود و وقت
 ۸۹۔ مود و وقت
 ۹۰۔ مود و وقت
 ۹۱۔ مود و وقت
 ۹۲۔ مود و وقت
 ۹۳۔ مود و وقت
 ۹۴۔ مود و وقت
 ۹۵۔ مود و وقت
 ۹۶۔ مود و وقت
 ۹۷۔ مود و وقت
 ۹۸۔ مود و وقت
 ۹۹۔ مود و وقت
 ۱۰۰۔ مود و وقت

کہ دست کرم بہ زبازوی زور و نمائند حاتم طائی ولیک تا باید بماند نام بلندش
کہ ہفت بخش کا بہتر کہ بازوے قوت دار نہ رہا حاتم طائی ولیکن ہمیشہ تک رہا نام بلند اسکا
ہر نیکی شہور و زکوۃ مال بدر کن کہ فضلہ رزرا ہو باغبان بہر و بیشہ و زکوۃ
ساتھ نیکی کے مشور رکات مال کی باہر کر کہ بڑے شاخ انگور کے تین جو باغبان چاہتے زیادہ دانگور

باب سوم در فضیلت قناعت

دروازہ ہمسرا پنج بزرگی قناعت کے

حکایت خواہندہ مغربی وصف بزازان طلب میگفت اینخواند ان
ایک سال کوئی لاکچم کا بیج پلا کر کچھ بیجے مالون چاہے کہتا تھا اے حاجون مال کے
اگر شمار انصاف بودی مارا قناعت رسم سوال ز جہان برخاستی قطعہ
اگر شمارے تین انصاف ہوتا اور ہمارے تین قناعت رسم سوال کی جان سے مٹھی

اے قناعت تو نگرم گردان کہ در اے تو بیج نعمت نیست بکجہ صبر اختیار
لے قناعت دو وقت بھلو کر کہ سارے تیرے کوئی دولت نہیں ہو گوشہ صبر کا اختیار

نقارست ہر کر اصبریت حکمت نیست حکایت دوامیر زادہ در مصر بود
نقان کا ہو جس شخص کے تین صبر نہیں ہو حکمت نہیں ہو دوامیر زادہ بیج مصر کے

یکے علم آموخت و دیگر مال ندوخت عاقبتہ الامر یکے علامہ گشت آن کر
ایک نے علم لکھا اور دوسرے نے مال جمع کیا انجام کار ایک بڑا عالم ہوا اور وہ دوسرا

عزیز مصر شد پس این تو کو کچھ تعارت و فقیہ نظر کردی گفتی من سلطنت رسیدم
ذریعہ کا ہو جس یہ دولت والا ساتھ لکھتے جاتے کہ بیج عالم کے نظر کرتا تھا اور کہتا تھا من بیج سلطنت کے ہو

و این همچنان در سکنت ماند گفت ای برادر شکر نعمت باری عزائمہ همچنان
یہاں ہی رہا اور سکنت میں رہا اے بھائی شکر نعمت خدا کا بزرگ ہے نام اسکا ایسا

بر من افزوترست کہ میراث غیر ان یافتہ یعنی علم و ترمیراث فرعون ہامان رسید
اور میراث زیادہ ہو کہ میراث غیر ان کی باقی میں نے علم اور میراث تین میراث فرعون اور ہامان کی پونجی

دیکھو کہ وہ کس قدر غافل و غافل و غافل
از وقت و کس قدر غافل و غافل و غافل
بچے اور کس قدر غافل و غافل و غافل
از اس قدر غافل و غافل و غافل
بہر تاج است چنانکہ یاید و احوال دارد
کہ قناعت غازی باشد یعنی غریب و دلی
کردہم قدر العقل خود و احوالی با صلیک
الایہ الحافظ بصریہ دیکھو کہ غافل و غافل
و اعطاء صبر ۱۲ مرقی از غافل
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

یعنی ملک مصر شہنوی من ان مردم کہ در پایم بماند نہ زنیورم کہ از
بچے ملک مصر کا
بین وہ جیتی ہوں میں کہ بیج ہاؤن کے بھوکے ہیں نہ بھوکے ہیں
یہ شہر بماند کجا خود شکر این نعمت گزارم کہ زور مردم آزار سے ندارم
تو کہ میرے سے روتے ہیں کہ ان تین شکر نعمت کا ادراک کریں کہ زور آدمی کے آزار دینے کا نہیں کھتا ہوں

حکایت درویشہ راشنیدم کہ در آتش فاقہ میسخت خرقہ خرقہ میدخت
ایک فقیر کے تین ستارے کی فاقہ کی آگ میں جلتا تھا اور کھلا اور بھوکے کے ساتھ

تو کسین خاطر خود را میگفت شعر بنان خشک قناعت کنیم و جامہ دلق کہ برنج
اور تسلی خاطر اپنے کے تین کستا ساتھ خشک روٹی کے قناعت کرتے ہیں اور جامہ گڑی کے کرکے

محنت خود بہ کہ ہارنت خلق ہکسی گفتش چیشنی کہ فلان رین شہر طبعی کریم دارد
محنت اپنی کا بہتر کہ بار احسان خلق کا کہ کسی کا آسکھا بیجا ہو کہ فلاں بیج اس شہر کے طبیعت ہی رکھتا ہو

و کرمی غیم میان بخدمت آزادگان بستہ و بر در دما نشستہ اگر بر صورت
اور کرم عام کہ بیج خدمت آزادگان کے ہاتھ سے ہو اور پردہ از دست دلون کے چھا اگر اور بر صورت

حالت چنانکہ بست قوف یابد پاس خاطر عزیزان داشتن منت دارو
حال تیرے کے جیسا کہ ہو غریب و غمناک یا خاطر عزیزان کی داشتن منت رکھے اور

غنیمت شمار و گفت خاموش کہ در پستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسی بردن
غنیمت گنے کہ چاہے کہ پستی کے مردن بہ کہ حاجت کسی کے آگے بیجائے سے

قطعہ ہر قہ و وقتن بہ و الزام بیج صبر کہ ہر قہ بر خواجگان نشست
یہی ہو کہ سنا بہتر اور لازم کرنا گوشہ صبر کا کہ واسطے کپڑے کے رقعہ کے بیجائی کے کھتا

حقاکہ با حقوبت و فرخ ہر بر بست رفتن بہ پایم و بیج مسایہ دست حکایت
قسم خلیک ساتھ غداں دور رخ کے ہمارے جانا ساتھ مدد مسایہ کے بہشت میں

لی از ملک عم طیبہ حاذق را بخدمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرستاد سالی صوم
ایک بادشاہ ہوں عم سے ایک طیبہ اناکر بیج خدمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرستاد سالی صوم

۲ دہری شکر کہ موہان روح بہت مصون و محفوظ ماند و ازین تقریر رابطان حکایت مسابیح ہریدہ شد ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

درمهاویدندش پیش روے نهاده و برخاک شسته قطعه گوشت ز جگر
 مردم دیکھے اسکے آگے کھجے ہوئے اوراد بر خاک کے لکھا ہوا
 واروہ مرد بے توشہ برنگیہ دگام + در میان فقیر سوختہ را + شلغم پختہ بہ کہ نقرہ خام +
 رکھے مرد بے توشہ نہیں اٹھاتا ہے قدم بچ جنگل کے فقیر بھوکے کے تین شلغم بچا ہوا بہتر کہ نقرہ خام +
حکایت ہرگز از دور زمان ننالیدہم دروی ز گردش ایام درم نشیدہ
 ہرگز گردش زمان سے نہیں لکھو کیا جو میں نے اور نہ گردش زمان سے درم نہ لکھیں
 مگر وقتیکہ پایم بر نہ بود و استطاعت پاپوشی ندا شتم بجایم کوفہ درآمد
 اگر اس وقت کہ پاؤں میرے نکلے تھے اور طاقت ہوتے پھینکے کی نہ رکھتا تھا میں بچ مسجد کو لے آیا یہاں
 و تنگ کسی را دیدم کہ پایے ندا شت سپاس نعمت حق بجا آوردم و بر کفشی
 و تنگ ایک کے تین دیکھا میں نے کہ پاؤں رکھتا تھا شکر نعمت خدا کا بجالایا میں در او چڑھ کر
 صبر کردم قطعه مرغ بریان بچشم مردم سیر مکر از برگ ترہ برخواست +
 صبر کیا میں نے مرغ بھونا ہوا بچ آنگھ و اسودہ کے کتر تپے ساگ کے سے اور پر خان کے ہے +
 و انکہ را دستگاہ و قدرت نیست + شلغم پختہ مرغ بریانست **حکایت**
 اور جس کسی کے مقدور اور قدرت نہیں ہو شلغم پختہ مرغ بھونا ہوا ہے +
 یکی از ملوک باتے چند خاصان و شرکار گا ہی بزستان از عمارت دور افتادہ
 ایک بادشاہوں ساتھ تن کھنے کے خاصوں بچ ایک شکار گاہ کے چارے میں عمارت سے دور ہوا
 تا شب درآمد خانہ و ہقانی را دیدند ملک گفت شب بخار و بیم تا رحمت سرا
 قیامت آئی گھر ایک زمیندار کے تین دیکھا بادشاہ نے کہا رات کو اس جگہ جا میں ہم نوختہ حارے کی
 نہا شد یکی از وزرا گفت لائق قدر بلند بادشاہان نباشد بخانہ و ہقانی رکیک
 نہوا ایک نے وزیروں سے کہا لائق مرتبہ بلند بادشاہوں کے نہ ہے بچ گھر ایک زمیندار کنگال کے
 اتجا کردن ہم انجا خیمہ بریم و استنش کنیم دہقان را خبر شد ما حضر یکہ داشت
 آتجا لیجانا بھی اس جگہ خیمہ ماریں ہم ادراگ روشن کریں گا توں ولس کو خبر ہوئی جو کھانا کھو رکھا تھا

درمهاویدندش پیش روے نهاده و برخاک شسته قطعه گوشت ز جگر
 مردم دیکھے اسکے آگے کھجے ہوئے اوراد بر خاک کے لکھا ہوا
 واروہ مرد بے توشہ برنگیہ دگام + در میان فقیر سوختہ را + شلغم پختہ بہ کہ نقرہ خام +
 رکھے مرد بے توشہ نہیں اٹھاتا ہے قدم بچ جنگل کے فقیر بھوکے کے تین شلغم بچا ہوا بہتر کہ نقرہ خام +
حکایت ہرگز از دور زمان ننالیدہم دروی ز گردش ایام درم نشیدہ
 ہرگز گردش زمان سے نہیں لکھو کیا جو میں نے اور نہ گردش زمان سے درم نہ لکھیں
 مگر وقتیکہ پایم بر نہ بود و استطاعت پاپوشی ندا شتم بجایم کوفہ درآمد
 اگر اس وقت کہ پاؤں میرے نکلے تھے اور طاقت ہوتے پھینکے کی نہ رکھتا تھا میں بچ مسجد کو لے آیا یہاں
 و تنگ کسی را دیدم کہ پایے ندا شت سپاس نعمت حق بجا آوردم و بر کفشی
 و تنگ ایک کے تین دیکھا میں نے کہ پاؤں رکھتا تھا شکر نعمت خدا کا بجالایا میں در او چڑھ کر
 صبر کردم قطعه مرغ بریان بچشم مردم سیر مکر از برگ ترہ برخواست +
 صبر کیا میں نے مرغ بھونا ہوا بچ آنگھ و اسودہ کے کتر تپے ساگ کے سے اور پر خان کے ہے +
 و انکہ را دستگاہ و قدرت نیست + شلغم پختہ مرغ بریانست **حکایت**
 اور جس کسی کے مقدور اور قدرت نہیں ہو شلغم پختہ مرغ بھونا ہوا ہے +
 یکی از ملوک باتے چند خاصان و شرکار گا ہی بزستان از عمارت دور افتادہ
 ایک بادشاہوں ساتھ تن کھنے کے خاصوں بچ ایک شکار گاہ کے چارے میں عمارت سے دور ہوا
 تا شب درآمد خانہ و ہقانی را دیدند ملک گفت شب بخار و بیم تا رحمت سرا
 قیامت آئی گھر ایک زمیندار کے تین دیکھا بادشاہ نے کہا رات کو اس جگہ جا میں ہم نوختہ حارے کی
 نہا شد یکی از وزرا گفت لائق قدر بلند بادشاہان نباشد بخانہ و ہقانی رکیک
 نہوا ایک نے وزیروں سے کہا لائق مرتبہ بلند بادشاہوں کے نہ ہے بچ گھر ایک زمیندار کنگال کے
 اتجا کردن ہم انجا خیمہ بریم و استنش کنیم دہقان را خبر شد ما حضر یکہ داشت
 آتجا لیجانا بھی اس جگہ خیمہ ماریں ہم ادراگ روشن کریں گا توں ولس کو خبر ہوئی جو کھانا کھو رکھا تھا

ترقیب کرد پیش آورد وزیر خدمت ہو سید و گفت قدر بلند سلطان بنقہ نازل
 درست کیا اور آگے لایا اور وزیر خدمت کی چڑی اور کمر تہ بلند بادشاہ کا ساتھ اس ماندازے کے اترے والا
 نشئی لیکن نخواستند کہ قدر دہقان بلند شود سلطانراخن گفتن و مطہر آمد
 نہ ہوتا دیکھو شیروں نے بچا ہا کمر تہ گاؤں والے کا بلند ہو بادشاہ کے تین بات کہنا اسکا پسند آیا
 شبانکہ نیرال و نقل کردند بامادش خلعت و نعمت فرمود شنیدندش کہ قدمی چند
 شام کے وقت طرف گھڑائے کے کوچ کیا کھوکھو خلعت اور نعمت و یا سنا اسکو کہ قدم کھنکے ایک
 در کاب سلطان بود و میگفت قطعه زقد و شوکت سلطان نشست چیزی کم +
 بچ سواری بادشاہ کے تھا اور کسانھا مرتبے اور وہ بے بادشاہ کے سے نہوا کچھ کم +
 از انفات ہمنا سرے دہقانی کلاہ گوشہ و ہقان باقبا رسید کہ سایہ بر سرش
 ہوا بانی سے بچ ہمارا ہے ایک زمیندار کے ٹوٹی کا گوشہ زمیندار کا ہونچا اچھ کتاب کے کرایہ اور ہر ایک کے
 انداخت چو سلطان چکایت گئی مسئل را حکایت کنند کہ نعمتی وافر انداختہ
 گلا تھو ایسے بادشاہ نے ایک فقیر کو مال کر لے کے تین نقل کرنے ہیں کہ دولت بہت ہے کی
 بود یکی از بادشاہان گفتش ہی نمایند کہ مال میرا ان داری مارا ہمیت گورخی زان
 تھی ایک نے بادشاہوں کا اسکو روگنا ہر کہ ہیں کلاں صحت رکھتا ہوں تو ہر کار میں ایک کام بہت ہر اگر ساتھ تھو لے کے
 دستگیری کنی چون ارتفاع برسد و فاکوہ شود و شکر گفتہ آید گفت از خداوند روی زمین
 اس مال سے مروت کو جو حصول ہو بچے گا ادا کیا جائے گا اور شکر کما جائے گا اس صاحب روے زمین کے
 لائق قدر بزرگ بادشاہ نہا شد دست بہت ہمال چون بن گدائی آکودہ کردن
 لائق مرتبہ بزرگ بادشاہ کے نہوا ہاتھ ارادے کا مال بچہ ایسے کنگال کے میں آکودہ کرتا
 کہ جو بگدائی فراہم آوردهم گفت غم نیست کہ بجا فریم آجیناں للجنینین
 کہ فودہ ذرہ ساتھ بیک مانگے کہ بجا فریم آجیناں للجنینین کہ فودہ ذرہ ساتھ بیک مانگے کہ بجا فریم آجیناں للجنینین
 شھر آکب چاہ نصرانی نیاکست + چھوٹی مردہ میثوئے چہ باکست +
 جہانی کنوین نصرانی کا ناپاک ہو میثوئی مردہ کو دھوتا ہے کیا خوف ہے +

ترقیب کرد پیش آورد وزیر خدمت ہو سید و گفت قدر بلند سلطان بنقہ نازل
 درست کیا اور آگے لایا اور وزیر خدمت کی چڑی اور کمر تہ بلند بادشاہ کا ساتھ اس ماندازے کے اترے والا
 نشئی لیکن نخواستند کہ قدر دہقان بلند شود سلطانراخن گفتن و مطہر آمد
 نہ ہوتا دیکھو شیروں نے بچا ہا کمر تہ گاؤں والے کا بلند ہو بادشاہ کے تین بات کہنا اسکا پسند آیا
 شبانکہ نیرال و نقل کردند بامادش خلعت و نعمت فرمود شنیدندش کہ قدمی چند
 شام کے وقت طرف گھڑائے کے کوچ کیا کھوکھو خلعت اور نعمت و یا سنا اسکو کہ قدم کھنکے ایک
 در کاب سلطان بود و میگفت قطعه زقد و شوکت سلطان نشست چیزی کم +
 بچ سواری بادشاہ کے تھا اور کسانھا مرتبے اور وہ بے بادشاہ کے سے نہوا کچھ کم +
 از انفات ہمنا سرے دہقانی کلاہ گوشہ و ہقان باقبا رسید کہ سایہ بر سرش
 ہوا بانی سے بچ ہمارا ہے ایک زمیندار کے ٹوٹی کا گوشہ زمیندار کا ہونچا اچھ کتاب کے کرایہ اور ہر ایک کے
 انداخت چو سلطان چکایت گئی مسئل را حکایت کنند کہ نعمتی وافر انداختہ
 گلا تھو ایسے بادشاہ نے ایک فقیر کو مال کر لے کے تین نقل کرنے ہیں کہ دولت بہت ہے کی
 بود یکی از بادشاہان گفتش ہی نمایند کہ مال میرا ان داری مارا ہمیت گورخی زان
 تھی ایک نے بادشاہوں کا اسکو روگنا ہر کہ ہیں کلاں صحت رکھتا ہوں تو ہر کار میں ایک کام بہت ہر اگر ساتھ تھو لے کے
 دستگیری کنی چون ارتفاع برسد و فاکوہ شود و شکر گفتہ آید گفت از خداوند روی زمین
 اس مال سے مروت کو جو حصول ہو بچے گا ادا کیا جائے گا اور شکر کما جائے گا اس صاحب روے زمین کے
 لائق قدر بزرگ بادشاہ نہا شد دست بہت ہمال چون بن گدائی آکودہ کردن
 لائق مرتبہ بزرگ بادشاہ کے نہوا ہاتھ ارادے کا مال بچہ ایسے کنگال کے میں آکودہ کرتا
 کہ جو بگدائی فراہم آوردهم گفت غم نیست کہ بجا فریم آجیناں للجنینین
 کہ فودہ ذرہ ساتھ بیک مانگے کہ بجا فریم آجیناں للجنینین کہ فودہ ذرہ ساتھ بیک مانگے کہ بجا فریم آجیناں للجنینین
 شھر آکب چاہ نصرانی نیاکست + چھوٹی مردہ میثوئے چہ باکست +
 جہانی کنوین نصرانی کا ناپاک ہو میثوئی مردہ کو دھوتا ہے کیا خوف ہے +

کہ کہ بودہست یعنی چاکہ از آب غس غسل دادن غفلت ہو دی ہم بیصرف زیر کہ او غس تعاب بہت

تکلم و لیکن مراد فائدہ این مطلع گردانی کہ مصلحت در زمان و شش صحبت گفت
 ز کونین و لیکن چاہئے کہ میرے تین اوپر فائدہ اسکے کے فکر کے فکر مصلحت چہ پریشہ رکھنے کا کیا
 تا مصیبت و نشو و کی نقصان پدید گشتات ہمسایہ شہر گواندہ خویش با
 بوسیت دونوں ایک نقصان مال کا اور دوسرے نقصان نفسی کی صحت کہ غم اپنا ساتھ
 دشمنان کہ لاجل گویند شادی کنان حکایت جوانی خود منہ از منون فضل
 دشمنوں کے کہ لاجل کہیں خوشی کرتے ہوتے ایک جوان دانشمند فنون فنیاتوں سے
 حلقی و افروخت و طبی فرجنا کہ در محافل دانشمندان نشستے زبان سخن
 نصیب بہت رکھتا تھا اور طبیعت نفرت کرتے والی جیسا کہ پنج مخلوق دانشمندان کے بھارت زبان بات کی
 بے بارے پدش گفت ای سپر تو نیز انچه دانی بگوئی گفت ترسم از انچه ندانم
 بند کرنا ایک بار اپنے اسکو کہا اے بڑے تو بھی کچھ جانتا ہو تو کہ کما خدائے ہون میں اس چیز کے کہ خدائے میں
 پر سندر و شری ہرم قطعہ آن شنیدی کہ صوفی سکوت بہر تعلین خویش
 بر زمین اور شری کے بھارتوں میں وہ ستاروں کے ایک صوفی شوق تھا انجی جو نیوں اپنی کے
 نیچے چند استینش گرفت سرنگ کہ بیان سخن سوسم ہند و غفہ نادر کسی بات کو کار
 زمین کئی استینش کی پکڑی ایک سیاهی نے کہ اعلیٰ اور بیل میرے ہاندہ کہ کما خدائے کوئی ساقی کے کام
 لیکن جو فقی دیش بیار حکایت عالمی متبرمانظرہ افتاد یا کی از ملائکہ اعلیٰ
 اور لیکن جو کما تو نے دلیل اسکی اللہ ایک نام تیرے تین لڑائی پڑی ساتھ ایک کھڑو کی منت کرے
 علی کل واحد منہم و محبت از و بر نیامد سپر بنداخت و بر گشت کسی گفت تر با چندین
 اندھا جان کے ایک ایک بھارت میں اس سے سر پر ہوا عا ہر ہوا اور کسی نے کہا تیرے تین ساتھ اتنے
 فضل ادب کہ داری با بیہی حجت نامہ گفت علم من زرق است حدیث و گفتا
 فضیلت اور آج کے کہ کما تو نے سلف ایک بیہن کے دلیل توئی کاظم میرا چہ قرآن کے ہر درو
 مشائخ و اہدینہا مقصد نیست نمیشود و مرا شنیدن کفر و کجی کا راید نیست
 ہرگز کی اور وہ ساتھ ان باتوں کے متفق نہیں ہر دو تین ستاروں اور میرے تین نفر اسکے کا کس کام آوے

کہ بحث
 کردن و شامین
 نسبت
 مسمان و غیر
 بواسطہ اعتبار
 صاحب
 علم
 نظم و نثر
 بحث و تفصیل
 استفسار
 شریکین
 صحبت و شاد
 گفت و شنود
 صفا
 ایشان را
 ہر یک کے لیے
 نہ فرود
 محبت
 مولوی محمد
 حامد علی خان
 شاہ آبادی

۴۰

انکس کہ بہ قرآن خبر نرزی + است جوابش کہ جوابش نہ ہے حکایت
 وہ شخص کہ ساتھ قرآن اور حدیث کے اس سے پوچھے تودہ ہر جواب اسکا کہ جواب اسکو دے تو
 جالیٹوس طبعی دید دست در گریبان دانشمندی زہ و بیہمتی ہمیکہ گفت اگر ان
 جالیٹوس حکیم نے ایک حق کے تین کچھ لکھا ہے کہ جواب ان ایک دانا کے دے ہوتے اور پھر پھر کرتا تھا کہا اگر
 و تا بودی کار و بنادان بد بخیا رسیدی شتوی دو عاقل با ناسدین و پیکار
 دانا ہو نہت ہو کہ ساتھ حقون کے یہاں تک نہ پہنچی دودانا کے تین نمودے لڑائی اور لڑائی
 نہ دانائی تین و ہا سگسا اگر نادان بوجہ سخت گوید خود منہ از منون لکھوید
 ز کوئی دانا ترے ساتھ ہلکے کے جو نادان دشت سے سخت کے دانا انکی محبت سے دلاری کرے
 دو صاحب دل نگہ از بندہ شتوی ہمیدون سرکشی و از رم غنی و و گراز ہر دو جانب
 دو صاحب دل نگاہ رکھیں ایک بالی اس طرح ایک سرکش لڑائی دشمنی ہوا اور جو دونوں طرف جاہل ہیں
 جاہلانند اگر زنجیر باشد بکسانند بی را زشت غنی داد و شام تحمل کرد و گفت آ
 جو زنجیر ہو تو میں ایک کے تین ایک ہر خوش گالی دی برداشت کی اور کما اسے
 نیک فرجام بہتر نام کہ خواہی گفت آئی کہ نام عیب من چون من ندانی حکایت
 شکستہ تر من کو میں کے کہ وہ ہو تو کہ جانتا ہوں میں عیب میرا مانہ میرے نہیں جانتا ہے تو
 سبحان وائل در فصاحت و نظیر ہما نہ کہ حکم انکے سالی ہر جمعہ سخن گفتی کہ لفظی مکر نکر دی اگر
 سبحان وائل کے تین پنج فصاحت کے بے نظیر تھا کہ کہ ایک سال برد ایک فصاحت کے بات کہنا کہ
 ہمان اتفاق افتادی بصارت دیگر لفظی و از جملہ ادب ندما ی حضرت ملوکی کی نیست
 اسی اتفاق اتفاق پڑا ساتھ عبارت اور کے کتا اور سب اور ان ہنشنی بادشاہ سے ایک
 شتوی سخن کہ کہ دین شیرین بود ہر فار تصدیق وین بود جو کبار گفتی گو باریں
 بات اگرچہ دلہند اور شتوی ہر دے لائق چہ مانے اور تو نے کہ ہر جو ایک ہار کما تو نے مت کہ ہر
 کہ حلو جو یکبار خورد و س حکایت یکی نار حکما شنیدم کہ میگفت ہرگز کسی قبل خود
 کہ طبع جو یکبار رکھا اور اس ایک تین کچھ کچھ شنیدم کہ کتا تھا ہر کسی نے اور چار کچھ کچھ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

قطعه چون اگر آنے به پیش شمع آید خیرش اندر میان جمع بکشد + در شکر خنده
 ایک شکر خند کے شمع کے آگے آئے اور میان مجلس کے مابین چو کوئی شکر خند
 ایست شیرین لب بہ پیشش بکشد شمع بکشد حکایت کی دوستی راز مانہ اندیدہ
 ہے اور شیرین لب - آستین لگی بکشد شمع کو بکشد ایک دوست کے شیرین لب کو بکشد
 گفت کجائی کہ شتاق بود گفت شتاق کہ دل مشغولی دیر مدتی کی رست
 کہا کہ شتاق شتاق تھا میں کہ شتاق بہتر کہ رغیبہ در کز آفتاب مشغول غافل
 زودت بدیم دامن از دست بخت کہ دیر دیر بنید + آخر کم از ان کہ سیر پیر لطیفہ
 جلدی تیر اند و میں دامن ہاتھ سے مشرق کو کہ در در دیکھے + آخر کم اُس سے کہ آسودہ دیکھے
 شاید کہ با رفیقان آید بچھا کون مدہ است بکلمہ آنکہ اغریخت و صاوت غالی نباشد بیت
 مشرق کہ سحر باد کہ آوے دستہ ظلم کرنے کے آوے بکلمہ اس بات کے کہ قدرت اور خدا کرنے سے خالی نہ ہو
 و خدا چشتی حق تر مقدر لکھو و زنی فلان چشتی حق کا فائدہ چکا کہ قطعه ایک نفس کہ در سخت
 جوت کہ آوے تو پاس سے پہنچے فتنوں کو نہارت کہ تو میری دعا کہ آتا تو میری ملک بنی لڑی کہ نہ الہو ایک کلمہ کہ
 یا رب یا غیا ربی غافل کہ غیرت جو دن بکشد بخندہ گفت کہ میں شمع محمدی سحر مر از تاج
 یا سحر جو دن بکشد نہرا کہ غیرت جو میرے کو میرے ساتھ نہرا کہ میں شمع محمدی سحر مر از تاج
 بیدار نہ خوش بکشد حکایت بادام کہ در اہام شیرین من دوستی چون بادام دو مغز
 پرواز اپنے کو کہ در باد کہتا شیرین کہ بچ و ان الگوں میں اور ایک دوست داند بلہم دو مغز کے
 در پستی صحبت و شرم ناگاہ اتفاق غیبت افتاد پس از مدتی کہ باز آمد عتب آغاز کرد
 بچ ایک دوست کہ صحبت رکھتا تھا میں ایک اتفاق چلا گیا کہ ایک دوست کے کہ میرا کیا قصہ سنہ روح کیا
 کہ درین مدت قاصد نھر سدی فتم درلج آمد کہ دیدہ قاصد محال روشن گرد و من
 کہ بچ اشک ایک قاصد بچا تو کہ میں نے فتنوں کے بلکہ کہ ایک دوست کے کہ میرا کیا قصہ سنہ روح کیا
 محروم قطعہ یلہم نہ مرا کو زبان بند مدہ کہ مراد بہ شمشیر بخار ہوں و شکر آید کہ کسی سے
 بے نصیب یا رب یا غیا ربے تیش کہ سحر زبان غیبت است و کہ شیرین توبہ سحر تار کے توبہ شکر تار کے توبہ

گلستان شرم
 ایک شکر خند کے شمع کے آگے آئے اور میان مجلس کے مابین چو کوئی شکر خند
 ایست شیرین لب بہ پیشش بکشد شمع بکشد حکایت کی دوستی راز مانہ اندیدہ
 ہے اور شیرین لب - آستین لگی بکشد شمع کو بکشد ایک دوست کے شیرین لب کو بکشد
 گفت کجائی کہ شتاق بود گفت شتاق کہ دل مشغولی دیر مدتی کی رست
 کہا کہ شتاق شتاق تھا میں کہ شتاق بہتر کہ رغیبہ در کز آفتاب مشغول غافل
 زودت بدیم دامن از دست بخت کہ دیر دیر بنید + آخر کم از ان کہ سیر پیر لطیفہ
 جلدی تیر اند و میں دامن ہاتھ سے مشرق کو کہ در در دیکھے + آخر کم اُس سے کہ آسودہ دیکھے
 شاید کہ با رفیقان آید بچھا کون مدہ است بکلمہ آنکہ اغریخت و صاوت غالی نباشد بیت
 مشرق کہ سحر باد کہ آوے دستہ ظلم کرنے کے آوے بکلمہ اس بات کے کہ قدرت اور خدا کرنے سے خالی نہ ہو
 و خدا چشتی حق تر مقدر لکھو و زنی فلان چشتی حق کا فائدہ چکا کہ قطعه ایک نفس کہ در سخت
 جوت کہ آوے تو پاس سے پہنچے فتنوں کو نہارت کہ تو میری دعا کہ آتا تو میری ملک بنی لڑی کہ نہ الہو ایک کلمہ کہ
 یا رب یا غیا ربی غافل کہ غیرت جو دن بکشد بخندہ گفت کہ میں شمع محمدی سحر مر از تاج
 یا سحر جو دن بکشد نہرا کہ غیرت جو میرے کو میرے ساتھ نہرا کہ میں شمع محمدی سحر مر از تاج
 بیدار نہ خوش بکشد حکایت بادام کہ در اہام شیرین من دوستی چون بادام دو مغز
 پرواز اپنے کو کہ در باد کہتا شیرین کہ بچ و ان الگوں میں اور ایک دوست داند بلہم دو مغز کے
 در پستی صحبت و شرم ناگاہ اتفاق غیبت افتاد پس از مدتی کہ باز آمد عتب آغاز کرد
 بچ ایک دوست کہ صحبت رکھتا تھا میں ایک اتفاق چلا گیا کہ ایک دوست کے کہ میرا کیا قصہ سنہ روح کیا
 کہ درین مدت قاصد نھر سدی فتم درلج آمد کہ دیدہ قاصد محال روشن گرد و من
 کہ بچ اشک ایک قاصد بچا تو کہ میں نے فتنوں کے بلکہ کہ ایک دوست کے کہ میرا کیا قصہ سنہ روح کیا
 محروم قطعہ یلہم نہ مرا کو زبان بند مدہ کہ مراد بہ شمشیر بخار ہوں و شکر آید کہ کسی سے
 بے نصیب یا رب یا غیا ربے تیش کہ سحر زبان غیبت است و کہ شیرین توبہ سحر تار کے توبہ شکر تار کے توبہ

نگہ درو کند + باز گویم کہ کے سیر خواہد بود حکایت دشتمند را دیدم کہ یک بی
 نگہ چہ تیر کہ چہ کون کہ کوئی آسودہ نہوگا + ایک دانہ کے تیر چہ کون کہ کوئی آسودہ نہوگا
 شدہ و رازش از پردہ بر ملا افتادہ جو فراوان بردی محفل بکران کردی باری
 ہوا اور عجب شکر کردے سے باہر گراظم بہت لہجہ اور ہر باری عجب کرنا ایک بار ساتھ
 بالافتش فتم دامن کہ ترا دوست این منظوری و بنا بخت بر لبی بیت پیر و جوشین
 میرانی کے اسکو کہ میں نے چہ لہجہ میں چہ عجب اس مشق کے ایک طاعت اور بخت کی اور خوش کہ میں
 معنی اللہ قدر علمنا شد خود اتم کو انیدن جو بی ادبان ہوں گفت ای یار دوست تمام
 بات کے فتنہ قدر علمنا شد خود اتم کو انیدن جو بی ادبان ہوں گفت ای یار دوست تمام
 از دین بدار کہ بار ہا دین مصلحت کہ کوئی اندیشہ کہ دم صبر بر جفا او سہل نمی آید از یاد
 دامن کہ کوئی اندیشہ کہ دم صبر بر جفا او سہل نمی آید از یاد
 حکیمان گویند دل بربطت نہادن سناست کہ چشم از شاہدہ فرو گرفتن شغولی
 اور دانا کہتے ہیں دل اور بچ اور عجب کے رکھنا آسان زیادہ کہ انکے دیکھنے سے بند کرنا
 ہر کہ دل میں لبری اند و شیرین دوست دگری دارد + آہوی پائے رنگ در گردن +
 جو کوئی دل کے کسی کہ بند کے رکھتا تھا میں ہاتھ دوسرے کے رکھتا تھا میں ہاتھ دوسرے کے
 نتواند بختش نفس آنکہ بی او نہر شاہدہ در گنجای کند بایر و در شغولی زودت فتنش
 دیکھنے میں میں کی طاعت لہجہ میں چہ عجب اس مشق کے ایک طاعت اور بخت کی اور خوش کہ میں
 از نہا و چہ از ان و فتم متغافلنگد دوست نہرا از دوست دل تمام بدانچہ خاطر است
 جانا + کتا اس میں میں توبہ + نہ کوئے دوست توبہ دوست سے + دل گھامیں ساتھ اس چیز کے کاروانہ
 گر بہ لطفم نیز خود خواند و بقرم بر اندادند حکایت در غفلان جانی چنانکہ افتدانی
 جو ساتھ میرانی کے پاس میں نے چہ لہجہ میں چہ عجب اس مشق کے ایک طاعت اور بخت کی اور خوش کہ میں
 باشلہدی سری سری فتم حکم آنکہ حلقی دشت طیب لااد و طلقی کالبینی الدجی بیت
 سحر ایک شوق کے خیال اور بکشد تمام حلقہ اس بات کے کہ فتنہ رکھنا تھا خوش کار اور صورت جہا کہ چو ہوں چکا چارہ دشت

گلستان شرم
 ایک شکر خند کے شمع کے آگے آئے اور میان مجلس کے مابین چو کوئی شکر خند
 ایست شیرین لب بہ پیشش بکشد شمع بکشد حکایت کی دوستی راز مانہ اندیدہ
 ہے اور شیرین لب - آستین لگی بکشد شمع کو بکشد ایک دوست کے شیرین لب کو بکشد
 گفت کجائی کہ شتاق بود گفت شتاق کہ دل مشغولی دیر مدتی کی رست
 کہا کہ شتاق شتاق تھا میں کہ شتاق بہتر کہ رغیبہ در کز آفتاب مشغول غافل
 زودت بدیم دامن از دست بخت کہ دیر دیر بنید + آخر کم از ان کہ سیر پیر لطیفہ
 جلدی تیر اند و میں دامن ہاتھ سے مشرق کو کہ در در دیکھے + آخر کم اُس سے کہ آسودہ دیکھے
 شاید کہ با رفیقان آید بچھا کون مدہ است بکلمہ آنکہ اغریخت و صاوت غالی نباشد بیت
 مشرق کہ سحر باد کہ آوے دستہ ظلم کرنے کے آوے بکلمہ اس بات کے کہ قدرت اور خدا کرنے سے خالی نہ ہو
 و خدا چشتی حق تر مقدر لکھو و زنی فلان چشتی حق کا فائدہ چکا کہ قطعه ایک نفس کہ در سخت
 جوت کہ آوے تو پاس سے پہنچے فتنوں کو نہارت کہ تو میری دعا کہ آتا تو میری ملک بنی لڑی کہ نہ الہو ایک کلمہ کہ
 یا رب یا غیا ربی غافل کہ غیرت جو دن بکشد بخندہ گفت کہ میں شمع محمدی سحر مر از تاج
 یا سحر جو دن بکشد نہرا کہ غیرت جو میرے کو میرے ساتھ نہرا کہ میں شمع محمدی سحر مر از تاج
 بیدار نہ خوش بکشد حکایت بادام کہ در اہام شیرین من دوستی چون بادام دو مغز
 پرواز اپنے کو کہ در باد کہتا شیرین کہ بچ و ان الگوں میں اور ایک دوست داند بلہم دو مغز کے
 در پستی صحبت و شرم ناگاہ اتفاق غیبت افتاد پس از مدتی کہ باز آمد عتب آغاز کرد
 بچ ایک دوست کہ صحبت رکھتا تھا میں ایک اتفاق چلا گیا کہ ایک دوست کے کہ میرا کیا قصہ سنہ روح کیا
 کہ درین مدت قاصد نھر سدی فتم درلج آمد کہ دیدہ قاصد محال روشن گرد و من
 کہ بچ اشک ایک قاصد بچا تو کہ میں نے فتنوں کے بلکہ کہ ایک دوست کے کہ میرا کیا قصہ سنہ روح کیا
 محروم قطعہ یلہم نہ مرا کو زبان بند مدہ کہ مراد بہ شمشیر بخار ہوں و شکر آید کہ کسی سے
 بے نصیب یا رب یا غیا ربے تیش کہ سحر زبان غیبت است و کہ شیرین توبہ سحر تار کے توبہ شکر تار کے توبہ

ہر کہ در خورشید لب کنی در بزرگی فلاح از بزرگداشت پوچ ترا چنانکہ خواہی
 چو کنی کہ پنج بویں کے ادب سکون کرے تو پنج بزرگی کے غریب سے آئے لکھن کے تیرے جیسا کہ
 پنج نشو و خشک جز بانش راست فرو ہر آن طفل کو جو رانوزگار نہ بیند
 بیٹ نہوے خشک سوائے آگ کے سیدی وہ لڑکا کہ وہ ظلم سکھانے والے کا
 جفا بیند از روزگار ملک را حسن تدبیر فقیہ و تقویہ جواب او موافق آمد خلعت و
 نہ دیکھے بدی دیکھے زمانہ سے بادشاہ کے تین نیکو تدبیر دانہ کی اور قریب جواب اسکے کی موافق آئی اور
 نعمت بخشید و پایہ منصب بلند گردانید حکایت معلم کتابے را دیدم در
 نعمت بخشی اور پایہ مرتبہ کا بلند کیا ایک معلم مکتب والے کے تین دیکھائیں نے پنج
 دیار مغرب تر شروے و تلخ گفتار بد خوے و مردم آنار و گل طبع و نابہر ہیزگار
 ولایت مغرب کے ترش منہ اور کڑی بات ہی خود آدمی کا آکر دینے والا اور کنگال اور نابہر ہیزگار
 کہ تین مسلمانان بدیدن او تہہ کشے و خواندن قرآنش دل مردم سب
 کر تین مسلمانوں کا دیکھنے اسکے سے تباہ ہوتا اور پڑھنا قرآن کا اسکے دل آدمیوں کا سیما
 کوی و جمعی پسران پاکیزہ و دختران دوشیزہ بدست جفاے او گرفتار
 کرنا اور ایک گروہ لڑکوں پاکیزہ صورت اور لڑکیوں کنواری کا پنج ہاتھ ظلم اسکے کے گرفتار
 نہ زہرہ خندہ نہ یار اسے گفتار کہ عارض یمن کے را طیا پنجہ زدے
 نہ قوت انہی کی نہ طاقت بات کرنے کی کبھی گال چاندی ایسے ایک کے ملایا پنجہ مارنا
 و گاہ ساق بلورین یکے را شکنجہ کردے القصہ شنیدم کہ طرے از خیانت
 اور کبھی پنڈلی بلور کی ایسی ایک کے تین شکنجہ کرنا آئندہ ستا میں نے کہ کچھ بڑا
 نفس و معلوم کردند زندش و برانند پس انکے مکتب وے مصلحے دادند
 نفس اسکے سے معلوم کیا مالا سکوا اور نکالی دیا پس اس وقت مکتب اسکے ایک نیک مرد کے تین دیکھا کہ
 پارسلے کیلی نیک مرد کے کہ سخن جز حکم ضرورت تلفتہ و موجب لڑکس برز بانش
 بار اس سلامت سے نہ والا نیک مرد کا کہ بات سوائے حکم ضرورت کے نہ کہتا اور سب آکر کسی کا اوپر بان اسکی کے

سلسلہ فلاح سے
 در بزرگی فلاح از بزرگداشت پوچ ترا چنانکہ خواہی
 چو کنی کہ پنج بویں کے ادب سکون کرے تو پنج بزرگی کے غریب سے آئے لکھن کے تیرے جیسا کہ
 پنج نشو و خشک جز بانش راست فرو ہر آن طفل کو جو رانوزگار نہ بیند
 بیٹ نہوے خشک سوائے آگ کے سیدی وہ لڑکا کہ وہ ظلم سکھانے والے کا
 جفا بیند از روزگار ملک را حسن تدبیر فقیہ و تقویہ جواب او موافق آمد خلعت و
 نہ دیکھے بدی دیکھے زمانہ سے بادشاہ کے تین نیکو تدبیر دانہ کی اور قریب جواب اسکے کی موافق آئی اور
 نعمت بخشید و پایہ منصب بلند گردانید حکایت معلم کتابے را دیدم در
 نعمت بخشی اور پایہ مرتبہ کا بلند کیا ایک معلم مکتب والے کے تین دیکھائیں نے پنج
 دیار مغرب تر شروے و تلخ گفتار بد خوے و مردم آنار و گل طبع و نابہر ہیزگار
 ولایت مغرب کے ترش منہ اور کڑی بات ہی خود آدمی کا آکر دینے والا اور کنگال اور نابہر ہیزگار
 کہ تین مسلمانان بدیدن او تہہ کشے و خواندن قرآنش دل مردم سب
 کر تین مسلمانوں کا دیکھنے اسکے سے تباہ ہوتا اور پڑھنا قرآن کا اسکے دل آدمیوں کا سیما
 کوی و جمعی پسران پاکیزہ و دختران دوشیزہ بدست جفاے او گرفتار
 کرنا اور ایک گروہ لڑکوں پاکیزہ صورت اور لڑکیوں کنواری کا پنج ہاتھ ظلم اسکے کے گرفتار
 نہ زہرہ خندہ نہ یار اسے گفتار کہ عارض یمن کے را طیا پنجہ زدے
 نہ قوت انہی کی نہ طاقت بات کرنے کی کبھی گال چاندی ایسے ایک کے ملایا پنجہ مارنا
 و گاہ ساق بلورین یکے را شکنجہ کردے القصہ شنیدم کہ طرے از خیانت
 اور کبھی پنڈلی بلور کی ایسی ایک کے تین شکنجہ کرنا آئندہ ستا میں نے کہ کچھ بڑا
 نفس و معلوم کردند زندش و برانند پس انکے مکتب وے مصلحے دادند
 نفس اسکے سے معلوم کیا مالا سکوا اور نکالی دیا پس اس وقت مکتب اسکے ایک نیک مرد کے تین دیکھا کہ
 پارسلے کیلی نیک مرد کے کہ سخن جز حکم ضرورت تلفتہ و موجب لڑکس برز بانش
 بار اس سلامت سے نہ والا نیک مرد کا کہ بات سوائے حکم ضرورت کے نہ کہتا اور سب آکر کسی کا اوپر بان اسکی کے

نفتی کو دکان را سبیت استاد حجتین از سر بدر رفت و علم و دین را اخلاق ملکہ
 چنانکہ لوگوں کے تین خوف استاد پہلے کار سے باہر گیا اور علم دوسرے کے تین اخلاق فرشتوں کا
 حیدر دلیک یک شدند با عمار و علم و فراموش کردند چنانکہ اغلب اوقات
 دیکھا دیکھا ایک ہوے با اعتبار براری اسکی کے علم بھول گئے اور اکثر ایسے ہی اوقات
 بیایچہ فراہم نشستی فوج درست ناکرہ بر سر ہم شکستی بیست
 کھیلنے کو کچھ ہو کر بیٹھے اور سختی درست نہ کی ہوئی اور ہر ملک دوسرے کے ٹوٹنے
 استاد علم چو بودم آنار و خرسنگ باز کرد و دکان بازار و بعد از دو ہفتہ بران
 استاد علم دینے والا جو ہوسے کہ آنار حیل چھپتا کھیلین لڑکے پنج ہزار کے بعد دو ہفتے کے اوپر اس
 مسجد گذر کردم علم اولین دیدم کہ دل خوش کردہ بودند و بمقام خوش باز آوردہ
 مسجد کے گذر کیا میں نے علم پہلے تین دیکھا میں نے کہ دل خوش کیا تھا اور پنج مقام اپنے کے چھ لائے
 بخیم و دلاول القم کہ دیکھ بارہ بلیس را معلم ملائکہ چکر کردند بر موی ظریف
 بخیم و دلاول القم کہ دیکھ بارہ بلیس را معلم ملائکہ چکر کردند بر موی ظریف
 چنانکہ ہوا میں اور لاجوں کہ تین کہ دوسری بیٹھ سلطان کے تین علم فرشتوں کا کہ سب سے کیا ایک بڑے خوش طبع
 چنانکہ دیدہ بشنید بخندید و گفت شنوی - پادشاہے پسر بہ مکتب واد فوج
 چنانکہ دیکھے ہوئے سنا ہوا اور کہا ایک بادشاہ نے لڑکا مکتب میں ٹھلا یا سختی
 یسینش در کنار نهاد و بر سر لوح او نوشت بز و جو استاد بہ زہر پدر
 چنانکہ کی پنج گوداسکی کے رکھی اور سختی اسکی کے کھا ساتھ سونے کے ظلم استاد کا بہر محبت باپ کی
 حکایت پادشاہ زندہ را نعمت بیکران از تر کہ عثمان بدست افتاد
 ایک بادشاہ زندہ کے تین نعمت بہت تر کے چچاؤن سے ملی
 فسق و فجور آغاز کرد و میزری پیشہ گرفت فی الجملہ نمائد از سائر معاصی
 بدکاری اور بدکاری شروع کی اور فضول خرچی کا پیشہ لیا حاصل کلام کا زہر با عمار گاہوں
 منکرے کہ نکر و مسکرے کہ خورد بارے بہ نصیحتش گفت اے فرزند دل آں دولت
 ہرے کہ نہ کیا اور کوئی نشہ کہ نہ کھایا ایک بار بطور نصیحت کے اسکو کھائیں سے سے بیٹے آمدنی بائی جاری کر

سلسلہ فلاح سے
 در بزرگی فلاح از بزرگداشت پوچ ترا چنانکہ خواہی
 چو کنی کہ پنج بویں کے ادب سکون کرے تو پنج بزرگی کے غریب سے آئے لکھن کے تیرے جیسا کہ
 پنج نشو و خشک جز بانش راست فرو ہر آن طفل کو جو رانوزگار نہ بیند
 بیٹ نہوے خشک سوائے آگ کے سیدی وہ لڑکا کہ وہ ظلم سکھانے والے کا
 جفا بیند از روزگار ملک را حسن تدبیر فقیہ و تقویہ جواب او موافق آمد خلعت و
 نہ دیکھے بدی دیکھے زمانہ سے بادشاہ کے تین نیکو تدبیر دانہ کی اور قریب جواب اسکے کی موافق آئی اور
 نعمت بخشید و پایہ منصب بلند گردانید حکایت معلم کتابے را دیدم در
 نعمت بخشی اور پایہ مرتبہ کا بلند کیا ایک معلم مکتب والے کے تین دیکھائیں نے پنج
 دیار مغرب تر شروے و تلخ گفتار بد خوے و مردم آنار و گل طبع و نابہر ہیزگار
 ولایت مغرب کے ترش منہ اور کڑی بات ہی خود آدمی کا آکر دینے والا اور کنگال اور نابہر ہیزگار
 کہ تین مسلمانان بدیدن او تہہ کشے و خواندن قرآنش دل مردم سب
 کر تین مسلمانوں کا دیکھنے اسکے سے تباہ ہوتا اور پڑھنا قرآن کا اسکے دل آدمیوں کا سیما
 کوی و جمعی پسران پاکیزہ و دختران دوشیزہ بدست جفاے او گرفتار
 کرنا اور ایک گروہ لڑکوں پاکیزہ صورت اور لڑکیوں کنواری کا پنج ہاتھ ظلم اسکے کے گرفتار
 نہ زہرہ خندہ نہ یار اسے گفتار کہ عارض یمن کے را طیا پنجہ زدے
 نہ قوت انہی کی نہ طاقت بات کرنے کی کبھی گال چاندی ایسے ایک کے ملایا پنجہ مارنا
 و گاہ ساق بلورین یکے را شکنجہ کردے القصہ شنیدم کہ طرے از خیانت
 اور کبھی پنڈلی بلور کی ایسی ایک کے تین شکنجہ کرنا آئندہ ستا میں نے کہ کچھ بڑا
 نفس و معلوم کردند زندش و برانند پس انکے مکتب وے مصلحے دادند
 نفس اسکے سے معلوم کیا مالا سکوا اور نکالی دیا پس اس وقت مکتب اسکے ایک نیک مرد کے تین دیکھا کہ
 پارسلے کیلی نیک مرد کے کہ سخن جز حکم ضرورت تلفتہ و موجب لڑکس برز بانش
 بار اس سلامت سے نہ والا نیک مرد کا کہ بات سوائے حکم ضرورت کے نہ کہتا اور سب آکر کسی کا اوپر بان اسکی کے

نہند کمتر بار بيشك آسوده تر کند رفتار قطعہ مردوریش کہ بار تم فاقہ کشد
 کہ کر کہین وچہ بے غمہ آسوده زباده کرے چلنا مرد فقیر کہ بوجہ ظلم فاقہ کا کھینچ
 بدر مرگ بمانا کہ بسک آریدہ فاکہ مرد دولت و دولت و آسانی زلیست + مرد کش
 اور مرد دوازے موت کے متعین کر ہلکا آوے اور دہ کہ بیچ دولت اور نعمت اور آرام کہ بیان آسکو
 زمین ہمہ شک نیست کہ دشوار آیدہ بہ حال سیری کہ نیندی بہ بد خوشترین دان
 اس سبب شک نہیں ہے کہ شکل آوے + بہ حال میں قیدی کہ فیدے جھوٹے خوش زیادہ آسکو جان
 زامیریکہ گرفتار آید حکایت بزرگے ملایر سید امین ابن حریث اصفہانی عذوق
 امیر سے کہ گرفتار آوے ایک بزرگ کہ تین پوجھامین نے سخی ابن حریث دشمن زیادہ دشمنوں سے
 نفس کشی کہی بین جہنمیک گفت حکم آنکہ ہر آن دشمنی کہ باوی احسان کئے
 نفس تیرا بدو در میان دونوں پہلو تیرے کے کہ با سخی اس بات کے دو دشمن کہ ساتھ ایک احسان کرے تو
 دوست گرد و ملکہ نفس چاند لاند ملایریش کنی مخالفت زیادہ کند قطعہ فرشتہ
 دوست ہو کہ نفس کہنا کہ تو حق کرے تو زیادہ دشمنی زیادہ کرے فرشتہ
 خوش شود آدمی بچ خوردن اگر خورد چو بہائم میوفند چو جہاد + مراد ہر کہ بر آری مطیع امر
 خوش ہو آدمی ساتھ کہ کھانے کے اور جو کھاؤ تانند جانور دن کے کہ لاند چو بہائم مراد جس شخص کی مراد توکل
 تو گشت + خلاف نفس کہ فرمان دہد حیافت مراد جدال سختی بامدی
 تیرے کا ہو کہ سوائے نفس کہ حکم دیو سے جو پاوے مراد رانی سخی کی ساتھ ایک مدی کے
 در بیان توانگری درویشی کی بصورت درویشان نہ صرفت ایشان معلومید
 چو بیان باری در فقری + ایک شخص در صورت فقر و تنگدستی نہ صرفت آنہیکہ بیچ ایک محفل کے دکھامین نے
 نشستی ہر پوسہ و فقر شکایت باز کردہ و دم توانگران کہ غار نلادہ سخن بہر نجار سانیہ
 بچھا اور گوئی میں ماہر اور فقر شکایت کا کھوے ہو اور ڈیانی اسیر وکی شروع کی بات یہاں تک پہنچائی
 کہ درویش دوست قدرت بستی است و توانگران پایا ابرار شکستہ فرو کانا بدست اندر
 کہ فقیر کے شین یا غمخوار کا بندہ صامی اور امیر کے تین یا تین خواہش کا طوطا سخی لوگوں کے تین بیچ ہاتھ کے

اور از آنکہ زندہ آید چو کہ قتل اند لیسار
 چو بہائم صفت ہر شے سے اس سے
 باقی تمام صفت ہر شے سے اس سے
 انکلام نصیب آدمی صفت لایہ کھنچ چو نہ
 ہاتھ صدارت نفس در خواہش لایہ کھنچ چو نہ
 ویزان ہوش سے صفت در خواہش لایہ کھنچ چو نہ
 تیسے صفت در خواہش لایہ کھنچ چو نہ
 ایک لایہ کھنچ چو نہ صفت در خواہش لایہ کھنچ چو نہ
 از آنکہ صفت در خواہش لایہ کھنچ چو نہ
 یہ صفت در خواہش لایہ کھنچ چو نہ
 تازان صفت در خواہش لایہ کھنچ چو نہ

در نیست تخلص و ندان نعمت را کر نیست + مملکہ پروردہ نعمت بزرگ نام این سخن
 چو سائین بر صابون نعمت کے شین بخشش نہیں کہ میرے تین کہ بالا ہو نعمت بزرگوں کا ہون میں کیا نعمت
 اند فخر سے یار توانگران دخل مسکینا نند و ذخیرہ گوشہ نشینان مقصد
 آئی کہ بیان نے ای بار و مند آمدنی غریبوں کی ہیں اور اٹھار کھنے والے گوشہ نشینوں کے اور مقصد
 نازان کہ نعمت سافران و تحمل بارگران از بہر راحت و گران مست تناول
 زیارت کرنے والوں اور چلے آرام سافروں کے اور اٹھار کھنے والے بوجہ بھاری کے وسط آرام اور کھنے ہاتھ کھانے کا
 بطعام آنکہ بزند کہ متعلقان زبردستان بخورد و فضلہ مکارم ایشان باطل
 اور کھانے کے اس وقت بچا نہیں کہ متعلق اور زبردست کھاویں اور خورد بخش انھوں کا ساتھ یہ عورتوں
 ویران اقارب حیران سیدہ نظم توانگران زلفت و نذر و مہمانی زکوۃ و
 اور بیسول اور اقربا اور مسایہ کے پوچھا اور تمندوں کے تین تھن اور نذر اور مہمانی زکوۃ اور
 فطرہ و اعتاق ہندی قربانی + تو کے بد دولت ایشان سی کہ توانے +
 صدقہ اور بندہ آزاد کرنا اور قربانی + تو کے بد دولت انھوں کے پہنچے تو کہ نہ سکے تو +
 جزین و دعت انعم بصدیر ایشان + اگر قوت جو دست و اگر قوت سجود توانگران را
 سو آن قدر کھانے کے اور بھی کھانے سیر ایشان کے ہر مقدور بخشش کا ہو اور جو طاقت بھری و مقصود
 بہتر میسر میشود کہ مال کے دارند و جامہ یک عرض مصون دل فارغ و قوت
 بہتر میسر ہوتا کہ مال زکوۃ دیا جا رکھے زمین اور لباس پاکیزہ اور اسباب گھر کا کھا رکھا گیا اور دل فارغ اور قوت
 طاعت و تقویہ لطیف است و صحت عبادت و در کسوت نظیف بنیاست کہ از
 عبادت کی بیچ فقر لطیف کے ہو اور صحت عبادت کی بیچ لباس پاکیزہ کے ظاہر ہے کہ
 معذہ خالی چہ قوت آید ملا دست تھی چہ مردب و از برای بستی چہ سیر و از دست
 بیٹ خالی سے کیا قوت آوے اور ہاتھ خالی سے کیا موت اور پیر ہنس سے کیا سیر اور ہاتھ
 اگر نہ چہ غیر قطعہ شب پر آنکہ خپلے پیدہ بنو و جوہر بااداش مورگ و اور
 بھوکے کیا خیالات رات کو ہر آن سوکھہ شخص کہ ظاہر ہنوعہ کو زنی جی کی انکی چینی جمع لاوے

اور از آنکہ زندہ آید چو کہ قتل اند لیسار
 چو بہائم صفت ہر شے سے اس سے
 باقی تمام صفت ہر شے سے اس سے
 انکلام نصیب آدمی صفت لایہ کھنچ چو نہ
 ہاتھ صدارت نفس در خواہش لایہ کھنچ چو نہ
 ویزان ہوش سے صفت در خواہش لایہ کھنچ چو نہ
 تیسے صفت در خواہش لایہ کھنچ چو نہ
 ایک لایہ کھنچ چو نہ صفت در خواہش لایہ کھنچ چو نہ
 از آنکہ صفت در خواہش لایہ کھنچ چو نہ
 یہ صفت در خواہش لایہ کھنچ چو نہ
 تازان صفت در خواہش لایہ کھنچ چو نہ

تا حدی ختم برندگان مانند که دوستان را اعتماد نماید آتش خشم اول در خداوند ختم
 وہاں تک خمداد بر بندوں کے چلاؤ کہ دوستوں کے تئیں اعتماد ہے آگ خمدی کے پہلے بیچ صاحب غصہ کے
 اقتدیس انگہ زبانہ بضم رسد یا زسد متشوی نشاید بی آدم پاک زاد کہ در
 بیٹے پہل اس وقت شعلہ طوف دشمن کے پہنچے یا نہ پہنچے بچا ہے اولاد آدم خاک کی پیدائش کو کہ بیچ
 سر کند کہ و تندی و باد و ترا با جین تندی سر کشی نہ پندارم از خاک کے یا
 سر کے کہ خود را در غصہ تیرے تئیں ساتھ ایسے غصہ اور زبردستی کے تئیں جانتا ہوں کہ خاک ہے جو تو
 آتشی قطعہ در خاک بلیقان بر سیم بعدی تفرم را بر بیت از جہل پاک کن
 پاک سے بیچ خمدی بلیقان کے چو بلیقان پاک ایک حاکم کے کہ میں نے میرے تئیں ساتھ تو بیت کے جہاں تک
 گفتار بیچ خاک تحمل کن ای پس پاہر چہ خواندہ ہر زہر خاک کن حکمت بیچ
 کہا جا اند خاک کے برداری کرے روئے یا جو کچھ پڑھاؤ تو نے بیچ خاک کے کہ بیچ خاک کے
 بدست دشمنی گرفتار است کہ ہر جا کہ بردار چنگ عقوبت و خلاصت یا بدست اگر دست
 دشمن کے گرفتار ہو کہ جہاں کہیں کہ جہاں غدا اُسکے سے رہائی نہاویں اگر بخت
 جبار فلک و دہد و زوے بدست و بد خویش در بلا باشد نصیحت چینی کہ در سپاہ دشمن
 ظلم سے اور آسمان کے جاؤ کہ ہر جا کہ بخوئی اپنی سے بیچ ہلاک ہو دے جو دیکھے تو بیچ سپاہ دشمن کے
 تفرقہ افتاد تو جمع باش اگر جمع شود از پریشانی اندیش کن قطعہ بر دوستان اسودہ
 تفرقہ ہوا تو جمع رہ اور اگر جمع ہوں پریشانی آنکی سے اندیشہ کر جا پاس دوستوں آسودہ
 بنشین چینی در میان دشمنان جنگ و کربانی کہ ہر ہم یک زبانہ و یک زبان را زہر کن بر بارہ
 بیچ خود کے تو در میان دشمنوں کے لڑائی جو دیکھے تو کہ کہیں میں ایک زبان ہوں مکان کہیں چکر اور دہرے کے
 بر سنگ حکمت دشمن جواز ہمہ جیتی فرماندہ سلسلہ دوستی جنبا نہ اندہ دوستی
 بجا پھر دشمن جو تمام جیلوں سے عاجز ہے زبردستی کی ہلاویں اس وقت ساتھ دوستی کے
 کار ہای کند کہ بیچ دشمن تو اندر سر مار بردست دشمن کو کہ اگر ازا حدی آہن بین
 ایسے کام کرے کہ کوئی دشمن نہ سکے سر سناں کا اور ہاتھ دشمن کے ٹھوک کہ ایک دو ٹیکوں سے

بہای موصودہ و بعضی قول گشت اندون
 شہرت از زبان بیان زبان و ذکر یا بیان
 بافت گوید کہ چون قات در قاری باشد
 ظاہر ہے بلیقان است پس در مہربان
 چو لہر زہرہ زہرہ چو بیچ بیچ
 انگلیست آن خودت بود بیچ و شہد
 بیچے کار نہ کہہ بر بارہ بیچے بالائی حصار
 سکوت اختیار کن و سنگ را ز آفات دوست
 در ناچار کہ بکار آید در کجایت از کمال بیچ
 دوست سے غلبہ بر آس
 ۴
 نوب و غفلت از اعتماد
 چو کہ طرف ثانی بر دست
 دہشت خافل است پس دشمن اوسے
 کار خود بکند بخلاف و گوشت دشمن در
 ثانی ہر است در دل در ہشتہ چنان در
 دہشتہ و نیز ہشتہ ۱۱
 قیچ ہائے اولے و سکون ثانیہ ہشتہ
 است کہ نوبت احسن است ۱۱
 کے از خود خوب ۱۱

خالی نباشد اگر این غالب بدارستی و اگر آن از دشمن رستی فرد بروز مسر کہ
 خالی نہ ہوں اگر غالب آیا ساب مار توے اور اگر دشمن سے چوہا تو روز مسر کے کہ غوث
 ایمن مشور خضم ضعیف کہ مغز شیر آرد چو دل ز جان برداشت نصیحت خبر کہ
 ست ہو دشمن ضعیف ہے کہ مغز شیر کا لے چو دل جان سے اٹھایا جس خبر کو
 دانی کہ دے بیار د تو خاموش باش تا یگیری بیار و فرد و بلبلا فزود بہار بیار
 چلے تو دل کو زار دے تو خاموش رہ تو دوسرا دے اسے بکلی خوشخبری بہار
 خبر یہ بوم باز گزرتکستہ بادشاہ را بر خیانت کے واقف لکر دان
 خبر بڑی ساتھ انہیں کے چھڑ بادشاہ کے تئیں اور چوری کسی کے واقف مت کر
 لکرانکہ کہ بر قبول کلی واقف باشی کہ در در ہاک خود سی مینی متشوی پیچ
 لکرانکہ کہ او پر قبول تمام کے مضبوط ہو دے تو اور جو نہیں مے اپنے کے کسی کیا ہو تو قصد
 سخن گفتن انگاہ کن کہ مینی کہ در کار گیر دشمن ہکاست و نفس انسان سخن
 بات کرنے کا اس وقت کہ نہ دیکھے تو بیچ کام کے بکلی بات ہکمال پر بیچ ذات انسان کے بات
 تو خود را بکفایتا رقص کن بند ہر کہ نصیحت بخود را کیسند او خود بہ نصیحت گری
 او اپنے تئیں ساتھ باتوں کے ناقص مت کر جو کوئی کہ نصیحت بیزاد کو کرتا ہو وہ آپ نصیحت کا
 محتاج است بہ فریب دشمن مخور و غور و مراح مخور کہ میں دام زرق نہادہ
 محتاج ہے فریب دشمن کا کھا اور غور و تفویض کرے دے کامت کے کہ یہ حال کا کار
 است و آن دہن طبع کشادہ پسند احمق را ستایش خوش آید چون کشادہ
 ہے اور دہن طبع کا کھلے ہوئے احمق کے تئیں تفریق بھی معلوم ہوتی ہے مانند ایک شے
 کہ در کجش دے فریب نماید قطعہ الہا تشوی بوح سخنگوی کہ اندک
 کہ بیچ علی اسکی کے دم موئی نظر دے خبر دار ہو تو نے تو تفریق بات کئے دے کی کہ تھوڑی
 مایہ نفع از تو دارد اگر روزے مرادش بر نیاری دو صد چندان
 بچائی نفع کی تجھے رکھتا ہے اگر ایک دن مراد اسکی نہ نکالے تو دوسو کتنے

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کتابخانه خصوصی
علامہ حسین - سرور
خاتمہ الطبع گلستان مترجم

کتاب خانہ مجلس شورای اسلامی
کتابت اہل بیت علیہم السلام
۱۳۶۲

خاتمہ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

بعد حمد خدا و نعمت سید الانبیا و منقبت آل عباد و صحت اصحاب با صفا و ثمرہ تازہ باد کہ درین ایام
فرخ فرجام فرخندہ التیام کتاب لاجاب نادرہ روزگار مطبوع صغار و کبار حاوی مصالح امور دینی و
دنوی محتوی فوائدی و ملکی مخزن اندرز و پند معدن فصیح و دلپسند گنجینہ حکمت خزینہ موعظت
مفید خواص و عوام بہار جاویدان اسم بایسمی گلستان کہ از تصنیف شریف عندلیب
ساخسار معانی مصداق ہمہ دانی جامع کمالات صدوری و معنوی اکمل الکمل انحر الشعر ابلغ البلیغ
افصح القصص اطرب اللسان عذب البیان موجد اعجاز طرازی اُستاد الاساتذہ زبدۃ العرفا
حضرت شیخ الشیوخ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ رحمۃ القویست و عمدہ ترین
متاع دینی و دنیوی است بہ تصحیح تمام و تنقیح بالاکلام کارپردازان کارخانہ عالی متعالی
در مطبع فیض منبع مشہور نزدیک و دور منشئی نو لکشور واقع شہر لکھنؤ حسب ایام
گل سرسید گلشن اقبال نو بادہ گلزار غرت و اجلال نامونا مار شہیرہ امصار دویار بلند ہمت
ستودہ خصال فرخندہ خوالیجناب منشئی لشن نرائن صاحب بھار گو مالک مطبع
دام اقبالہ دبا تمام کسری داس سید سیر نند نٹ لجد حسن و خوبی ہزاران خوش اسلوبی
بماہ مئی ۱۹۳۰ بار چہل پنجم زیور طبع در بر کشیدہ نظارت بخش نظار گیان گردید

شرح متنوی مولانا روم - معروف بہ
لغات معنوی از شاہ عبد اللطیف صاحب
اس میں نکات متنوی کو نہایت عمدہ طریقہ سے
حل کیا ہے - ۱۲
التاویل المحکم فی مشاعر فصوص المحکم نکات فقہ
تصوف از مولوی محمد حسن صاحب امر دہلوی
شرح متنوی مولانا روم - معروف بہ نکات
رہنوی از ملا محمد رضا صاحب عصر
جو اہر بکلی بحث وحدت وجود و وحید و تحقیق رسالت و
مراتب نبوت از حضرت مظفر علی شاہ صاحب اکبر آبادی
و دیگر مسائل تصوف کا عمدہ سفید خوانی ہے
شرح متنوی مولانا روم - نکات کامل درود و جہد حاصل اکثر
ایسی بیہ شرح ہے کہ اس کو دیکھ کر دوسری شریفی حاجت
نہیں رہتی تمام مطالب کو نہایت صفائی سے بیان کیا ہے
جو اکثر شاعرانہ و کمال پر ہے کہ شرح میں علمیت سے کام لیکر
اسکو ادبی بنا دیتے ہیں وہ بات اس میں نہیں ہے بعض
دیگر شریفین جو اخلاط و اسقام ہیں وہ بھی اس میں
دکھائے گئے ہیں مصنف مولوی ولی محمد صاحب اکبر آبادی
کامل درود و جہد - ۱۲
جو اہر الاسرار شرح متنوی مولانا کے روم - معروف
میں فقر و فاقہ کی شرح ہے نہایت تلاش سے اسے فقیر و تنہا
ہوئی جو نگہبیب و غیب شرح ہے اسے مجموعہ راہی کو چھاپا
دیا گیا از مولانا حسین امین حسن سروراری ہے
تذکرۃ الہدی - مولانا غری شاہ مظفر علی صاحب مد مع
ملفوظات از مولانا ابوالحسن صاحب دہلوی - ۶
فتوح الغیب - مع شرح یہ تصوف کے پیش رہا نکات
غوث الاعظم حضرت عبدالقادر صاحب جیلانی سے یاد کیا
ہے - ۱۲
ذلیل العارفین - یعنی ملفوظات حضرت شاہ معین الدین
صاحب اجمیری اس کو حضرت قطب الدین بختیار کاکی
علیہ رحمۃ اللہ جمع کیا - ۶۲۲ پانی

لؤلؤ جامی - رموز تصوف از مولانا عبد الرحمن جامی طر
متنوی اسرار العارف - رموز تصوف از
متنوی ذوق بحرین - معروف بہ مرآۃ العرفان اس متنوی
کی دو بحرین رکھی ہیں اور ہر لطف یہ کہ دیکھ کر طریقت میں
تصوف کے رموز اور اسرار بھی بیان گئے ہیں از مولوی سید
اکبر علی خان شیرازی - ۲
بالوار الرحمن - یعنی ملفوظات شاہ عبدالرحمن صاحب عجم
لغز و عشاق - دربارہ اسماعیل از روئے حدیث و قرآن مجید
بحث کی گئی ہے - ۱۰
لمعۃ الانوار - معروف بہ ہدایۃ الخادمہ مصنفہ حضرت شاہ قمری
صاحب - ۳
تصوف و اخلاق (اردو)
ترجمہ خواص المعارف - کامل و جلد نہایت مشہور و معروف
تصوف کی کتاب ہے ترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی ہے
بحر الحقیقت اس میں بتایا گیا ہے کہ انسان کا نفس کیوں اصلاح
پرتا ہے - ۶۲۲ پانی -
روضات الجنان - اس میں تصوف کے ہمت سے ایسے نکات
درج ہیں جو دوسرے کتب میں نہیں ہیں زبان نہایت سلیس
ہے اور اس سے ہر ادنیٰ اعلیٰ فائدہ اٹھا سکتا ہے از لطف
شاہ غلام محمد غوث صاحب غوث - ۱۲
پوشان معرفت - یہ متنوی مولانا روم کی ایک زبردست
شرح ہے جس میں نہایت تحقیق سے کام لیا گیا ہے ساتھ ہی دوسری
شروح کے نقص بھی دکھائے گئے ہیں اور ہر ایک شعر کو نہایت
سلیس اردو میں سمجھایا گیا ہے از مولوی عبدالحمید خان صاحب
بکلی بستی - و قراول پیر دوم پیر سوم پیر چہارم پیر پنجم پیر
ششم پیر ہفتم
شجرہ معلوت - متنوی مولانا روم کی منتخب منتخب حکایات
اردو و لکھنؤ ترجمہ
شان رحمت منظوم - تصوف و اخلاق میں ایک دلکش اور
عبرت انگیز نظم ہے - ۶۲۲ پانی -

گلشن سروری - نظم میں تہذیب و اخلاق کا بیان مولفہ فاضلہ
غلام سرور لاہوری - ۳۳۰
اکسیر ہدایت ترجمہ اردو کیمیائے سعادت - مولفہ فاضلہ
بین شہود معروف بہ ترجمہ مولوی فخر الدین صاحب
حکمتی محل - یہ کتاب مفید -
مجموعہ توحید - شامل چار رسالہ نہایت موثر - ۱۰۰
تحفۃ العاشقین - تصوف کے رموز اور محبت کے نکات
کو بیان کیا گیا ہے -
ربہ راہ حق - ہدایت و نصائح از حاجی زرد ارخان صاحب
منہیات منظوم - اس میں بہت سی نصائح سودمند کو
جو اقوال و احادیث سے لی گئی ہیں نظم میں بیان کیا ہے - اصل
کتاب بڑی پر مکر ساقی اردو ترجمہ دیا گیا ہے - ۹
شعوی الکلام معروف بہ جواہر ہے نظیر نہایت دلکش
عارفانہ نظم ہے مصنفہ حضرت بنیر شاہ صاحب - غم
شعوی اسرار حقائق فقر و تصوف کے اسرار قابلِ یاد - ۳۳
کلیات قدسیہ والہامات غوثیہ - اس میں حضرت محبوب
سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی کے کشف و کرامات اور بعض
تصوف کے نکات دیے ہیں -
سدرشن کا مید حصہ اول - اخلاقی مضامین کا ایک
مجموعہ جو اس طرح ترتیب دیا ہے جیسے کہ کسی لڑکی میں موقی
پر وہ بچے جائیں قیمت صرف - ۱۰
ایضاً حصہ دوم - نہایت عمدہ اخلاقی اور روحی مضامین
سراج السالکین - مسائل شرعیہ کا بہ طریق تصوف بیان
ہو یہ کتاب منہاج العابدین کا ترجمہ ہے - اگرچہ یہ کتاب چند
ترتیب چھٹی تھی مگر اب کی مرتبہ اسکی فصاحت میں خاص اہتمام
کیا گیا ہے ترجمہ مولوی محمد امجد علی صاحب
ذائق العارفین - امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور
معروف زبردست اور پائیدار تصنیف احیاء العلوم کا اردو ترجمہ
ترجمین کا حصہ اور سلاست و روانی وغیرہ کا حق ادا کیا گیا
ہے - ترجمہ مولوی محمد احسن صاحب صدیقی نانوتوی کامل ہے
جلد

سیر امین یوسفی - شعوی مولانا روم کا اردو نہایت عام فہم
ترجمہ ہے - ہر شعر کے مقابلے میں اردو کا شعر ایسی بحر میں لکھا
گیا ہے جو شعوی کی بحر ہے - اول تو ترجمہ بالکل عام فہم اور سلیس
ہے - اس میں بھی حاشیہ براردین ہر مشکل شعر کا مطلب اور
حل لکھ دیا گیا ہے - مصنفہ مولانا یوسف علی صاحب کامل
دو جلد میں - زیر طبع -
ترجمہ غلیظہ الطالعین - مستند و مشہور تصنیف حضرت
غوث الاعظم شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی قدس سرہ اس
کتاب کی تہذیب یہ ہے کہ دو کالم میں ایک میں اصل عربی
عبارت اور دوسرے میں ترجمہ نہایت سلیس اور مقبول
عام ہے - کاغذ کندہ - زیر طبع -
جامع الاخلاق - یعنی اخلاق جلالی کا اردو ترجمہ - ۴
باب والنش - مضامین دلچسپ و مفید نصائح سودمند از
مولوی کریم بخش صاحب ۲۲۶ پائی
ذخیرہ سعادت - یعنی تنگ بھائی لاس کا ترجمہ مولفہ
لالہ لال جی ۲
اوقات عزیز - وقت کی قدر کر کے متعلق بنجین - ۴
معدن تہذیب - اخلاق کی درستی ثبات اور تہذیب
کے اصول کیلئے عجیب کتاب ہے - جلد اسکی نہایت خوشگامی
مصنفہ میرزا حبیب حسین صاحب - بی - ۱۰ - عام
آبجیات - یعنی انسان کن باتوں پر عمل کرے جیسے جیات ابدی
حاصل کر سکتا ہے - ۳۰
کیمیائے حکمت - علم اور ادب کے فضائل کا بیان - ۲۰
محبوب الاخلاق - اخلاق محسن کا سلیس عام فہم ترجمہ
مترجمہ راجہ راجیشور راؤ صاحب ۹
رسالہ شرافت - جو ہر شرافت کے اصلی معنی اور اس کا
بیان ہے - ۶
مبادیہ تشدید - نہایت قیمتی خیر اور عمدہ نصائح سے لبریز ہے
از شیخ محمد علی صاحب -
المشتر بنو لکھنؤ پریس صفحہ یکدہ - لکھنؤ

